وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات: سامی ادیان کا تقابل

مقالہ نگار

معاذ غوری

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سیشن ۲۰۱۹ تا ۲۰۲۲ء

وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات: سامی ادیان کا تقابل

مقالہ نگار

معاذ غوری

ایم اے (وفاق المدارس العربیہ پاکستان)، ملتان پنجاب، ۲۰۱۷ء

یہ مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا ہے

ایم۔ فل علوم اسلامیہ

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سیشن ۲۰۲۲ء تا ۲۰۱۹ء

بسم الله الرحمن الرحيم

منظوری فارم برائے مقالہ و دفاع مقالہ

(Theis and Defense Approval Form)

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہوئے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالہ کے دفاع کو جانچا ہے ،وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز کو اس مقالہ کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالہ بعنوان: **وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات: سامی ادیان کا تقابل**

Epidemic Religious Teachings Compared to Semitic Religions

نام ڈگری: ماسٹر آف فلاسفی علوم اسلامیہ

نام مقالہ نگار: معاذ غوری رجسٹریشن نمبر: 1691-Mphil/IS/S19

ڈاکٹر عافیہ مہدی

(نگران مقالہ) ____________________ نگران مقالہ کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر مستفیض احمد علوی

(صدر، شعبہ علام اسلامیہ) ____________________ صدرِ شعبہ کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر خالد سلطان

(ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز) ____________________ ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر عامر اعجاز

(پروریکٹر اکیڈمکس) ____________________ پروریکٹر اکیڈمکس کے دستخط

تاریخ ____________________

حلف نامہ

(Candidate Declaration Form)

میں معاذ غوری ولد: غلام اکبر غوری

رول نمبر: MP-S19-507 رجسٹریشن نمبر: 1691-Mphil/IS/S19

طالب، ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ

مقالہ بعنوان: **بعنوان: وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات: سامی ادیان کا تقابل**

ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ہے اور **ڈاکٹر عافیہ مہدی** کی زیر نگرانی میں تحریر کیا گیا ہے، راقم الحروف کا اصل کام ہے اور یہ کہ مذکورہ کام نہ تو کہیں اور جمع کرا دیا گیا، نہ ہی پہلے سے شائع شدہ ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی بھی ڈگری کے حصول کے لئے کسی دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں میری طرف سے پیش کیا جائے گا۔

نام مقالہ نگار: معاذ غوری

دستخط مقالہ نگار: ____________

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

Abstract

Throughout human history out breaks of infectious disease have had deep and lasting effect on societies. Those events have powerfully shaped the economic, political, and social aspects of human Civilization, with their effects aften lasting for centuries. Epidemic outbreaks also effect on education institutions and places of worship. Deadly pandemics have happened throughout history. Pandemic such as Black death (a plague outbreak from the 14th century) the Spanish flue of 1918 HIv, Sars, Ebola, Zika and the outbreak in the twenty 21st century Covid-19 also cause of millions of deaths all over the world. In this very thieses the Religious teaching on infectious diseases are explained in the light of the Semitic religions, have been written, which is comprised of preface, four chapters, results, recommendation conclusion and contents.

In chapter no 1 the literal meaning of the epidemic diseases, the causes of epidemic diseases background of infectious diseases and religious teaching have been explained.

In chapter No.2 the types of infectious diseases, the symptoms, scope of epidemic and the physical social and economic effect of infections disease have been described.

In chapter No.3 the explanation of epidemic in Judaism, the nature of the epidemic in Christianity and the results of the epidemic in the light of Bible have been described.

In chapter No. 4 the teaching of the Holy Prophet (P.B.U.H) on the treatment of epidemic in the affected areas, the principle of hygienic in the light of Quran and Sunnah and the spread of covid-19 symptoms, causer and precautions have been described.

Key words:pandemic, precaution, semitic,religious study

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مقالہ کی منظوری کا فارم (Thesis Acceptanc Form)	iv
2	حلف نامہ(Declaration)	v
3	ملخص مقالہ (Abstract)	vi
4	فہرستِ عنوانات(Table of Contents)	vii
5	اظہار تشکر (A Word of thanks)	ix
6	انتساب(Dedication)	x
7	رموز اشارات	xi
8	مقدمہ	xii
9	**باب اول: وبائی امراض کا تعارف اسباب و تاریخ**	1
10	فصل اول: وبائی امراض کی معنوی تحقیق	2
11	فصل دوم: وبائی کا تاریخی پس منظر	5
12	فصل سوم: وبائی امراض کے اسباب سامی ادیان کی روشنی میں	13
13	**بابِ دوم: وبائی امراض کی اقسام اثرات**	19
14	فصل اول: وبائی امراض کی اقسام	20
15	فصل دوم: وبائی امراض کی علامات اور پھیلاؤ	30
16	فصل سوم: وبائی امراض کے معاشی و معاشرتی اثرات	51
17	**باب سوم: وبائی امراض اور کتاب مقدس کی تعلیمات**	62
18	فصل اول: یہودیت میں وبائی امراض کی وضاحت	63
19	فصل دوم: مسیحیت اور وبائی امراض کی وضاحت	77
20	فصل سوم: کتاب مقدس کی روشنی میں وبائی امراض سے بچاؤ کی تعلیمات	83

85	**بابِ چہارم: وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر اور اسلامی تعلیمات**	21
86	فصل اول: وباء سے متاثرہ علاقوں میں امد ورفت کے بارے میں نبی ﷺ کی تعلیمات	22
97	فصل دوم: قرآن و سنت کی روشنی میں حفظان حصت کے اصول	23
115	فصل سوم: کروناوائرس: احتیاطی تدابیر کا تعلیماتِ اسلام کی روشنی میں جائزہ	24
128	خلاصہ بحث	25
131	نتائج	26
132	سفارشات	27
133	فہرست قرآنی آیات کریمہ	28
134	فہرست احادیث مبارکہ	29
135	فہرست اصطلاحات	30
136	فہرست مصادر و مراجع	31

اظہارِ تشکر

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی اشرف الانبیاءوالمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ و اھلِ بیتہ وذریتہ اجمعین۔

تمام قسم کی تعریفات، تمجیدات ،اس اللہ رب العزت کے لیے ہیں، جس نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کرکے "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"کا تاج پہنایا اور انسانیت کی رشد وہدایت کے لیے مکرم و معظم و معطر اور باسعادت ہستی محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر پر قرآن مجید اور اس کی مثل نازل کر کے اس دنیائے جہاں کے لوگوں کو رہن سہن کے آداب کے ساتھ ساتھ اسلامی، معاشی اور زری اصول بھی سکھائے۔ آپ ﷺ پر درود وسلام ہو جو دونوں جہانوں کے لئے رحمت العالمین ہیں۔ مجھے اس عظیم کام "وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات: سامی ادیان کا تقابل "کو مرتب کرنے کے لیے منتخب فرمایا گیا۔ میں پیغمبر کائنات حضرت محمد ﷺ کے فرمان **"من لم یشکر الناسلم یشکر اللہ"** کا مصداق بننے کے لیے تمام احباب اور دوستوں کے لیے دعا گو ہوں جن کی محبت، خصوصی دعائیں، قیمتی مشورے اور عملی تعاون شامل حال رہا، اللہ تعالی ان سب کو دنیا اور آخرت میں اس کا بہترین بدلہ اور خیر کثیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالی کا یہ بھی احسان عظیم رہا کہ اس مقالے کے ابتدائی مرحلے سے لے کر آخری مرحلے تک "ڈاکٹر عافیہ مہدی شعبہ علوم اسلامیہ نمل، اسلام آباد" کی خصوصی محبت و شفقت اور توجہ مجھے حاصل رہی انھوں نے انتہائی دیانت داری کے ساتھ ضروری علمی اور فنی مہارت سے میری راہنمائی فرمائی۔ لہذا میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اپنے انتہائی مصروفیت کے باوجود مجھے اپنی سپر ویزن میں رکھا۔ میں ان لیے دعا گو ہوں اللہ رب العزت دنیا و آخرت میں انھیں اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کے شرف اور فضل کا اعتراف نہ کرنا علمی ناقدری کی علامت ہوگی جس مادر علمی کی وجہ سے مجھے ایم فل کا تحقیقی کام کرنے کا موقع ملا اس سلسلے میں شعبہ علومِ اسلامیہ کے اساتذہ کرام خصوصیت کے ساتھ جذبات تشکر کے مستحق ہیں جن میں سر فہرست ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز محترم پروفیسر ڈاکٹر خالد سلطان صاحب کا میں دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں، نیز شعبہ اسلامی فکر و ثقافت کے تمام اساتذہ، جنھوں نے اس کاوش کے دوران کسی نہ کسی انداز سے میری مدد کی اور دوران مقالہ مجھے حوصلہ دیا۔

آخر میں اللہ کے حضور دعا گو ہوں کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائیں۔ آمین

معاذ غوری

انتساب

مقالہ نگار تحقیقی و علمی کاوش کو اپنے واجب الاحترام والدین کے نام منسوب کرتا ہے جن کی دعائیں اور تربیت میری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کی مدد اور رہنمائی سے میں نے اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔

رموزواشارات

اس تحقیقی مقالے میں جن رموزواشارات کا استعمال کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

1۔	﴿ ﴾	قرآنی آیات کے لیے
2۔	﴿ --﴾	آیت کے آخری حصے کو چھوڑنے کے لیے
3۔	( )	احادیث مبارکہ کے لیے
4۔	" "	قرانی آیات واحادیث اور عربی عبارت کے ترجمہ کے لیے
5۔	ص	صفحہ نمبر کے لیے
6۔	ء	سن عیسوی کے لیے
7۔	ھ	سن ہجری کے لیے
8۔	ایضا	ایک کتاب کو اسی صفحہ پر دوسری مرتبہ ذکر کرنے کے لیے

مقدمہ

تعارف موضوع

اسلام اس زمین پر اللہ تعالی کا بھیجا ہوا دین ہے، اسلام کی تمام تعلیمات فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔اس کے عقائد، عبادات، معاملات اور خلاقیات میں ترجیحی طور پر جو اصول اور مقاصد پیش نظر رکھے گئے ہیں، ان میں انسان کی روحانی اور مادی تربیت اور نشوونما کو اولیت حاصل ہے ۔ علمائے اسلام نے مقاصد شریعت بیان کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ جان ومال اور عزت و آبرو کی حفاظت ان میں سر فہرست ہے۔ اصولی طور پر دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کتاب و سنت نہ صرف ہدایتِ انسانی کے بنیادی ماخذ ہیں بلکہ انسان کے لیے نجات وشفاء کا بھی باعث ہیں کہ اس میں اس طرح کے متعدی امراض اور وبائی بیماریوں کے بارے میں بھی رہنما اصول بیان ہوئے پس اس پہلو کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات اور اس کی ہدایات پر نظر ڈالی جائے توہمیں کئی ایک بنیادی باتیں ملتی ہیں۔

موجودہ وباء کی صورت حال میں ان تعلیمات پر عمل کرنا اہم ضرورت بن چکا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرائض منصبی کی ذمہ داری کے حوالے سے قرآن میں ارشاد فرمایاہے:

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو"۔

قرآن کی اس آیت میں لفظ "الناس" پر غور کریں،اس کے عموم میں دنیا کے تمام انسان آجاتے ہیں۔

﴿وإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾[1]

(یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ شافی مطلق مجھے شفاعطا فرماتا ہے)

اسلام سے قبل دیگر سامی مذاہب مثلا یہودیت و مسیحیت کی تاریخ بھی وبائی امراض سے متعلق وضاحت بیان کرتی ہے کہ انسان، تاریخ کے مختلف ادوار میں وبائی امراض میں مبتلا ہوتا رہا ہے اور کتاب مقدس میں وبائی امراض سے شفاء کے طریقے بھی بیان ہوئے ہیں۔ نیز حضرت عیسیٰ کے معجزات میں بھی یہ بات خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیماریوں سے نجات دینے کے لیے آپؑ کو معجزات سے نوازا۔

---

[1] القرآن، الشعراء: 80

ضرورت واہمیت:

بسااوقات بعض وبائی بیماریاں کئی ایک بستیوں، شہروں بلکہ ملکوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں اور پھر مرنے والوں کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اللہ ہی کی حکمت اور اسی کے فیصلے کے تحت بعض بیماریاں ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہوتی رہتی ہیں اور بیماری سے متاثرین کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب اپنے آپ نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی مرضی اور اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ امراض کے متعدی ہونے اور نہ ہونے کے سلسلے میں جو بحث ہمیں کتابوں میں پڑھنے کو ملتی ہے، اس کا خلاصہ یہی ہے کہ یہ سب اپنے اپ نہیں ہوتا بلکہ حکم الٰہی سے ہوتا ہے۔ کروناوائرس کے سلسلے میں جو تفصیلات آرہی ہیں، ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک متعدی مرض ہے، کہیں سے کسی ایک انسان میں پہلے یہ بیماری آئی اور پھر اس سے دوسروں تک منتقل ہوتے ہوتے آج دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیل گئی۔ اسلام نے اس سلسلے میں جو باتیں بتائی ہیں، ان کے مطابق بیماری کا علاج کرنا ضروری ہے، ہر بیماری کا اللہ نے علاج بھی پیدا کیا ہے، شرط یہ ہے کہ انسان اپنی عقل اور تجربے کا استعمال کر کے اس دوا تک پہنچے اور اس کا استعمال کرے۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جن سے دوسرے انسانوں کو طبعی طور پر گھن آتی ہے، ایسی صورت میں فقہائے اسلام کی تصریحات ملتی ہیں کہ وہ دوسرے لوگوں کے سامنے آنے سے پرہیز کریں کہ نماز کے لیے جماعتوں کی حاضری بھی ان کے لیے ضروری نہیں۔ آجکل کروناوائرس وبائی مرض کی شکل اختیار کر چکا ہے تو مسلمان ہونے اور نبی کریم ﷺ کے پیروکار ہونے کے ناطے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ موت کا ایک دن معین ہے، مگر وباء کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے اور احتیاطی تدابیر کی وضاحت بھی وقت کی اہم ضرورت ہے لہٰذا موضوعِ تحقیق میں ان تمام امور پر وضاحت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

مقاصد تحقیق:

- وبائی امراض کے اسباب اور عمومی اثرات کا جائزہ لینا۔
- وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات کو سامی ادیان (یہودیت و مسیحیت اور اسلام) کی روشنی میں تلاش کرنا۔
- وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر کا سامی ادیان کی روشنی میں تقابل کرنا۔

تحقیق کے متعلق بنیادی سوالات:

- وبائی امراض کے اُسباب اور عمومی اثرات کیسے انسانیت پر اثر انداز ہوتے ہیں؟
- وبائی امراض سے بچاؤ میں مذہبی تعلیمات کا کیا کردار ہو سکتا ہے؟۔
- وہ کون سے عوامل ہیں جو سامی تعلیمات سے اخذ کر کے بچاؤ کا سبب بنتے ہیں؟

تحدید کار:

- مقالہ ہذا میں وبائی امراض کا جائزہ سامی ادیان (یہودیت، مسیحیت اور اسلام) کی مذہبی تعلیمات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ:

- اس موضوع پر بہت سی قرآنی آیات اور احادیث دلالت کرتی ہیں اور کچھ مقالہ جات بھی موجود ہیں۔
- متعدی امراض جنات اور جدید تحقیق کی روشنی میں مقالہ نگار محمد الیاس عزیز جی سی یو فیصل آباد پاکستان ہوئے 2013۔
- متعدی اور مہلک امراض اور تنسیخ نکاح اسلامی قوانین کی روشنی میں مقالہ نگار سید باچا آغا بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ پاکستان 2014۔
- طب نبوی اور عصر حاضر ایک تحقیقی مطالعہ مقالہ نگار حافظ عبد الروف اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پنجاب پاکستان 2015۔
- عصر حاضر الاسکا اسلامی شریعت کے مطابق تقابلی جائزہ مقالہ نگار محمد صابری کراچی یونیورسٹی۔
- طب نبوی اور عصر حاضر ایک تحقیقی مطالعہ حافظ عبد الروف اسلامیہ یونیورسٹی پاکستان 2015۔
- کرونا وائرس اور اس سے بچنے کی تدابیر رائس رفیق احمد دار العلم ممبئی انڈیا مارچ 2020۔
- وبائی امراض میں رسول ﷺ کی حکمت عملی اور معاصر "کرونا" میں اس کا اطلاقی جائزہ، مقالہ نگار، امبرین، سیشن 2019-2021، اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان۔

مجوزہ کتب:

- طبِ نبوی ﷺ، امام شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہؒ، مترجم حکیم عزیز الرّحمن اعظمی، مکتبہ محمدیہ (2001)

اس کتاب میں مصنف نے نبی پاک ﷺ کا سفارش کردہ بیماریوں کا علاج اور تدارک اکٹھا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو طب سے متعلق کافی علم سے نوازا تھا اور آپ کی سنتوں پر چل کر ہم کئی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔

- طب نبی ﷺ اور جدید سائنس، ڈاکٹر خالد غزنوی، ناشر الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، مئی 2006

اس کتاب میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کے طبی تحائف سے بیماروں کے علاج کا ایک خزانہ جمع کیا ہے اس میں منہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں، ان کی علامات اور اسباب کا جائزہ لینے کے بعد جدید اور قدیم ادویہ کے مقابلے میں طب نبوی ﷺ سے علاج کی تمام اشیاء اور ادویہ کی تفصیل و تشریح کی گئی ہے جو احادیث نبویہ میں مذکور ہے۔

- بذل الماعون فی فصل الطاعون، حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، مکتبہ: دارالعاصمہ (الریاض)

اس کتاب میں ابن حجرؒ نے طاعون کے اصول، اس کی تعریف اور جس ملک میں یہ واقع ہو جائے وہاں سے نکلنے اور داخل ہونے کے احکام کو بیان کیا ہے اور طاعون کے وقوع پذیر ہونے کے بعد اس کے لیے کیا قانون سازی کرنی چاہیے۔

- کورونا وائرس ایک تجزیاتی مطالعہ، مدنی عبدالسلام بن صلاح الدین، دعوت وارشاد و توحید سعودیہ (2020)

- کرونا سے کیسے بچا جائے، عامر خاکوانی، 10 جولائی 2021

زیر نظر کتاب میں مصنف نے اپنے ذاتی تجرباتی مشاہدات کی روداد کو بیان کیا ہے اور کرونا کے خطرات، احتیاط اور اس کے علاج کو بیان کیا ہے اور علاج کے سلسلے میں چند مسنون دعائیں بھی ذکر کی ہیں۔

- نسیم الریاض فی احکام النوازل والأمر، حافظ ریاض احمد عاقب، دارالکتاب والحکمۃ، احباب کالونی بہادر پور بوسن روڈ ملتان، مئی 2020

مصنف نے وبا کے حالات میں دریافت کیے جانے والے مسائل و سوالات کو یکجا کر کے قرآن و سنت کی روشنی میں ان کے شرعی احکام بیان کر دیے ہیں اور اس کتاب میں ہر عام و خاص کے لیے موجودہ حالات کے مطابق بہترین اور مفید رہنمائی پیش کی گئی ہے۔

- مریضوں کے حقوق و فرائض اور کرونا کے مریضوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن محسن، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور

مصنف نے اس مختصر کتابچہ میں عامۃ الناس کے لیے انتہائی بنیادی اور اہم معلومات جمع کی ہیں تاکہ معاشرے میں کرونا کے مریضوں سے متعلق جو افراط و تفریط پایا جا رہا ہے اس میں اعتدال لایا جا سکے اور اس پھیلتے ہوئے مرض میں اسلامی کتاب کا تحفظ کر کے متوازن، معتدل اور عدل و انصاف پر مبنی رویوں کو تشکیل دیں۔

- وباء سے بچاؤ کے لیے دس نصیحتیں، ڈاکٹر عبدالرزاق بن عبدالمحسن، المجلس الاسلامی پاکستان، 6 مئی 2020

مصنف نے موجودہ وباء سے لوگوں کے درمیان بے چینی و اضطراب کو رفع کرنے کے لیے بیان کی گئی دس مفید نصیحتوں کا اردو میں ترجمہ بیان کیا ہے۔

آرٹیکلز:

1. کرونا وائرس کی وباء علامات احتیاطی تدابیر روک تھام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں) مقالہ نگار محمد سلمان ناصر پی ایچ ڈی سکالر DEP آف اسلامک سٹڈیز اینڈ عریبک گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان APR-Jun 2020)

اس آرٹیکل میں کرونا کی علامات، احتیاطی تدابیر اور اس کی روک تھام کے لیے اسلامی تعلیمات کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے۔

2. وبائی امراض، تعریف اور ان کے اثرات، محمد ضیاء الحق، محمد ریاض محمود، فکر و نظر جلد 57 شمارہ 3

اس مقالہ میں وباؤں کی تعریف، اُن کی تاریخ، ان کے اثرات اور احتیاطی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

3. وبائی امراض کیوں آتے ہیں؟ انور غازی، 15 مارچ 2020

اس مقالے میں وبائی امراض کے اسباب اور کرونا کے بارے میں احتیاطی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

4. عالمی آفت وبائی امراض اور اسلامی تعلیمات (مقالہ نگار: مفتی رفیق احمد بالا کوٹی) سنڈے میگزین روزنامہ جنگ (March 29, 2020

اس مقالے میں عالمی آفات اور وبائی امراض کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

5. کروناوائرس اور حفظان صحت کے اسلامی اصول (مقالہ نگار: ڈاکٹر حافظ محمد ثانی) سنڈے میگزین روزنامہ جنگ 19 اپریل 2020

اس مقالے میں کروناوائرس اور حفظان صحت کے اسلامی اصول کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

6. وبائی امراض اور اسلامی تعلیمات (مقالہ نگار عبد الرشید طلحٰہ نعمانی) بدھ 06 مئی 2020

اس مقالے میں وبائی امراض کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

7. وبائی امراض سے تحفظ (مقالہ نگار سعدیہ ادریس) June 07,2020 سنڈے میگزین جنگ

اس مقالے میں وبائی امراض سے تحفظ کے لیے جسم کو کس طرح کی خوراک اور جسم کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے انکا تذکرہ کیا گیا ہے۔

8. وبائی امراض اور نبوی ﷺ تعلیمات (مقالہ نگار: مفتی منیب الرحمن) 4 فروری 2020

اس مقالے میں وبائی امراض کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کا حل تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

9. وبائیں: اسلامی تاریخ کے مختلف مراحل میں (ڈاکٹر علی صلابی)، 13 اپریل 2020

اس مقالے میں ڈاکٹر علی صلابی نے پہلے وباؤں کی تاریخ ذکر کی ہے پھر ان وباؤں سے مقابلے کے لیے مسلمانوں نے جو احتیاطی تدابیر اختیار کیں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

10. حفظان صحت کی اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں، (عبد الواحد حلیمی جون پوری)، 5 اپریل 2020

اس مقالے میں حفظانِ صحت کی اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کی گئی ہے اور وباء سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق:

1. مقالہ ہذا کا منہج تحقیق تجزیاتی اور تقابلی ہے۔

2. وبائی امراض سے متعلق مذہبی تعلیمات کے لیے تینوں سامی ادیان کی بنیادی کتب مقدسہ (بائبل، قرآن اور صحیحین) کو بنیاد بنایا گیا ہے۔
3. مقالہ ہذا میں بنیادی مصادر کے ساتھ ساتھ ثانوی مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے نیز برقیاتی ذرائع سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔
4. مقالہ ہذا کی ترتیب میں نمل یونیورسٹی کے فارمیٹ کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

ابواب وفصول کی تقسیم وترتیب:

باب اول: وبائی امراض کا تعارف اسباب و تاریخ

فصلِ اول: وبائی امراض کی معنوی تحقیق

فصلِ دوم: وبائی امراض کا تاریخی پسِ منظر

فصلِ سوم: وبائی امراض کے اسباب سامی ادیان کی روشنی میں تقابلی جائزہ

باب دوم: وبائی امراض کی اقسام واثرات

فصلِ اول: وبائی امراض کی اقسام

فصلِ دوم: وبائی امراض کی علامات اور پھیلاؤ

فصلِ سوم: وبائی امراض کے معاشرتی ومعاشی اثرات

باب سوم: وبائی امراض اور کتاب مقدس کی تعلیمات

فصلِ اول: یہودیت میں وبائی امراض کی وضاحت

فصلِ دوم: مسیحیت اور وبائی امراض کی وضاحت

فصلِ سوم: کتابِ مقدس کی روشنی میں وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر

باب چہارم: وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر اور اسلامی تعلیمات

فصلِ اول: وباء سے متاثرہ علاقوں میں آمد ورفت کے بارے میں نبی ﷺ کی تعلیمات

فصلِ دوم: قرآن وسنت کی روشنی میں حفظان صحت کے اصول

فصلِ سوم: فصل سوم: کروناوائرس: احتیاطی تدابیر کا تعلیماتِ اسلام کی روشنی میں تقابلی جائزہ

باب اول

وبائی امراض کا تعارف اسباب و تاریخ

فصلِ اول: وبائی امراض کی معنوی تحقیق

فصلِ دوم: وبائی امراض کا تاریخی پسِ منظر

فصلِ سوم: وبائی امراض کے اسباب سامی ادیان کی روشنی میں

فصل اول:

وبائی امراض کی معنوی تحقیق

اس فصل میں وباء کے متعلق لغۃ اور اصطلاحا مختلف لغات سے تحقیق کی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ وبائی امراض تاریخی پس منظر پیش کیا جائے گا۔

وباء لغت میں اسم ہے، یہ عربی اور اردو میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی جمع "اوبئۃ" آتی ہے۔ تمام ماہرین لغت نے لفظ وباء کو ایک ہی معنی میں استعمال کیا ہے۔

مقاییس اللغۃ کے نزدیک:

وباء: واحد ہے اس کے معنی طاعون کے ہیں یا ہر وہ مرض جو عام ہو جائے۔[1]

لسان العرب میں درج ہے:

وباء اس سے مراد طاعون ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد ہر وہ مرض ہے جو عام ہو جائے جبکہ حدیث مبارکہ میں ہے۔ "ان ھٰذا الوباء رجزا" بیشک یہ طاعون عذاب ہے۔
اس سے جمع اوباء اور اوبیۃ نقل کی گئی ہے۔[2]

تاج العُروس میں مذکور ہے:

وباء کے معنی طاعون کے ہیں اس کی جمع اوباء بھی ہے اور اوبیۃ بھی فقہاء و محدثین کے وباء کے معنی کے بارے میں دو رائے ہیں۔ ایک کا کہنا ہے کہ طاعون اور وبا دونوں الگ الگ ہیں وبا وہ خرابی ہے جو ہوا میں ایسی تبدیلی لائے جس سے اموات زیادہ ہو جائیں جبکہ طاعون وہ آفت ہے جو انسان کو جنوں سے پہنچتی ہے یا پھر اس سے مراد وہ مرض ہے جو پھیل جائے۔ جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک دونوں ہم منفی کلمات ہیں۔ شرح موطاء میں بیان کیا گیا ہے کہ وبا کے معنی لوگوں میں اچانک اور کثرت سے اموات ہونے کے ہیں۔[3]

اردو میں ان دونوں اصطلاحات کے لیے "وباء" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

---

[1] القزوینی، احمد بن فارس بن زکریاء، معجم مقاییس اللغۃ، (دار الفکر الطباعۃ والنشر والتوزیع الجزاء السادس)، ص:83

[2] الافریقی ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب (ناشر بیروت: دار ال احیاء التراث العربی، البعہ الاولی 1408 تا 5988)، ص:189

[3] ابو الفیض، احمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق، تاج العروس (الناشر طبعۃ الکویت، الجزء الاول)، ص:478

فرہنگ آصفیہ میں مذکور ہے:

لفظ "وباء" اردو زبان میں عربی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں یہ اسم مؤنث، جب کہ عربی میں اسم مذکر ہے۔ اس سے مراد وہ مرض ہے جو ایک فرد کے ذریعے دوسرے فرد کو بڑی تیزی سے متاثر کرتا ہے، اس لغوی و اصطلاحی مفہوم کے پس منظر میں متعدی بیماری وباء کہلاتی ہے۔[1]

فرہنگ تلفظ میں مذکور ہے:

وہ بیماری جو بہ یک وقت بہت سے لوگوں میں پھیلی ہو۔ چھُوت کی بیماری کنایتہ۔ کوئی علت روش یا عادت جو عام ہو جائے۔[2]

مختلف اصطلاحات:

اپی ڈیمک یعنی وباء سے مراد ایسی بیماری ہے جس کے مریضوں میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے اور پھر اس میں کمی آتی ہے۔ دنیا کے کئے ممالک میں ہر سال فلو کی وباء دیکھی جاتی ہے جس میں موسم خزاں اور سرما میں مریض بڑھ جاتے ہیں، مریضوں کی تعداد ایک انتہاء کو پہنچنے کے بعد مریضوں میں کمی آتی ہے۔

پین ڈیمک یعنی عالمی وبا ایسا انفیکشن ہوتا ہے جو ایک ہی وقت میں دنیا بھر میں پھیل رہا ہو۔ سنہ 2009 میں سوائن فلو کا پین ڈیمک دیکھا گیا جس کا آغاز میکسیکو سے ہوا اور پھر یہ وباء دنیا بھر میں پھیل گئی۔ اسے فلو کی پین ڈیمک کا نام دیا گیا تھا۔

آبادی کے بیش تر حصے کو متاثر کرنے والی بیماریوں کو وبائی امراض (Epidemics and Pandemics) کہا جاتا ہے۔ کوئی بیماری پوری دنیا میں پھیل جائے تو اسے Pandemic قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ وہ وبائی مرض جو ایک مخصوص علاقے تک محدود رہے، اسے Epidemic کہا جاتا ہے۔ ان دونوں اصطلاحات کی متعدد تعریفیں کتب میں موجود ہیں۔

"Normally absent or infrequent in a population but liable to outbreaks of greatly increased frequency and severity, "or a "temporary but widespread outbreak of a particular disease.ے[3]

ے[1] دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ (لاہور قدیمی کتب خانہ 2007ء)، جلد نمبر 4 ص:645

ے[2] حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ (ناشر افتخار عارف مقتدرہ قومی زبان H-3 ستارہ مارکیٹ جی 7 مرکز اسلام آباد) ص:955

3-J. N. Hays, Epidemics and Pandemics: Their Impacts on Human History (Santa Barbara: ABC-CLIO, 2005), XI.

"یہ وہ بیماری ہے جو کسی آبادی میں عموماً معدوم ہوتی ہے یا کبھی کبھار ہی ظاہر ہوتی ہے تاہم اس کے بڑے پیمانے پر شدت سے پھوٹ پڑنے کا امکان موجود رہتا ہے یا پھر کسی خاص بیماری کے عارضی مگر بڑے علاقے پر محیط پھیلاؤ کو Epidemic کہا جاتا ہے"۔

"A pandemic is simply an epidemic on a very wide geographical scale, perhaps worldwide or at least affecting a large area of the world. But again, no quantitative".ے[1]

جب کوئی Epidemic بہت بڑے جغرافیائی علاقے میں پھیل جائے اور اس متعدد علاقوں یا عالمی طور پر لوگ متاثر ہونے لگ جائیں تو اسے Pandemic کہا جاتا ہے۔ تاہم پیائش و تخمینے کا کوئی ایسا متعین معیار نہیں ہے جو یہ بتائے کہ کب کوئی Epidemic اپنے پھیلاؤ اور حجم کے اعتبار سے Pandemic میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

عالمی ادارہ صحت نے Pandemic کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

A pandemic is the worldwide spread of a new disease. ے2

کسی نئی بیماری کے عالمی پھیلاؤ کو Pandemic کہتے ہیں۔

تجزیہ:

مذکورہ بالا تعریفات کے تناظر میں اگر وباء کسی ایک علاقے کے مکینوں یا پھر کسی خاص شہر یا علاقہ تک محدود رہے تو اس کو Epidemic کہتے ہیں۔ اگر یہ وباء دنیا کے اکثر ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ اور بہت سارے لوگ اس وباء سے متاثر ہوں Pandemic کہتے ہیں، تاہم پیائش اور گنتی کے اعتبار سے کوئی ایسا معیار متعین نہیں ہے کہ جو یہ بتائے کہ Epidemic اپنے پھیلاؤ کے اعتبار سے کتنے لوگوں کو متاثر کرے تو Pandemic میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

---

1 .Hays, Epidemics and Pandemics, Xi.

2 .World Health Organization, accessed 27 March, 2020 https:www.who.int,csr,disease,swineflu,frequently,asked,questions,pandemic,en.

فصل دوم

وبائی امراض کا تاریخی پس منظر

وبائی امراض کی شروعات کا حتمی اندازہ کرنا ممکن نہیں، لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وبائی امراض انسانی معاشروں میں تکلیف و آزمائش کا باعث رہی ہیں۔ انسانیت کا بہت بڑا حصہ ان کے نتیجے میں جان سے گیا ہے۔ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ تاریخ انسانی میں اتنا زیادہ جانی نقصان جنگوں اور قدرتی آفات کی وجہ سے نہیں ہوا جتنا وبائی امراض کی وجہ سے ہوا ہے۔ کئی بڑے بڑے وبائی امراض ایسے بھی آئے ہیں جنھوں نے انسانی زندگی کے بہت سے معاملات کو تہہ وبالا کر دیا اور ان کے اثرات کئی دہائیوں بلکہ کئی صدیوں تک محسوس ہوتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق بلیک ڈیتھ میں اموات 75-2000 ملین جبکہ ایتھن میں دس لاکھ سے زائد تھی، جسٹینین کے طاعون میں دس کڑور افراد لقمہ اجل بنے اور انٹونین کے طاعون میں پچاس لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔

Athens Plague 430-1

تقریباً 430 قبل مسیح میں Athens اور سپارٹا کے درمیان جنگ شروع ہونے کے کچھ عرصے بعد ایک وبا نے Atehns کے لوگوں کو تباہ کر دیا اور یہ وبا پانچ سال تک جاری رہی۔ کچھ اندازوں کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد دس لاکھ سے زائد تھی۔ یونانی مورخ تھوسیڈائڈس نے لکھا ہے کہ اچھی صحت والے لوگوں کو اچانک سر میں شدید گرمی اور آنکھوں میں سوجن باطنی حصے جیسے کہ گلا یا زبان کا درد شروع ہو جاتا تھا۔ بہت سے سکالرز کا خیال ہے کہ جنگ کی وجہ سے زیادہ ہجوم نے وبا کو بڑھا دیا۔ وبا کے باوجود جنگ جاری رہی اور 404 قبل مسیح تک ختم نہ ہوئی جب تک Athens کو سپارٹا کے حوالے نہ کیا گیا ہے۔[1]

The Antonine Plague165-1890-2

انٹونین کا طاعون رومی سلطنت میں مارکس کے دور میں ہوا۔ چیچک اور سلیو کیا سے واپس آنے والے سپاہیوں کو اس کے پھیلاؤ کا سبب سمجھا جاتا ہے ۔ ختم ہونے سے پہلے اس نے ایشیاء ، مصر اور اٹلی کو متاثر کیا۔ Athens کے طاعون کے برعکس انٹونین کا طاعون پوری رومن سلطنت میں پھیل گیا۔ ایک اندازے کے مطابق 50 لاکھ سے زائد افراد اس وبا کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ رومی سلطنت پر طاعون کا اثر بہت شدید ہوا۔ جس کی

[1] 20of the worst epidemics & pandemic in history by own Jarus November 15, 2021.

وجہ سے اس کی فوجی اور اقتصادی بالادستی کمزور پڑ گئی۔ پانچویں صدی عیسوی میں مغرب میں رومی سلطنت کے زوال کا سبب یہی انٹونین کا طاعون تھا۔[1]

Justinian Plague 541-542-3

یہ وہ پہلا طاعون ہے جو پوری قدیم دنیا میں پھیلا اور تقریباً دو صدیوں میں اس وقت کی آدھی آبادی کو ہلاک کر دیا۔ یہ طاعون سن 541 میں وادی نیل سے ظاہر ہوا جہاں سے یہ شام منتقل ہوا۔ پھر ایشیا اور وہاں سے قسطنطنیہ میں سن 542 میں موسم گرما میں داخل ہوا۔ اور اس کے ہر دس 10 باشندوں میں سے 6 کو مار ڈالا یہ طاعون یورپ، شمالی افریقہ، شام، مصر، عراق، ایران اور اس وقت کی بڑی آبادیوں والے علاقوں پر حملہ آور ہوا اور دو صدیوں میں آنے والی اس کی لہروں سے تقریباً 10 کروڑ سے زائد افراد لقمہ اجل بنے۔ جب بھی اس کی ایک لہر کمزور پڑتی اس کی جگہ آنے والی دوسری لہر اس سے زیادہ شدید اور تند و تیز ہوتی۔ طاعون کی علامات میں بخار اور تھکاوٹ شامل تھی۔ متاثرہ افراد عام طور پر چند دنوں میں مر جاتے تھے اور جو بچ جاتے ان کو عام طور پر سوکھی رانوں اور زبانوں کے ساتھ رہنا پڑتا تھا۔ شہنشاہ جسٹین کو بھی طاعون کا مرض لاحق ہوا مگر وہ اس سے بچ گیا۔[2]

Black Death 1346-1353-4

بلیک ڈیتھ ایشیاء سے یورپ منتقل ہوا اس کے نتیجے میں یورپ میں تباہی پھیل گئی کچھ اندازوں کے مطابق بلیک ڈیتھ کی وجہ سے یورپ کی آدھی سے زیادہ آبادی ہلاک ہو گئی۔ یہ (Yersinia Pestist) نامی جراثیم کی وجہ سے ہوا تھا۔ جو ممکنہ طور پر آج ناپید ہے اور یہ متاثرہ چوہوں اور پسوؤں کے ذریعے پھیلا۔ ہلاک زدگان کو اجتماعی قبروں میں دفن کیا گیا۔ اس طاعون یورپ کی تاریخ کا رخ بدل دیا، بہت سے اموات کی وجہ سے مزدوروں کو تلاش کرنا مشکل ہو گیا۔[3]

5۔1817 میں ہیضہ کی پہلی وبا:

چھوٹی آنت کے انفیکشن کی یہ وبا روس میں شروع ہوئی جہاں اس کی وجہ سے 10 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ فضلے سے آلودہ پانی اور خوراک سے پھیلتے ہوئے یہ جراثیم برطانوی فوجیوں کے ساتھ ہندوستان منتقل ہو گئے

---

[1]- Hays, Epidemics and Pandemics,9-22
[2]- brief history of pandemic (pandemic through out history) by Damir huremovic USA 2019.
[3]- Ibid

اور لاکھوں اموات کا سبب بنے۔ برطانوی سلطنت اور اس کی بحریہ کی رسائی کی وجہ سے سپین، افریقہ، انڈونیشیا، چین، جاپان، اٹلی، جرمنی اور امریکہ تک اس ہیضہ کی وبا پھیل گئی جس کی وجہ سے ایک لاکھ 50 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

Russian Flue:1890۔1889۔6

روسی فلو کی وبا سائبیریا اور قازقستان میں شروع ہوئی۔ روسی فلو کا پہلا کیس 1889 میں تین الگ الگ اور دور دراز مقامات پر ریکارڈ کیا گیا۔ پھر ماسکو، فن لینڈ اور پولینڈ میں پھیلا جہاں سے باقی یورپ میں بھی پھیل گیا۔ اگلے سال تک یہ شمالی امریکہ اور افریقہ تک پہنچ گیا۔ 19 وی صدی میں آبادی میں تیزی سے اضافہ کی وجہ سے خاص طور پر یہ فلو شہری علاقوں میں بڑی تیزیسے پھیلا۔ 1889 سے 1890 کے آخر تک اس وبا کی وجہ سے تین لاکھ 60 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔[1]

Influenza Pandemic 1918-1919۔7

Influenza کی وبائی بیماری 20 ویں صدی کی سب سے شدید انفلوئنزا بیماری تھی۔ اس تباہ کن وبا کا سبب بننے والی بیماری کو ہسپانوی فلو کہا جاتا ہے۔ انفلوئنزا بیماری کا پھیلاؤ تقریباً دنیا کے ہر حصے میں ہوا، اگرچہ یہ ابھی تک غیر یقینی ہے کہ یہ وائرس کہاں سے پھیلا لیکن یہ دیکھتے ہی دیکھتے مغربی یورپ اور پوری دنیا میں پھیل گیا۔ پہلے بندرگاہوں اور پھر ایک شہر سے دوسرے شہر تک اہم راستوں کے ذریعے منتقل ہوا۔ انفلوئنزا کی وبا کے نتیجے میں ایک اندازے کے مطابق 40 سے 50 ملین اموات ہوئی۔[2]

Asian Flue:1956-1958۔8

ایشین فلو کی بیماری 1956 میں ہانگ کانگ سے شروع ہو کر پورے چین پھر امریکہ اور انگلینڈ تک پھیل گئی۔ انگلینڈ میں 6 ماہ کے دوران 14 ہزار افراد ہلاک ہوئے اس کی دوسری لہر 1958 کے شروع میں آئی جس کی وجہ سے عالمی سطح پر تقریباً 1.1 ملین اموات ہوئیں۔ جن میں سے صرف امریکہ میں ایک لاکھ 16 ہزار اموات رپورٹ ہوئیں۔[3]

[1]- pendamic disease outbreak by Kara Rogers 26 August, 2022
[2]- ibid
[3]Martin M. Kaplan "Serological survey in animals of type A influenza in relation on the 1957 Pendemic" Buyll world Health organ. 20, No 2-3 (1959) 465-488

HIV Aids 1981-9

HIV ایک عالمی وبائی بیماری ہے جو کئی دہائیوں میں آہستہ آہستہ مختلف براعظموں اور آبادیوں میں پھیلی اس کا آغاز 1980 کے اوائل میں امریکہ سے ہوا جس سے عوامی تشویش میں اضافہ ہوا کیونکہ اس وقت HIV کا لامحالہ ایڈز اور آخر میں موت تک پہنچ گیا۔HIV کے ابتدائی پھیلاؤ کا سبب ہم جنس پرستی کو قرار دیا گیا۔HIV سے عالمی سطح پر تقریباً 40 ملین افراد متاثر ہوئے اور اس کے پھیلاؤ کی شرح 0.79 فیصد رہی۔1981 سے لے کر اب تک تقریباً اتنے ہی لوگ HIV ایڈز کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔دنیا بھر میں تقریباً ہر سال 10 لاکھ اموات کا سبب HIV ایڈز بنتا ہے۔2005 میں تقریباً 20 لاکھ اموات ایڈز کی وجہ سے ہوئی۔HIV کی وبا عام طور پر افریقی ممالک میں تشویشناک ہے۔[1]

10۔یوگوسلاویہ میں چیچک کا پھیلنا:

چیچک کا تعلق بھی ایک وبائی مرض سے ہے جس کے لیے ایڈورڈ جینز نے 1798ء میں دنیا کی پہلی ویکسین تیار کی۔Variola وائرس کی وجہ سے یہ ایک انتہائی متعدی بیماری تھی جو جلد کے نمایاں پھٹنے سے ظاہر ہوتا ہے۔اس سے تقریباً تیس فیصد اموات ہوئیں۔یہ صرف بیسویں صدی میں لاکھوں ہلاکتوں کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

1972 میں سابقہ یوگوسلاویہ میں چیچک کے وبائی مرض پر قابو پا لیا گیا، لیکن انتہائی متعدی بیماری سے وابستہ چیلنجوں کو بھی واضح کیا۔اس کا آغاز مشرق وسطیٰ سے واپس آنے والے ایک حاجی سے ہوا۔

11۔سارس:

شدید تنفس سنڈروم (سارس) اکیسویں صدی میں پہلی وباء کی صورت اختیار کر گیا جس نے بڑی تعداد میں چین کی عوام کو متاثر کیا، اس کی ابتداء چین سے ہوئی اور دس ہزار سے کم افراد کو متاثر کیا، خاص طور پر چین اور ہانگ کانگ کے علاوہ دوسرے ممالک سے ہوئی، جن میں کینیڈا سے بھی 251 کیسز منظر عام پر آئے۔

[1]Brief history of pandemic (pandemic through out history) by Damir huremovic USA 2019.

12۔ سوائن فلو یا09/H1N1 وبائی مرض:

2009ء HINI بیماری 1918 سے "ہسپانوی فلو" وبائی مرض کا دوبارہ ہوا، لیکن بہت کم تباہ کن نتائج کے ساتھ پرندوں، سوائنوں اور ہیومن فلو وائرسوں کی دوبارہ ترتیب کے طور پر مشتبہ، اسے بولی میں "سوائن فلو" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہ میکسیکو میں اپریل 2009 میں شروع ہوا اور ہفتوں میں وبائی شکل اختیار کر گیا۔ اس نے سال کے اختتام کی طرف رخ کرنا شروع کیا اور مئی 2010 تک اس پر قابو پالیا گیا۔[1]

اس نے عالمی آبادی کے دس فیصد حصے کو متاثر کیا اور اموات کا تخمینہ بیس ہزار سے شروع ہو کر پانچ لاکھ تک جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی شرح اموات بالآخر باقاعدہ انفلوائنزا سے ہونے والی شرح اموات سے کم تھی، اس وقت اسے انتہائی خطرناک سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس نے پہلے صحت مند نوجوان بالغوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کیا تھا، جو اکثر تیزی سے سانس کے شدید سمجھوتے کا باعث بنتے تھے۔

13۔ ایبولا کا پھیلنا2014-2016:

ایبولا وائرس، جو وسطی اور مغربی افریقہ میں پھیلا ۔اس بیماری کا پھیلاؤ چمگادڑوں کے ذریعے سے ہوا۔ دسمبر 2013 میں "گنی" کے ایک دور دراز گاؤں میں پھیل گیا۔ اگلے مہینوں میں اٹھائیس ہزار سے زیادہ کیسز اور گیارہ ہزار سے زیادہ اموات کے ساتھ نائیجیریا اور "مالی" میں بہت کم تعداد میں کیسز رجسٹر کیے گئے تھے۔ لیکن ان وباؤں پر تیزی سے قابو پایا گیا۔ ایبولا کا پھیلاؤ، جو کہ اب تک ایبولا انفیکشن کی سب سے بڑی وباء تھی۔[2]

14۔ کرونا وائرس:

طبی علوم میں خاطر خواہ ترقی کی منازل حاصل کر لینے کے باجود وباؤں کی روک تھام اور ان کے علاج معالجے کی طرف کماحقہ توجہ نہ دی گئی۔ زمینی حقائق کو جانے بغیر سائنسی تحقیقات پر وقت اور سرمایہ صرف کیا گیا۔ خام خیالی میں وباؤں کی روک تھام کے بنیادی کام سے تساہل برتا گیا، نتیجتاً 2019ء میں جب جدید معاشرے سائنسی علوم کے عروج پر پہنچ چکے تھے، ایک ایسی وباء سے کروڑوں لوگوں کو واسطہ پڑا جس کی ساخت، حفاظتی تدابیر اور علاج معالجے کے بہت سے معاملات ابھی تک انسانی فہم سے باہر ہیں۔ کرونا (Covid-19) کی وبا نے سائنسی ترقی، طبی معجزات

[1]-Geographic, Dependence on the origin of 2009 influenza, AH1N1 by VTrifonov 2009

[2]-The Emergency of Ebola as a global Health of security threat from lesson learned to coordinated & mutilated global infection Dis by S Kalra 2014

اور کلائی تسخیر میں کی جانے والی کام یابیوں کو چیلنج کردیا ہے۔ اس سے انسانی شعور اور اس کی کارکردگی پر بہت سے سنجیدہ سوالات نے جنم لیا ہے۔

اب تک کی اطلاعات کے مطابق 2019ء کے آخر میں کروناوائرس کا آغاز چین سے ہوا۔ پھر وہاں سے یہ وباء یورپ، امریکہ حتیٰ کہ تقریباً پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اس بیماری سے متاثر افراد کی تعداد کروڑوں میں ہے اور لاکھوں افراد اس کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ کرونا نے اقتصادی، سیاسی اور صحت وعلاج کے حوالے سے بہت بڑے بڑے چیلنجز پیدا کردیے۔ اس کی وجہ سے وباؤں کے علاج اور روک تھام کے لیے تحقیق کے ایک نئے سفر کا آغاز ہوا۔ حفاظتی تدابیر کے ساتھ ساتھ اس وبا کے علاج کے لیے ادویات کی تیاری کا عمل بھی شروع ہوا، لیکن ایک سوال یہ بھی پیدا ہوا ہے کہ کیا وبا کے آنے پر ہی اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے یا صحت و آسودگی کے ایام میں بھی وباؤں کی روک تھام پر تحقیق ہونی چاہیے۔

الف. مسلم معاشروں میں وبائی امراض کی تاریخ:

مسلم معاشرے بھی مختلف ادوار میں وباؤں کی آفتوں، ہولناکیوں اور ہلاکت خیزیوں کا شکار رہے ہیں۔ ان افسوس ناک اور حوصلہ شکن حالات کی وجہ سے مسلم معاشروں کو نہ صرف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بلکہ مسلمانوں نے کئی قسم کے نقصانات بھی برداشت کیے۔

1۔ مدینہ منورہ میں وباء:

حضور ﷺ نے جب مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو پہلے سے وباء موجود تھی۔ اس دوران حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ بھی بیمار ہوگئے، وہ بے چینی کی وجہ سے اپنے اصلی وطن یعنی مکہ کو یاد کرنے لگے۔ اس صورتِ حال میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے وبا کے خاتمے کے لیے دعا فرمائی، دعائے نبوی ﷺ کا اثر تھا کہ مدینہ منورہ اس وباء سے محفوظ ہوگیا۔[1]

---

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (دار طوق الجاۃ)، کتاب المرض باب من دعا برفع الوباء والحمٰی (لاہور مکتبہ الرحمانیہ 2007ء) ح:5677

2۔طاعون شیرویہ سن 6 ہجری:

زمانہ اسلام میں پہلا طاعون نبی کریم ﷺ کے دور میں سن 6 ہجری میں مدائن میں آیا جو طاعون شیرویہ کے نام سے جانا جاتا ہے ابن حجر اور امام سیوطی دونوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ زمانہ اسلام میں جو طاعون ہوئے ان میں سب سے پہلا طاعون شیرویہ تھا جو جزیرہ عرب میں داخل نہیں ہوا۔[1]

3۔طاعون عمواس:

طاعون عمواس وہ پہلا طاعون شمار کیا جاتا ہے جس میں مسلمان مبتلا ہوئے یہ طاعون بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کی ایک بہت بڑی تعداد کو لاحق ہوا جن میں حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ ان کی بیوی اور دو بیٹے حضرت شرجیل بن حسنہؓ، یزید بن ابو سفیانؓ، حارث بن ہشامؓ اور سہل بن عمرؓ شامل تھے اور مسلمانوں کے لشکر سے اس وقت جو لوگ وفات پا گئے ان کی تعداد 25 ہزار تھی۔ یہ طاعون سن 17 ہجری میں اور بعض روایات کے مطابق سن 18 ہجری میں حضرت عمرؓ کے زمانے مین پھیلا۔[2]

4۔طاعون جارف:

بصرۃ میں طاعون جارف پھوٹ پڑا جس نے لوگوں کو ایسے مارڈالا جیسے سیلاب سب کچھ ساتھ بہلا لے جاتا ہے۔ یہ سن 64 ہجری میں سن 80 ہجری تک جاری رہا۔ اس طاعون سے پہلے دن اہل بصرۃ میں سے 70 ہزار لوگوں کی وفات ہوئی اور دوسرے دن 71 ہزار اور تیسرے دن 73 ہزار اہل بصرہ وفات پا گئے۔[3]

5۔طاعون مسلم بن قتیبۃ:

131ھ میں اموی عہد میں طاعون کا مرض آیا۔ اس طاعون میں سب سے پہلے شہید ہونے والے مسلم بن قتیبۃ تھے اسلیے اس طاعون کو اُنہی کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔ بصرہ میں یہ طاعون 3 ماہ تک باقی رہا اور رمضان کے مہینے میں اتنی شدت اختیار کر گیا کہ ایک دن میں ایک ہزار سے زیادہ جنازے اٹھائے جاتے تھے[4]

---

[1] سیوطی، جلال الدین، ماروا الواعون فی اخبار الطاعون، (مکتبہ، الامام السیوطی فی طب نبوی، دار القاسم، دمشق) ص:21

[2] ایضا، ص:24

[3] ایضا، ص:26

[4] النوی، صحیح مسلم بشرح النووی، ج1، ص:106

6۔ طاعون فتیات یا طاعون اشراف:

سن 87 ہجری میں طاعون فتیات پھیل گیا اور اسکو طاعون فتیات اس لیے کہا گیا کیونکہ اس سے بہت بڑی تعداد میں دوشیزائیں اور کنواری لڑکیاں موت کے گھاٹ اتر گئیں۔[1] اسکے بعد یہ قوم کے معزز افراد کو لاحق ہوا جس کے باعث کثیر تعداد میں اموات ہوئیں جس کی وجہ سے اس کو طاعون اشراف بھی کہا جاتا ہے۔

- سن 749 ہجری میں طاعون آیا جس کی مثال نہیں ملتی یہ زمین کے شرق و غرب میں پھیل گیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں بھی داخل ہوا اور جانوروں کو بھی لاحق ہو گیا۔ ابن حجلہ کہتے ہیں کہ اس طاعون میں دنیا کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ یا اس سے زیادہ حصہ لقمہ اجل بن گیا۔ اور قاہرہ میں ہر روز 20 ہزار سے زیادہ افراد فوت ہوئے۔

تجزیہ:

مسلم معاشروں کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو کئی بار وبائی امراض کی مشکلوں اور تباہ کاریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ طاعون عمواس نے صحابہ کرام کو طویل عرصے تک پریشان کیے رکھا، بنو امیہ اور بنو عباس کے لوگ بھی ان مہلک امراض سے متاثر ہوتے رہے۔

[1] سیوطی، ماروا ہ الواعون فی اخبار الطاعون، ص:27

فصل سوم

سامی ادیان میں وبائی امراض کے اسباب و مقاصد

اس فصل میں سامی ادیان کی تعریف اور وبائی امراض کے اسباب و مقاصد کو بالترتیب بیان کیا جائے گا:

سامی ادیان کی تعریف:

سامی مذاہب سے مراد وہ مذاہب ہیں جو سام بن نوح کی اولاد سے ہو ان کو الہامی مذہب بھی کہتے ہیں۔ الہامی مذہب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان تینوں مذاہب کی بنیاد الہام یا وحی الٰہی پر ہوتی ہے اور ان مذاہب میں یہودیت، مسیحیت اور اسلام شامل ہے۔[1] اس کے علاوہ باقی سب مذاہب غیر سامی ادیان ہیں۔

غیر سامی ادیان کی تعریف:

غیر سامی ادیان سے مراد وہ مذاہب ہیں جو سام بن نوح کی اولاد سے نہ ہو۔

الف. اسلام میں متعدی بیماریوں کے اسباب یا تصور:

اسلام میں متعدی بیماریوں کے اسباب مختلف ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ بد اعمالیاں اور گناہ۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیماریوں اور پریشانیوں کا ایک سبب انسانوں کی بد اعمالیاں اور کھلے عام گناہوں میں ملوث ہونا بھی بتایا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اِنَّ اللّٰـهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُـمْ يَظْلِمُوْنَ﴾[2]۔

(بے شک اللہ لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں)

یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کو پریشانیوں میں مبتلا نہیں فرماتے، لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے خود گرفتار بلا ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

1۔ دیدات، شیخ احمد، یہودیت، عیسائیت اور اسلام (عبد اللہ اکیڈمی الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور، 2010) ص:41

2۔ القرآن، یونس:10/44

((لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا، بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ، الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا،.....))[1]

((جب کبھی کسی قوم میں فحاشی کا رواج بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کرنے لگتے ہیں تو ایسے لوگوں کے درمیان طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے اسلاف کے زمانے میں موجود نہیں تھا))

یہ تو اللہ کا کرم اور اس کی رحمت ہے کہ آج انسان گناہگار ہونے کے باوجود اللہ کی پکڑ سے محفوظ و مامون ہے۔

2۔نافرمانی:

وبائیں اور بیماریاں درحقیقت گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾[2]

(اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے)

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾[3]

(خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تا کہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تا کہ وہ باز آجائیں)

خشکی اور تری میں جتنی خرابی ہے وہ سب انسانوں کے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ یہ سب اس لیے ہے تا کہ انہیں چکھائے ان کی بعض بد اعمالیوں کی سزا، اور یہ اس لیے تا کہ وہ اپنی بد اعمالیوں سے توبہ کر لیں۔

---

[1] ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (دار الرسالة العالمیة، الطبعة: الأولى، 1430ھ–2009م، عدد الأجزاء: 5)۔ کتاب: الفتن، ح: 4019

[2] القرآن، الشوری: 42:30

[3] القرآن، الروم: 30:41

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ،قَالَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ"يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ۔۔))[1]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون ور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔۔۔"

جس بستی میں وبا پھیل جاتی ہے اس بستی کی اکثر آبادی موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے اور ہر طرف ویرانی اور خوف وہر اس کا دور دورہ پھیل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طاعون کا عذاب نازل کیا تھا۔ جب "میدان تیہ" میں بنی اسرائیل نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم زمین سے اگنے والے غلے اور ترکاریاں کھائیں گے تو ان لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا کہ تم لوگ من وسلویٰ کے نفیس کھانے کو چھوڑ کر گیہوں، دال اور ترکاریوں جیسی خسیس اور گھٹیا غذائیں کیوں طلب کر رہے ہو؟ مگر جب بنی اسرائیل اپنی ضد پر اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم لوگ میدان تیہ سے نکل کر شہر بیت المقدس میں داکل ہو جاؤ اور وہاں بے روک ٹوک اپنی پسند کی اور من بھاتی غذائیں کھاؤ مگر یہ ضروری ہے کہ تم لوگ بیت المقدس کے دروازے میں کام ادب واحترام کے ساتھ جھک کر داخل ہونا اور داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگتے رہنا کہ یا اللہ! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے تو ہم تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے۔ مگر بنی اسرائیل جو ہمیشہ سے سرکش اور شرارتوں اور خدا کی نافرمانیوں کے عادی تھے، بیت المقدس کے قریب پہنچ کر ایک دم ان لوگوں کی رگوں میں شرارت بھڑک اٹھی اور یہ نافرمان لوگ بجائے جھک کے داخل ہونے کے اپنی سرینوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے۔ اور حطۃ (معافی کی دعا) کے بدلے حبۃ فی شعرۃ(ایک دانہ ہے ایک بال میں) کہتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے بیت المقدس کے دروازے میں گھستے چلے گئے۔ فرمانِ ربانی کی اس نافرمانی اور حکم الٰہی کے ساتھ تمسخر کی وجہ سے ان لوگوں پر قہر خداوندی بصورت عذاب نازل ہو گیا کہ اچانک ان لوگوں میں طاعون کی بیماری وبائی شکل میں پھیل گئی اور گھنٹہ بھر میں ستر ہزار بنی اسرائیل درد وکرب سے مچھلی کی طرح تڑپ کر مر گئے۔[2]

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

---

[1] ابن ماجۃ، السنن ابن ماجۃ۔ کتاب: الفتن، ح:4019

[2] الصاوی، احمد بن محمد المالکی الخلوتی، حاشیہ الصاوی، تفسیر جلالین، (دارالکتب العلمیہ، بیروت: لبنان 1971ء) 1: 31/

﴿وَ اِذ قُلنَا ادخُلُوا هذه القرية فَكُلُوا منها حَيثُ شِئتُم رَغَدًا وَّ ادخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَّ قُولُوا حطة نَّغفِر لَكُم خَطٰيٰكُم وَ سَنَزِيدُ المُحسِنِينَ﴾[1]

(اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور احکام ربانی کے ساتھ مذاق کرنے کا کس قدر ہولناک انجام ہوتا ہے کہ آخرت کا عذاب تو اپنی جگہ بر قرار ہی ہے دنیا میں قہر الٰہی بصورت عذاب نازل ہو جاتا ہے جس سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں اور بستیاں ویران ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات بھی واضح ہے کہ طاعون "بنی اسرائیل کے حق میں عذاب تھا مگر خاتم الانبیاء ﷺ کی امت کے حق میں کوئی وباء یا بیماری رحمت ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

((الطاعون شهادة لكل مسلم".))[2]

"طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہوتا ہے۔"

دنیا کو جہالت کے ان اندھیروں سے نکالنے کا اعزاز اسلام کو حاصل ہے۔ جس نے بیماریوں کو ایک سے دوسرے کو لگنے کی حقیقت کا انکشاف کیا۔

اس کے بعد انسانوں کی بھلائی راہبری کے لیے رحمت اور نور کا یک سورج طلوع ہوا جس نے بیماری کے اسباب اور علاج کے بارے میں ایسے جید اصول مرحمت فرمائے کہ سائنس آج ان میں سے ہر ایک کی تصدیق کرتی ہے۔ مثال کے طور پر:

1. بیماریاں فرد کی اپنی لاعلمی سے ہوتی ہیں۔
2. تندرست افراد مریض کے قریب نہ جائیں۔
3. وباء کے علاقہ میں جانا خطرناک ہے۔

ب۔ کتاب مقدس میں وباء کے اسباب:

---

[1] القرآن، البقرۃ: 58

[2] بخاری، الجامع الصحیح، باب: مَایُذکَرُ فِی الطَّاعُونِ، ح: 5732۔

انسان ابتدائے افزائش سے بیماریوں کا شکار رہا ہے۔ کبھی کبھی بیماریاں انسان کی اپنی غلطیوں کی بجائے سیاہ کرویں کی پاداش میں غضب الٰہی یا عذاب خداوندی کا مظاہرہ ہوتی ہیں۔ توریت مقدس بھی اللہ کا کلام تھی، اور زمانہ قدیم کی تاریخ کا اندازہ بھی بائبل کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ جو ہمیں ماضی کے اہم واقعات سے باخبر کرتی ہے۔

کتاب مقدس میں مذکور ہے:

"جب تم اپنے شہروں کے اندر جا کر اکٹھے ہو جاؤ تو میں وبا کو تمہارے درمیان بھیجوں گا اور تم غنیم کے ہاتھ میں سونپ دیئے جاؤ گے"۔[1]

1۔ وباء خداوند کے غضب کا مظاہرہ:

یوں اور اس طرح انہوں نے اپنے اعمال سے اسے خشمناک کیا اور وبا ان میں پھوٹ پڑی۔[2]

خدا کی زمین رہنے کے باوجود اس کو ٹھکرانا ایک شدید گناہ تھا۔ یہودیوں کو دربدر ذلیل کرانے کے واقعہ میں ارشاد مقدس ہے۔ اور میں ان میں تلوار اور کال اور وباء بھیجوں گا۔ یہاں تک کہ وہ اس ملک سے جو میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دیا، نیست ہو جائیں گے۔

2۔ وباء نافرمانوں پر بطور سزا:

ارشاد ہوتا ہے اس قوم کو میں تلوار اور کال اور وبا سے ان کو سزا دوں گا۔ یہاں تک کہ میں اس کے ہاتھ سے ان کو نابود کر دوں گا۔[3]

3۔ وباء کا ناگہانی طور پر نازل ہونا:

" اور ان کا گوشت انہوں نے دانتوں سے کاٹا ہی تھا اور اسے چبا بھی نہ پائے تھے کہ خداوند قہر ان لوگوں پر بھڑک اٹھا اور خداوند نے ان کو بڑی سخت وبا سے مارا۔"[4]

4۔ وباء کا خدا کی لعنتوں میں سے ہونا:

---

[1] کتاب احبار 26:25

[2] کتاب زبور 29:106

[3] کتاب یرمیاہ 9:27

[4] کتاب گنتی 33:11

وباء خدا کے لوگوں کی نافرمانی کی لعنتوں میں سے ایک ہے۔[1]

5۔وباء لوگوں کا خدا کے خلاف بغاوت کا نتیجہ:

جب لوگ خدا کے خلاف بغاوت کریں گے تو طاعون کا حصہ ہو گا۔[2]

کتاب مقدس میں وباء (طاعون) کو عذاب خداوندی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ملحدوں ،منکروں اور کافروں پر خدا کا عذاب طاعون کے علاوہ قحط اور جنگلوں کی صورت میں نازل ہوتا رہا ہے اور یہ بات غالباً آج بھی درست ہے۔

سامی ادیان میں وبائی امراض کے اسباب تقابلی جائزہ:

وبائی امراض کے اسباب یہودیت عیسائیت میں کتب مقدس کی روشنی میں مندرجہ ذیل ہیں:

وباء کا آنا خداوند کے غضب اور عذاب کا مظاہرہ تھا۔یہ بطور سزا نافرمان لوگوں پر نازل کی گئی۔اس کا آنا خدا کی لعنتوں میں سے تھا۔یہ ناگہانی طور پر اچانک نازل کی گئی۔اس کا نازل ہونا لوگوں کا خدا کے خلاف بغاوت کا نتیجہ تھا۔

جبکہ اسلام میں وباء کے نازل ہونے کے سبب مندرجہ ذیل ہیں:

وباء کا آنا لوگوں کی بداعمالیوں اور گناہوں کا نتیجہ ہے۔جب کسی قوم میں فحاشی کا رواج بڑھ جاتا ہے اور وہ کھلم کھلا بے حیائی کرنے لگتے ہیں تو ان کے درمیان طاعون اور دوسری بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ وبائیں درحقیقت نافرمانیوں کے سبب آتی ہیں۔ طاعون بنی اسرائیل کے حق میں عذاب تھا جبکہ آپ ﷺ کی امت کے حق میں وباء رحمت ہے۔ بیماریاں فرد کی اپنی لاعلمی سے ہوتی ہیں۔ حکم الٰہی کے ساتھ تمسخر کرنے سے لوگوں کو وبائی بیماریوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

---

[1] کتاب استثناء 28:21

[2] کتاب احبار 26:25

باب دوم

وبائی امراض کی اقسام و اثرات

فصلِ اول: وبائی امراض کی اقسام

فصلِ دوم: وبائی امراض کی علامات اور پھیلاؤ

فصلِ سوم: وبائی امراض کے معاشرتی و معاشی اثرات

فصل اول

وبائی امراض کی اقسام

قدیم انسانی تاریخ سے عصر حاضر تک وبائی امراض نے بہت سارے مسائل کو جنم دیا ہے، جس کے نتیجے میں معیشتوں، تعلیمی اداروں اور عبادت گاہوں سمیت تمام معمولات زندگی تعطل اور غیر یقینی کا شکار رہے ہیں۔ کرہ ارض کا کوئی حصہ یا ملک ایسا نہ ہو گا کہ جہاں وباؤں نے انسانوں کو تباہی یا ہلاکت میں مبتلا نہ کیا ہو۔ ان وبائی امراض کی اقسام میں طاعون، نزلہ، ہیضہ، ٹائیفائیڈ، خسرہ، چیچک اور کرونا شامل ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ چکن پاکس:(Chickenpox)

چکن پاکس ایک متعدی بیماری ہے جس کی وجہ (VZV) ویریلا روسٹر وائرس ہے اس سے بہت زیادہ خارش ہوتی ہے۔ تاریخی طور پر، زیادہ تر لوگ اپنے بچپن میں ہی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر بالغ افراد اس میں مبتلا ہوں تو انہیں زیادہ سنگین علامات اور پیچیدگیوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔

چکن پاکس، جسے ویریلا بھی کہا جاتا ہے، ایک انتہائی متعدی انفیکشن ہے جو ویریلا زوسٹر وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی علامات غیر آرام دہ ہیں، زیادہ تر لوگ 1-2 ہفتوں کے اندر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ چکن پاکس ایک وائرل بیماری ہے جس میں چھالے کی طرح دانے پڑتے ہیں۔ دانے پہلے چہرے پر ظاہر ہوتے ہیں اور پھر پورے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں جنہیں ویکسین نہیں لگائی گئی، یہ انتہائی متعدی ہے۔ اگرچہ چکن پاکس جان لیوا بیماری نہیں ہے، لیکن یہ بعض اوقات پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے۔[1]

چکن پاکس ایک متعدی بیماری ہے جس کی وجہ (VZV) ویریلا روسٹر وائرس ہے۔ یہ عام طور پر بچپن میں لاحق ہوتا ہے۔ اگر بالغ لوگوں کو یہ بیماری لگ جائے تو بہت سنگین علامات ہو سکتی ہیں۔

2۔ طاعون مہامری:(Plague)

طاعون ایک خطرناک متعدی اور مہلک بیماری ہے۔ جو زمانہ قدیم سے انسانوں کے لئے پیغام اجل لے کر آتی رہی ہے۔ اس کا آنا ہمیشہ سے دہشت کا باعث رہا ہے۔ ایک مرتبہ آنے کے بعد اس کا جانا ہمیشہ سے مشکل کا باعث رہا ہے۔ کیونکہ یہ ہر مرتبہ لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر کے کچھ عرصہ کیلئے خاموش ہو جاتی ہے۔ اس کی ہلاکت

---

[1]-What you need to know about chickenpox, Medically reviewed by Angelica Balingit, MD—Written by Yvette Brazier – Updated on Auguest 24, 2021

آفرینیوں کی وجہ سے ہند اسے "مہاماری" یعنی وسیع پیمانے پر ہلاکت کا نام دیتے ہیں۔ چونکہ مریض کے جسم پر سیاہ دھبے پڑتے ہیں اس لئے یورپ میں "کالی آندھی" اور "سیاہ موت" کے ناموں سے پکاری جاتی رہی ہے۔[1]

طاعون ایک مہلک بیماری ہے جو کہ شروع ہی سے انسانوں کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔

3۔ زرد بخار:

زرد بخار ایک ہیمرج کی حالت ہے جو تیز بخار، جلد میں خون بہنے اور جگر اور گردوں میں خلیوں کی موت کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر جگر کے کافی خلیے مر جائیں تو جگر کو نقصان پہنچتا ہے، جس سے یرقان پیدا ہوتا ہے، ایسی حالت میں جلد کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

یہ ایک شدید، نظامی بیماری ہے، یعنی یہ اچانک شروع ہوتی ہے، زرد بخار کا Flavivirus پورے جسم کو متاثر کرتا ہے۔ یہ وائرس مچھروں سے پھیلتا ہے، خاص طور پر ایڈز اور ہیمو گوگس کی نسل سے ہے جس کے جنوبی امریکہ، کیریبین کے کچھ حصوں اور افریقہ میں ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ یہ امریکی مسافروں کو شاذونادر ہی متاثر کرتا ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کا اندازہ ہے کہ 2013ء میں پیلے بخار کے شدید کیسز تقریبا 84000 کے درمیان اور اموات 29000 سے 60000 کے درمیان واقع ہوئیں اور اس میں سے تقریباً 90 فیصد کیسز افریقہ میں ہوئے۔[2]

زرد بخار ایک ہیمرج کی حالت ہے جو تیز بخار ہے جو تیز بخار کی صورت میں گردوں اور خلیوں کی موت کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ بیماری مچھر کے کاٹنے سے پھیلتی ہے اور عام طور پر جنوبی امریکا اور کیریبین کے حصوں میں پائی جاتی ہے۔

4۔ جذام کی بیماری:

یہ حقیقت ابتداء سے ہی معلوم ہے کہ یہ ایک متعدی بیماری ہے جو ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ کوڑھ کی وجہ وہ جراثیم ہیں جو کہ Mycobacterium Leprae کہلاتے ہیں۔ یہ جراثیم بیمار کے جسم سے نکل کر تندرست جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ جذام کی مختلف قسمیں ہیں جسم میں جراثیم کے داخل ہونے سے علامات کے ظاہر ہونے تک ہر قسم مختلف ہوتی ہے۔ سادہ جذام میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر مریض 20-35 سال کی درمیانی عمروں کے

---

[1] غزنوی، خالد، سائنس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:374

[2]-j.n.hays,Epidemics and Pandemics their impacts on human history ,ABC,CLIO,QXFORD LONDON.P259

ہوتے ہیں۔ جبکہ گلٹیوں والے جذام کا شکار 10 -19 سال کے افراد ہوتے ہیں۔ امریکی فوج کے جو سپاہی ویت نام، کمبوڈیا اور مشرق ہند کے ایسے علاقوں میں رہے جہاں جذام کی بیماری عام تھی، ان میں سے اکثر اس میں مبتلا ہوئے۔ ان کو سادہ جذام میں تقریباً 10 سال اور گلٹیوں والے جذام کا شکار ہونے میں اوسطاً 4 سال کا عرصہ لگا۔

ایک مفروضہ کے مطابق اس بیماری کے جراثیم بچپن ہی میں حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بیماری اپنے پاؤں جمانے میں زیادہ عرصہ لیتی ہے اس لئے چھوٹی عمر میں ظاہر نہیں ہوتی۔[1]

یہ ایک متعدی بیماری ہے جس کی وجہ ایک جراثیم ہے جو بیمار جسم سے نکل کر تندرست جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری عام طور پر بچپن میں لاحق ہو جاتی ہے۔

5۔ ایبولا وائرس:

ایبولا وائرس کی بیماری انسانوں اور غیر انسانی پریمیٹ میں ایک سنگین اور شدید مہلک بیماری ہے۔ ایبولا سے اموات کی شرح تناؤ کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایبولا، زائر میں اموات کی شرح 90 فیصد تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ ایبولا ریسٹن کبھی بھی انسانوں میں موت کا سبب نہیں بنی۔ انفیکشن خون، جسمانی رطوبتوں اور متاثرہ جانوروں یا لوگوں سے براہ راست رابطے سے پھیلتا ہے۔ شدید بیمار مریضوں کو انتہائی معاون نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایبولا وائرس کی بیماری میں بخار کے اچانک شروع ہونے سے شدید کمزوری، پٹھوں میں درد، سر درد، اور گلے کی خراش ہو جاتی ہے۔[2]

ایبولا وائرس کی بیماری ایک سنگین اور شدید مہلک بیماری ہے۔ اس سے اموات کی شرح 90 فیصد تک ہو سکتی ہے اور اسکے مریضوں کو انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔

6۔ انفلوائنزا (جنگی بخار):

کھانسی بخار کی وباء کا اکثر سننے میں آتا ہے۔ ایک ہی وقت میں ایک ہی علاقہ کے سینکڑوں افراد کھانسی، زکام، شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پچھلے چند سالوں میں اس بخار کو لوگوں نے ہانک کانگ فلو کا نام دیا تھا۔

یہ وباء جب آتی ہے تو چند شہروں تک محدود نہیں رہتی پورا ملک اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ انفلوائنزا کی یہ وباء 1918-19ء میں پہلی جنگ عظیم کے ختم ہونے کے بعد مشاہدے میں آئی اور تھوڑے ہی عرصہ یہ پوری دنیا

---

[1] غزنوی، خالد، امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ص:189

[2] Ebola: What you need to know. Medically reviewed by Jill Seladi-Schulman, Ph.D, --- Written by Hannah Nichols on May 23, 2017

میں پھیل گئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وباء کی لپیٹ میں آنے کے بعد 20 کروڑ افراد ہلاک ہوئے۔ صرف ہندوستان میں 60 لاکھ اشخاص لقمہ نہنگ اجل ہوئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ جنگ میں استعمال ہونے والے بارود کی وجہ سے یہ بیماری پھیلی۔ جراثیم کے ماہرین نے اس وبا کو خنزیر والا انفلوئنزا قرار دیا۔

انفلوئنزا کی دوسری بڑی وباء 1957ء میں پھیلی جسے ایشیائی فلو کا نام دیا گیا۔ یہ پوری دنیا میں پھیلی اور 10 ارب افراد اس میں مبتلا ہوئے۔ بھارت میں 25 لاکھ افراد بیمار ہوئے اور 767 اموات ریکارڈ ہوئیں۔[1]

یہ وباء جب آتی ہے تو پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ یہ 1918 میں شروع ہوئی اور تھوڑے سے عرصے میں پوری دنیا میں پھیل گئی، اس کی وجہ سے 20 کڑور افراد لقمہ اجل بنے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کا سبب خنزیر انفلوئنزا ہے۔

7۔ دمہ:

تعریف مرض: اس مرض میں سانس کی تنگی سے دورے پڑتے ہیں اور سانس بڑی مشکل سے آتا ہے۔ اس کی علامت میں پھیپھڑوں کی خشکی یا ورم، گرد وغبار، سرد ہوا کا لگنا، گلے کے غدود کا بڑھ جانا، نزلہ، زکام، کھانسی، خرابی معدہ عام ہیں۔ بعض افراد کو تمبا کو وغیرہ کی بو سے بھی یہ دورہ ہو جاتا ہے۔[2]

8۔ تپ دق:

دنیا کی تاریخ میں تپ دق کی بیماری سب سے پرانی اور عام ہے۔ تاریخ کے ہر دور ہر ملک، قوم اور آب وہوا میں لوگوں کو تپ دق کی بیماری ہوتی رہی ہے اور یہ ایک سے دوسرے کو ہوتی ہوئی ہمیشہ قائم ودائم رہی ہے۔

خیال تھا کہ تپ دق غریب اور کمزور افراد کی بیماری ہے، لیکن متمول اور صاحب حیثیت لوگ اس سے مبراء نہیں رہے۔

تپ دق بھی ایک طرح کی سیاہ آندھی ہے۔ جو تاریخ کے ہر دور میں لوگوں کو شکار کرتی رہی ہے۔ توریت مقدس نے اسے خدا کا عذاب قرار دیا ہے۔

---

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماری اور علاج نبوی ﷺ، ص:198

[2] سیکھو، حکیم سیف اللہ، طب نبوی ﷺ اور اکیسویں صدی، (نیر پبلیکیشنز، 8 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور، 1999) ص:434

9۔تپ محرقہ:(Typhoid Fever)

انسانی تاریخ کی قدیم ترین بیماریوں میں تپ محرکہ کو بڑی شہرت حاصل ہے۔ پیٹ کی دوسری بیماریوں کی طرح یہ بھی ایک سے دوسرے تک مکھیوں، آلودہ پانی، یا بیمار کے جسم سے نکلنے والے جراثیم کے ذریعے پھیلتا ہے۔ بھارت میں اس وباء سے دوماہ کے دوران 350000 کی آبادی کے ایک شہر میں 9000 افراد اس کا شکار ہوئے۔[1]

10۔خسرہ:(Measles)

خسرہ بچوں کے لئے ایک مصیبت ہے جو زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ یہ سانس کی نالیوں، گلے اور ناک میں سوزش کے ساتھ بخار کی شکل میں آتا ہے اور اچھے بھلے بچے کو بے حال کر جاتا ہے۔ پروفیسر اشفاق احمد خان نے WHO کے لئے دنیا کے اکثر ممالک میں خسرہ کی تکلیف کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بیمار ہونے والوں میں سے کم از کم 25 فیصد بچے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جدید علاج اور معلومات سے شرح اموات میں کمی آئی ہے۔ اس لئے جب ان سب کو جمع کریں تو بات 25 فیصد پر ہی ٹھہرتی ہے۔

مغربی ممالک میں خسرہ کو چیچک کی آسان سی شکل قرار دیا جاتا ہے۔900ء میں ابو بکر الرازی نے بیماری کی تشخیص کرتے ہوئے ایک رسالہ تالیف کیا جس میں اس نے خسرہ کو چیچک سے علیحدہ بیماری قرار دیا اور آج کے ماہرین بھی معترف ہیں کہ خسرہ کے بارے میں معلومات کا اصل ماخذ ابو بکر الرازی ہی ہیں۔ امریکہ میں 1963ء تک ہر لاکھ کی آبادی میں 204 بچے اس کا شکار ہوتے تھے، لیکن ٹیکے لگانے کا پروگرام شروع ہونے کے بعد 1973ء میں یہ تعداد ہر ایک لاکھ کی آبادی میں 11 رہ گئی۔[2]

خسرہ عام طور پر چھوٹے بچوں کی بیماری ہے جو زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے،اس سے 25 فیصد بچوں کی اموات ہو جاتی ہے۔

11۔نمونیہ:

یہ ایک خاص قسم کا بخار ہے جس میں پھیپھڑے متورم ہو جاتے یں، اس مرض کا سبب ایک خاص قسم کا جراثیم ہے۔ یہ جراثیم مریض کے لعاب اور بلغم میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ بخار، نزلہ، زکام، یا سردی لگنے سے ہو جاتا ہے۔ کبھی شدید کھانسی، تپ محرقہ، خسرہ وغیرہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ نمونیہ پھیپھڑوں کا انفیکشن ہے

---

[1] غزنوی، خالد، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، علاج نبوی ﷺ، ص:150

[2] ایضا، ص:177

جو ہر عمر کے لوگوں میں شدید بیماری کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ دنیا بھر میں 5 سال سے کم عمر بچوں میں انفیکشن سے موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ امریکہ میں نمونیہ اور انفلوئنز کو ایک ساتھ، موت کی آٹھویں اہم وجہ قرار دیا گیا ہے۔ نمونیہ کے خطرے میں مبتلا افراد میں عمر رسیدہ افراد، بہت کم عمر افراد اور بنیادی صحت سے متعلق مسائل والے افراد شامل ہیں۔[1]

یہ ایک خاص قسم کا بخار ہے۔ جس کی وجہ سے پھیپھڑوں میں ورم آجاتا ہے۔ ہیضہ کی بیماری متعدی ہے جو کہ ہیضہ کے کیڑے کی وجہ سے پھیلتی ہے اور یہ بیماری ایشیا میں موسم گرما پھیلتی ہے۔

12۔ زیکا وائرس:

زیکا وائرس مچھروں سے پھیلنے والی بیماری ہے جو ایڈیس مچھر سے پھیلتی ہے یہ وہی نسل ہے جو ڈینگی اور چکن گونیا وائرس کو منتقل کرتی ہے۔ ملیریا لے جانے والے مچھروں کے برعکس، ایڈز دن کے وقت سب سے زیادہ متحرک رہتا ہے۔ روک تھام کے طریقے، جیسے مچھر دانی، کم موثر ہیں۔ مچھر اندر اور باہر دونوں ماحول میں زندہ رہ سکتے ہیں۔

1947 میں سب سے پہلی مرتبہ یوگنڈا کے بندروں میں زیکا وائرس تھا۔ اس نے افریقہ، ایشیا، بحر الکاہل کے جزائر، اور جنوبی اور وسطیٰ امریکہ کے لوگوں کو متاثر کیا۔

انفیکشن کی علامات ہلکی ہوتی ہیں، لیکن اگر حاملہ عورت کو وائرس لگ جاتا ہے، تو اس کا حمل اور پیدا ہونے والے بچے پر شدید اثر پڑ سکتا ہے۔ زیکا، ایڈیس مچھر کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔[2]

یہ ایک خاص قسم کے مچھر سے پھیلتا ہے، جو دن میں زیادہ متحرک ہوتے ہیں اور یہ وائرس آفریقا اور امریکا میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

13۔ خناق:

یہ گلے کی ایک متعدی سوزش ہے۔ جس میں ایک جھلی پیدا ہو کر گلے کو بند کر دیتی ہے۔ یہ جھلی سانس اور غذا کی نالیوں کو بند کر سکتی ہے۔ کھانا پینا ناممکن بنا سکتی ہے، اس کی وجہ سے جسم میں پھیلنے والا زہر ایک قاتل بن جاتا ہے۔[1]

---

[1] سیکھو، حکیم سیف اللہ، طب نبوی ﷺ اور اکیسویں صدی، ص:436

[2] Zika Virus: What you need to know. Medically reviewed by Daniel Murrell, M.D. – Written by Lori Smith, MSN, BSN, WHNP-BC on July 31, 2017

یہ گلے کی بیماری ہے۔ جس کی وجہ سے گلے میں جھلی پیدا ہو جاتی ہے جس سے سانس اور غذا کی نالیوں کو بند ہو جاتی ہیں۔[1]

14۔ ایڈز:

ایڈز ایک ایسا مرض ہے جس نے دنیا کو ایک ایسے خوف میں مبتلا کر دیا ہے جس کے نام سے ہی لوگ گھبرانے لگے ہیں۔ دراصل اس مرض کی وجہ سے جسم انسانی میں قوت مدافعت جس کو(Immunity) کہا جاتا ہے، ختم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ایک زندہ لاش بن کر رہ جاتا ہے۔

1981ء میں اس مرکز پر ایک ایسے مرض کی اطلاعات موصول ہونا شروع ہوئیں جس سے اکثر نوجوان مرد متاثر ہو رہے تھے۔ دراصل یہ ایک سینہ کا تعدیہ تھا جس کو (Pneumocystis Carinii Pneumonia) کہتے ہیں۔ اس مرض میں قوت مدافعت متاثر ہو جاتی ہے۔ عرصہ دراز پہلے یہ مرض ان لوگوں میں پیدا ہوا کرتا تھا جہاں تغذیہ کی کمی ہوتی ہے۔ اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں اس مرض سے متاثر نوجوان مردوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ اس کی ساتھ معالجین کے پاس ایسے نوجوان مرد آنے لگے جو ایک ایسے جلدی مرض میں مبتلا تھے جو بہت شاذونادر دیکھنے میں آتا ہے۔ اس مرض کو(Kaposi's Sarcoma) کہتے ہیں جس کی وجہ سے جلد میں رسولی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مرض کی وجہ سے انسان کے جسم کی قوت مدافعت متاثر ہونا شروع ہو گئی۔ اس کے بعد اس قسم کے مریضوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ پھر لندن کی ایک لیبارٹری (Public Health Laboratory Service) نے اس قسم کی امراض کے بارے میں تفصیلات وصول کرنا شروع کیں۔ آخر کار انسان کے وجود کو ختم کرنے والے اس مرض کو ایک نیا نام دیا گیا جو کہ(Aids) یا(Acquired Immune Deficiency Syndrome) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

مرض ایڈز دراصل ایک خاص قسم کے(Virus) جس کو (Human Immune Deficiency Virus) یعنی(Hiv) کہا جاتا ہے کے سرائیت کر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ(Virus) انسانی جسم میں داخل ہو کر جسم کے مدافعتی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ سب سے پہلے یہ جسم کے(T) خلیات یا(T Cells) یا (Lymphocytes) پر حملہ آور ہوتا ہے اور پھر اس کے اندر اپنا اثر دکھانا شروع کر دیتا ہے۔[2]

---

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:187

[2] چغتائی، حکیم محمد طارق محمود، معالجاتِ نبوی اور جدید سائنس، (علم و عرفان پبلیشرز) ج، اول، ص:600

15۔ہیضہ:Cholera

ہیضہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو ہیضہ کے کیڑے (Cholera Bacillis) کے ذریعے پھیلتا ہے یہ بیماری پاکستان، ہندوستان اور ایشیا کے علاقوں میں زیادہ تر موسم گرما میں پھیلتی ہے۔ مغربی بنگال کے زرخیز علاقے کو ہیضے کا گھر خیال کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ ساری دنیا میں پھیل چکی ہے ایشیا، شمالی افریقہ، کینیا اور جنوبی یورپ اس وبا سے متاثر ہوئے ہیں حال ہی میں اس بیماری نے امریکہ میں ہزاروں انسانی جانیں لی ہیں۔ اس بیماری کے جرثومے ڈاکٹر کانے 1883 میں دریافت کئے۔[1]

16۔ملیریا:۔

ملیریا ایک خطرناک اور مہلک خون کو متاثر کرنے والا مرض ہے جو کہ ایک پیراسائیٹ سے متاثرہ مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ جسے اینو فلنز ماسکیٹو کہتے ہیں۔ یہ اپنی خوراک انسانی خون سے حاصل کرتے ہیں اور اگر کوئی متاثرہ مچھر انسان کو کاٹ لے تو یہ بیماری انسان میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری بہت ہی جلد پھیلنے کی وجہ سے کافی خطرناک ہو سکتی ہے اور بیماری کی نوعیت پیراسائیٹ کی قسم پر منحصر ہوتی ہے۔ چونکہ پیراسائیٹس مختلف علاقوں میں مختلف اقسام کے ہوتے ہیں لہٰذا مرض کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ہر سال کروڑوں لوگ اس بیماری میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ 2000 میں دنیاء بھر میں 233 ملین کیسز تھے جس کے نتیجے میں 985,000 اموات ہوئی جبکہ 2015 میں 429,000 لوگ اس بیماری کی وجہ سے ہلاک ہوئے جن میں زیادہ تر چھوٹے بچے تھے۔[2]

17۔کروناوائرس:۔

ڈاکٹرز اور جدید اطباء کے مطابق "کروناوائرس" ایک قسم کا موذی وائرس ہے جو انسانوں میں عمومی طور پر سانس کی دشواری کا باعث بنتا ہے۔ جب یہ وائرس کسی شخص کے اندر داخل ہوتا ہے تو کم وبیش 14 دنوں میں اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ چار دن تک یہ منہ کے اندر رہتا ہے متاثرہ شخص کو نزلہ، زکام، فلو، خشک کھانسی، سر درد، گلے میں سوجن و خراش، شدید بخار، نمونیہ اور پٹھوں کے درد سے لے کر نہایت خطرناک بیماریوں جیسے MERS اور

---

[1] غزنوی، خالد، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، علاج نبوی ﷺ، ص:140

[2] What to know about malaria Medically reviewed by Joseph Vinetz, MD-by Petezlam-update on January 26, 2022

سانس اور پھیپھڑوں کی بیماری SARS وغیرہ لاحق ہوتی ہے۔ جب یہ بیماری انسانی پھیپھڑوں پر خطرناک حملہ کرتی ہے تو مریض سانس لینے میں دشواری اور دقت محسوس کرتا ہے اور پھیپھڑوں میں آکسیجن کی جگہ پانی بھر جاتا ہے، یہی صورت حال بالآخر موت کا سبب بن جاتی ہے۔

لفظ وائرس کا اصل مطلب لاطینی زبان میں "زہریلا" کے ہوتے ہیں۔ وائرس ایک چھوٹا سا متعدی ایجنٹ ہوتا ہے جو صرف کسی حیاتیات کے زندہ خلیوں کے اندر ہی نقل کرتا ہے۔ وائرس کے مطالعے کو مائیکروبائیولوجی کی ذیلی خصوصیات وائرولوجی کے نام سے جانا جاتا ہے۔[1] کرونا وائرس ایک نیا وائرس ہے جیسے سارس کرونا وائرس۔2 کا نام دیا گیا ہے اور اس سے بننے والی بیماری کو COVID-19 کا نام دیا گیا۔ جب اسے خردبین کے ذریعے دیکھا گیا تو نیم گول وائرس کے کناروں پر ایسے ابھار نظر آئے جو عموما تاج (کراؤن) جیسی شکل بناتے ہیں چونکہ لاطینی زبان میں تاج کو کرونا کہا جاتا ہے۔ اسی بناء پر اسے کرونا وائرس کا نام دیا گیا ہے۔ انسانوں میں کرونا وائرس سانس کی انفیکشن پیدا کرتے ہیں۔[2]

---

[1]-https://mimirbook.com/ur/ccac44ce3bf, June, 2021

[2]- Richman DD, Whitley RJ, Hay den FG, eds. Clinical virology, 4th edn. Washington: ASM Press, 2016

تجزیہ:

مندرجہ بالا وبائی امراض کی اقسام کے مطالعہ کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض بیماریاں خاص موسم، خاص علاقے اور خاص ماحول میں متعدی ہوتی ہیں جبکہ بعض آلودہ پانی کے سبب لاحق ہو جاتی ہیں، بعض بیماریاں مچھر کے کاٹنے کے سبب، بعض وائرس کے سبب لاحق ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں چھوٹے بچوں کو لاحق ہو کے ان کی موت کا سبب بنتی ہیں، جبکہ بعض بیماریاں انتہائی مہلک ہوتی ہیں۔ اگر بالغ افراد کو یہ لاحق ہو جائیں تو انہیں انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔

فصل دوم

وبائی امراض کی علامات اور پھیلاؤ

اس فصل میں وبائی امراض کی علامات اور پھیلاو کے اسباب و ذرائع کا تذکرہ کیا جائے گا جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ زرد بخار کی علامات:

سردی کا لگنا، پٹھوں میں درد، کمر درد، سر درد، کمزوری، بھوک کی کمی، جلد کا آسانی سے زخمی ہونا، گردے کا خراب ہونا، دورے، کوما، یرقان، مسوڑوں ناک آنکھ یا پیٹ سے خون بہنا اور قے میں خون وغیرہ شامل ہیں۔

پیلے بخار کے وائرس کے انفیکشن کے بعد، بہت سے افراد کو مچھر سے پیدا ہونے والی بیماری کے طبی طور پر ظاہر ہونے والی علامات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، جبکہ دوسروں کو ہلکی، خود کو محدود کرنے والی فلو جیسی علامت پیدا ہو سکتی ہے۔

زرد بخار کا پھیلاؤ:

جو مچھر زرد بخار پھیلاتا ہے۔ یہ بندروں اور انسانوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ اگر یہ مچھر کسی بندر کو کاٹ لے جسے بخار ہے تو وہ اسے انسانوں تک پہنچا سکتا ہے اور وباء کا باعث بن سکتا ہے۔ زرد بخار کے ایک بار ہونے کے بعد، اس شخص کو عام طور پر قوت مدافعت رکھتا ہے، اس کے دوبارہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔ زرد بخار جنگل کے قریب بستیوں میں ہو سکتا ہے، جہاں متاثرہ بندر اور مچھر رہتے ہیں اور یہ وہاں سے پھیل سکتا ہے۔[1]

ب۔ ایبولا کی علامات:

ایبولا کے انفیکشن سے علامات کے آغاز تک کا وقفہ 2-21 دن ہے، حالانکہ 8-10 دن سب سے عام ہے۔ اس کی علامات میں بخار، سر درد، جوڑوں اور پٹھوں میں درد، کمزوری، اسہال، قے کا آنا، پیٹ میں درد اور بھوک کی کمی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دورہ، سرخ آنکھیں، ہچکی اور کھانسی سر فہرست ہیں۔[2]

1-What's to know about yellow fever? Medically reciewed By Timothy J. Legg, PhD, PsyD- Written by Yvette Brazier on May 17, 2017

2-Ebola: What you need to know. Medically reviewed by Jill Seladi-Schulman, Ph.D, --- Written by Hannah Nichols on May 23, 2017

1۔ایبولا کا پھیلاؤ:

ایبولا خاندانوں اور دوستوں کے ذریعے تیزی سے پھیلتا ہے کیونکہ وہ کسی بیمار فرد کی دیکھ بھال کرتے وقت متعدی رطوبتوں کے سامنے آتے ہیں۔ ایبولا کے انفیکشن سے علامات کے شروع ہونے تک کا وقفہ 2-21 دنوں تک ہوتا ہے۔

ایبولا کو زونوٹک وائرس سمجھا جاتا ہے یعنی یہ جانوروں میں پیدا ہوتا ہے اور پھر انسانوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔[1]

ایبولا سے متاثر ہونے کا خطرہ کم اور انفیکشن ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے جب افریقہ کے ان علاقوں کا سفر کیا جائے جہاں ایبولا کے تصدیق شدہ کیسز سامنے آچکے ہیں۔ افریقہ یا فلپائن سے درآمد شدہ بندروں کے ساتھ جانوروں کی تحقیق کرنا، ان لوگوں کو طبی یا ذاتی نگہداشت فراہم کرنا جو ایبولا سے متاثر ہو سکتے ہیں، ایبولا سے متاثر ہونے والے لوگوں کو تدفین کے لیے تیار کرنا، متاثرہ لوگوں کے خون، رطوبتوں، عضاء یا دیگر جسمانی رطوبتوں کے ساتھ براہ راست رابطہ، آلودہ ماحول سے بالواسطہ رابطہ، آلودہ اشیاء کی نمائش، جیسے سوئیاں، تدفین کی تقریبات جس میں سوگواروں کا میت کے جسم سے براہ راست رابطہ ہوتا ہے۔[2]

پ۔جذام کی علامات:

جذام کے جراثیم کے جسم میں داخل ہونے کے 2 سال سے 7 سال کے بعد علامات کی ابتداء ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جراثیم ایک طویل عرصہ تک خاموش بیٹھے رہتے ہیں یا جسم کے اندر اندر تخریبی کاروائیوں کے لئے تیار ہوتے رہتے ہیں۔ جراثیم کے آنے اور علامات کے اظہار کے درمیان اتنا لمبا عرصہ معالجوں کے لئے ایک خداداد رحمت ہے کیونکہ وہ اس دوران مریض کو بچانے کی کوئی ترکیب کرسکتے ہیں۔

جذام کی متعدد اقسام بیان کی گئی ہیں۔ یورپی تحقیقات کے مطابق بیماری کی پانچ مختلف قسمیں ہیں، جن کی ماہیئت مریض کے جسم کے رد عمل کے مطابق متعین ہوتی ہے۔ عام طور پر اسے دو اقسام میں بیان کیا گیا ہے۔[3]

---

[1]- Ebola: What you need to know. Medically reviewed by Jill Seladi-Schulman, Ph.D, --- Written by Hannah Nichols on May 23, 2017

[2]- Ibid

[3]۔ غزنوی، خالد، امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ص:195

1۔ گلٹیوں والا جذام:

جلد پر ایک سفید سا داغ نمودار ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ جسم کے کسی بھی حصے پر ہو سکتا ہے لیکن سر، بغلوں یا رانوں کے درمیان کے بالوں بھرے مقامات پر نہیں ہوتا۔ یہ داغ تعداد میں زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کا رنگ جلد سے کافی ہلکا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ان میں آہستہ آہستہ توسیع ہوتی رہتی ہے۔ بڑے ہو کر ان کا وسطی حصہ بے رنگ ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ان کے اوپر خشکی کے ہلکے سے چھلکے آجاتے ہیں۔ ان پر پسینہ نہیں آتا۔ اس کے ساتھ ہی جسم کے اعصاب میں سے کوئی ایک عصب پھول کر موٹا ہو جاتا ہے۔ زیادہ طور پر وہ اعصاب متاثر ہوتے ہیں جو گہرائی میں واقع نہیں ہوتے۔ جیسے کہ کہنی کے اندرونی طرف کا Ulnar Nerve کلائی، ٹانگ اور بیرونی ٹخنے کے پچھلی طرف کے اعصاب۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ اعصاب متاثر ہوں لیکن زیادہ تر دو سے زیادہ نہیں ہوتے۔

جلد پر نمودار ہونے والے داغوں میں لمس کی حس ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ان کو کسی ہلکی چیز مثلاً روئی سے چھوا جائے تو مریض کو محسوس نہیں ہوتا۔ اعصاب میں ورم آجانے کے بعد ان کے علاقہ سے حسیات بالکل ختم ہو جاتی ہیں۔[1]

2۔ سادہ کوڑھ:

اس کی ابتداء جلد پر داغوں سے ہوتی ہے۔ یہ داغ چھاتی، پیٹ، کمر اور ٹانگوں پر کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ حجم میں چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا رنگ زیادہ سفید نہیں ہوتا۔ یہ خشک نہیں ہوتے۔ جلد ہی ناک اور آنکھوں کو متاثر کر لیتے ہیں۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ آواز میں تبدیلی کے ساتھ ناک سے غلیظ مادہ نکلتا ہے۔ جس میں خون بھی شامل ہو جاتا ہے۔

آنکھوں پر اثرات سے بینائی میں خرابیاں اور چیزیں دھندلی نظر آتی ہیں۔ ان میں سرخی آجاتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ موتیابند کی طرح سفیدی آنے کے بعد بینائی جاتی رہتی ہے۔ ٹانگوں پر ورم آجاتا ہے۔

جلد پر نمودار ہونے والے دانے تعداد میں بے شمار ہونے کے ساتھ ساتھ چمکدار سے رہتے ہیں لیکن ان میں حسیات ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو ماتھے کی لکیریں گہری ہو جاتی ہیں۔ بھوئیں گر جاتی ہیں۔ ناک چپٹی ہو جاتی ہے۔ کانوں کی لویں سوج جاتی ہیں۔ سامنے کے دانت ہلتے ہلتے گر جاتے ہیں۔

---

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:358

ہاتھوں اور پیروں کی بے حسی اور ورم کے باعث انگلیاں موٹی ہو جاتی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ مریض نے ہاتھوں پر دستانے اور پیروں پر جرابیں پہنی ہوئی ہیں۔ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

داغوں سے زخم بنتے ہیں جو ٹپکتے رہتے ہیں۔ یہ سوزش ہڈیوں، اعصاب اور جوڑوں کو متاثر کر کے شکل و صورت کے بگاڑنے کا باعث بنتی ہے۔ جسمانی حالت پر کمزوروی غالب آنے سے کئی قسم کی دوسری بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں۔ اور اسکی اس مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئی ایک بھی جان لے سکتی ہے۔

ٹیڑھے ناخن، پیروں میں زخم، مفلوج پیر، بگڑا چہرہ مریض کو معذور اور دوسروں کے لئے ڈراؤنا بنا دیتے ہیں۔

اپنی عادات کے لحاظ سے جذام ایک بڑی صابر یا صبر آزما بیماری ہے جراثیم کے جسم میں داخل ہونے سے بیماری کے ظاہر ہونے تک کئی سال لگ جاتے ہیں اور پھر علامات میں آہستگی سے شدت آتے ہوئے ایک عام مریض کو آخری مرحلہ تک لے جانے میں 20-30 سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں قدرت انسان کو علاج کروانے کی پوری مہلت دیتی ہے۔[1]

ت۔ جذام کے پھیلاؤ کے اسباب:

جذام عام طور پر ایک بیکٹریا (Mycobacterium Leprac) کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ جب جذام کا شکار آدمی کھانستا یا چھینکتا ہے تو بیکٹریا پر مشتمل بوندیں ہواء میں پھیل جاتی ہیں اس فضاء میں جب کوئی دوسرا شخص سانس لیتا ہے تو اس کے جسم میں یہ داخل ہو جاتی ہے۔ جزام کو منتقل کرنے کے لیے متاثرہ شخص سے قریبی رابطہ ضروری ہے۔[2]

ث۔ طاعون کی علامات:

- بخار اور سردی کا لگنا
- سر درد
- تھکاوٹ و بے چینی
- پٹھوں میں درد
- پیٹ میں درد

---

[1] غزنوی، خالد، امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ص:195

[2] Leprosy (Hansen’s Disease), Medically Reviewed by Carmelita Swiner, MD Written by Kelli Miller, November 12, 2022

- اسہال کا ہونا
- جلد کے نیچے سے خون بہنا
- کھانسی
- خونی بلغم کے ساتھ تھوک آنا
- سانس لینے میں دشواری[1]

1۔ طاعون پھیلنے کا اسلوب:

طاعون ایک جراثیم یرسینیا پیسٹس نامی بیکٹریا کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ عام طور پر چوہا اور پسو کے ذریعے پھیلتا ہے، خرگوش، گلہری، گھریلو بلیاں اور کتے کے ذریعے پھیلتا ہے کسی بیمار جانور یا شخص کے ذریعے کھانسی کی ہوا میں آنے والی متعدی بوندوں میں سانس لینے سے پھیلتا ہے۔[2]

ج۔ خناق کا پھیلاؤ:

اس بیماری کے جراثیم مریض کی سانس کے ذریعے خارج ہوتے رہتے ہیں اور قریب آنے والوں کی سانس کی نالیوں میں داخل ہونے کے بعد 2-6 دن میں بیمار کر سکتے ہیں۔ کچھ بچے ایسے ہیں جن میں اس بیماری کو حاصل کر لینے کی صلاحیت دوسروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ پرانے زکام، گلے کی سوزشوں میں مبتلا بچوں کو یہ بیماری دوسروں سے زیادہ جلدی لگتی ہے۔ انسانی جسم میں اس بیماری سے بچنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ایک عام تندرست بچہ جس کا گلہ خراب نہ ہوتا ہو وہ جراثیم کے اندر داخل ہونے کے باوجود ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ بیمار نہیں ہوتا، اور اگر ہو بھی جائے تو اس کا جسم بیماری کو پھیلنے نہیں دیتا۔ حملہ شدید نہیں ہوتا اور سانس بند ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ علامات کھانسی، بخار، گلے میں درد تک محدود رہتی ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے خناق ایک عام بیماری تھی اور ہر علاقہ میں بچوں کو درجنوں کی تعداد میں مبتلا دیکھا جاتا تھا۔ اب حفاظتی ٹیکوں کی وجہ سے بیماری کے پھیلاؤ میں کمی آگئی ہے۔ 1941ء میں انگلستان میں 55000 بچوں کو خناق ہوا۔ جن میں سے 2790 ہلاک ہوگئے۔ لیکن 1971ء میں صرف 16 بچے بیمار ہوئے، جن میں سے صرف ایک ہلاک ہوا۔ ڈنمارک، سویڈن اور ناروے سے یہ بیماری ختم کر دی گئی ہے۔

---

1 What is plague? Medically reviewed by Jennifer, MD, written by R. Morgan Griffin, August 29, 2022

2 Ibid

بھارت میں صرف بمبئی کے متعدی امراض کے ہسپتال میں ہر سال 6000 بچے داخل ہوتے رہے۔ عالمی ادارہ صحت نے اندازہ لگایا ہے کہ ہر سال 10000 بچوں میں سے 4.7 بچے اس کا شکار ہوتے ہیں۔[1]

خناق کی علامات:

خناق کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ناک کا خناق:

جراثیم ناک میں گھس کر وہاں کی جھلیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کا حملہ ایک طرف بھی ہو سکتا ہے اور دونوں اطراف بھی زد میں آسکتے ہیں۔ ناک سے پانی بہنے لگتا ہے۔ پہلے یہ پانی لیس دار رطوبت کی شکل میں ہوتا ہے۔ پھر یہ گاڑھا اور پیپ سے بھرا نظر آتا ہے۔ ان رطوبتوں میں خون بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اندر دیکھیں تو جھلی بنی ہوئی نظر آتی ہے اس کے علاوہ سرخی، جھلیوں میں زخم اور چھوٹے چھوٹے دانے نظر آتے ہیں۔ ناک کے اردگرد بالائی ہونٹ پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ ناک سے بہنے والی رطوبت سے بدبو آتی ہے۔

اس کیفیت میں بخار، کمزوری اور دوسری علامات کم سے کم ہوتی ہیں۔

2۔ تالو اور حلق کا خناق:

جراثیم کا زہر حلق سے براہ راست جذب ہو سکتا ہے۔ اس لئے گلے میں بننے والی جھلی بڑی لمبی بنتی ہے۔ یہ لوز تین کے علاوہ حلق کی دوسری اہم چیزوں پر چپک جاتی ہے۔ ناک کی نالیاں جہاں گلے میں کھلتی ہیں وہ بند ہو جاتی ہیں اور مریض کے لئے نگلنے کے علاوہ سانس لینا بھی ممکن نہیں رہتا۔

ابتداء میں جھلی شفاف اور نرم ہوتی ہے، لیکن ایک دو دن میں سخت اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ آس پاس کی چیزیں ورم کر جاتی ہیں۔ سانس میں بدبو آجاتی ہے کبھی کبھی ناک سے خون بھی بہنے لگتا ہے۔

سانس کی آمدورفت میں رکاوٹ کی وجہ سے مریض بڑی کوشش اور تکلیف سے سانس لیتا ہے۔ آکسیجن کی کمی موت کا باعث بن سکتی ہے۔ ورنہ موت جراثیم کے زہروں سے بھی ہو سکتی ہے۔ بیماری کی شدت ختم ہونے کے 7 ہفتے بعد تک جسم کے بعض حصوں میں فالج ہو سکتا ہے۔ بعض بچوں میں لقوہ بھی دیکھا گیا ہے۔[2]

---

[1] غزنوی خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:186

[2] ایضا، ص:188

چ۔ خسرہ کی علامات:

بیماری کی ابتداء بخار سے شروع ہوتی ہے۔ اکثر بچوں میں یہ بخار زیادہ نہیں ہوتا، لیکن F102 تک جاسکتا ہے۔ شدید نزلہ، کھانسی کے ساتھ آنکھیں سرخ ہونے کے ساتھ روشنی کو پسند نہیں کرتیں۔

دوسرے دن منہ کے اندر، ہونٹوں کی اندرونی طرف نیلگوں دانے نکلتے ہیں جن کے ارد گرد گلابی حاشیہ ہوتا ہے۔ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی۔ اگر یہ بڑے بڑے ہوں تو تعداد میں کم ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ تالو اور گلے میں بھی نکل آتے ہیں۔ پہلے چار دنوں کے اندر پیٹ میں جلن، متلی اور اسہال ہونے لگتے ہیں۔ گلا بیٹھ جاتا ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے۔

پانچویں دن تمام جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ سرخ دھبے پہلے کانوں کے پیچھے نکلتے ہیں پھر سر کے بالوں کے ساتھ کناروں پر۔ رخساروں کی پچھلی سمت، چند گھنٹوں میں یہ چھوٹے چھوٹے دھبے سارے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ ان کا رنگ گہرا ہونے لگتا ہے اور کئی دھبے آپس میں مل کر بڑا سا سرخ داغ بنا لیتے ہیں۔

خسرہ اگر شدید ہو تو آنکھوں میں سرخی کے ساتھ چہرے اور تمام جسم پر سوزش اور ورم آتا ہے۔ کچھ دنوں میں دھبوں کا رنگ ہلکا پڑنے لگتا ہے۔ یہ عمل چہرے سے شروع ہو کر نیچے کی طرف جاری رہتا ہے۔ پہلے یہ بھورے پڑتے ہیں۔ پھر ان پر چھلکا اترنے لگتا ہے۔ کچھ مریضوں میں داغ ایسے لگتے ہیں جیسے کہ ان کے نیچے خون جمع ہو گیا ہے، لیکن یہ بھی ایک سے دو ہفتوں میں ختم ہو جاتے ہیں۔ جن بچوں کو ٹیکہ لگ چکا ہو، ان کو یہ بیماری نہیں ہوتی۔

خسرہ کی ایک قسم کالا خسرہ Black Measles کہلاتی ہے۔ اس میں دانوں میں خون کے نشان ہونے کے علاوہ جسم کے کسی ایک یا تمام سوراخوں سے خون بہنے لگتا ہے۔ جیسے کہ ناک، کان، منہ وغیرہ۔

خسرہ کے بعد اسہال، بھوک کی کمی، مسوڑھوں میں سوزش، کان بہنا، جسم پر آبلے، مسلسل بخار، نمونیہ کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ کچھ بچوں میں تندرستی کے ساتھ سال بعد دماغی مراکز اور اعصاب پر ناخوشگوار اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کیفیت کے بعد زندگی بچنا مشکل ہو جاتی ہے۔[1]

1۔ خسرہ بیماری کا پھیلاؤ:

یہ بنیادی طور پر بچوں کی بیماری ہے۔ ماں کا دودھ پینے والے بچے نو ماہ کی عمر تک اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے بعد دبلے پتلے، کمزور بچوں کے بیمار ہونے کا خدشہ تندرست بچوں سے 400 گنا زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ایک

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:181

متعدی بیماری ہے جو وائرس سے ہوتی ہے۔ بیمار بچے کی سانس میں ہزاروں وائرس ہوتے ہیں۔ یہ اس کی سانس کے ساتھ باہر نکلتے اور قریب کے بچوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں بچہ جب کھانستا اور چھینک مارتا ہے تو اس وقت باہر نکلنے والے وائرس زیادہ دور تک مار کر سکتے ہیں۔

خسرہ کے مریض کے تمام جسم پر دانے نکلتے ہیں۔ ان دانوں کے نکلنے کے چار دن پہلے اور چار دن بعد یہ مریض دوسروں کو بیمار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد یہ مریض بچہ دوسروں کے لئے خطرناک نہیں رہتا۔

مریض کے استعمال شدہ رومال، چوسنی، چمچہ، گلاس، پیالی بھی بیماری دے سکتے ہیں، لیکن تھوک خشک ہونے کے ساتھ وائرس بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے مریض کے استعمال کے فوراً بعد ہی اس کے استعمال شدہ چیزیں خطرناک ہوتی ہیں۔ جس بچے کو ایک دفعہ خسرہ نکل آئے، اسے دوسرا حملہ نہیں ہوتا ہے بیماری کا ایک حملہ آئندہ پوری زندگی کے لئے محفوظ کر دیتا ہے۔

مریض کے پاس جانے سے 8-16 دن بعد بیماری کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ بچہ کمزور ہو تو وائرس کے جسم کے اندر جانے کے چند دن بعد ہی بیماری شروع ہو جاتی ہے۔ بڑی عمر میں بیماری شروع ہونے کا وقفہ قدرے زیادہ ہوتا ہے۔[1]

ح۔ ہیضہ کی علامات:

اگر انسان کا معدہ درست کام کر رہا ہو تو ہیضہ کے جراثیم اس کے تیزابی جوہر کر عبور کر کے چھوٹی آنت میں نہیں جا سکتے۔ وہ لوگ جو تیزابیت کو رفع کرنے کے لئے سوڈا بائی کارب یا ANTI ACID گولیاں کھاتے رہتے ہیں ان کو ہیضہ ہونے کے امکان دوسروں سے زیادہ ہے۔

جراثیم کے پیٹ میں داخل ہونے کے 42-72 گھنٹوں میں علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ اسہال یا قے فوری طور پر شروع ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں ان کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ لیکن عام طور پر پیٹ میں نہ تو مروڑ ہوتے ہیں اور نہ ہی درد ہوتا ہے۔ درجہ حرارت نارمل سے بھی کم ہوتا ہے۔ قے اور دست تعداد میں بڑھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک گھونٹ پانی بھی ہضم نہیں ہوتا۔ اکثر لوگوں میں 10-15 اسہال دیکھے گئے ہیں۔

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص: 179

ہیضہ کے جراثیم اپنے جسموں سے ایک کیمیاویEntero Toxines پیدا کرتے ہیں۔جو چھوٹی آنت میں پانی اور نمکیات کے انجذاب کو روکتے اور نمکیات کو خارج کرتے ہیں اور اس طرح تھوڑی سی دیر میں سارے جسم کا پانی نکل جاتا ہے جسےDehydration کہتے ہیں۔

جسم سے پانی کے اخراج کی وجہ سے مریض بے حال ہو کر گر جاتا ہے۔خون گاڑھا ہونے سے دوران خون کا سارا سلسلہ تباہ ہو جاتا ہے۔یہ گاڑھا خون آکسیجن اٹھانے کے قابل نہیں رہتا اور سانس لینے میں مشکل ہوتی ہے۔بلڈ پریشر گر جاتا ہے۔پیشاب بند ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ اگر مزید جاری رہے تو گردوں میں انحطاط ہونے لگتا ہے۔جو ہمیشہ کے لئے ہو گا۔نبض رکنے لگتی ہے جلد خشک اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔

پھر ایک مرحلہ آتا ہے کہ جب قے اور اسہال اپنے آپ رک جاتے ہیں۔نبض بہتر ہونے لگتی ہے۔درجہ حرارت بڑھنے لگتا ہے۔بدقسمت مریضوں کو تیز بخار بھی ہو سکتا ہے۔[1]

1۔ہیضہ کا پھیلاؤ:

ہیضہ کے پھیلاؤ کا سبب عام طور پر (Vibrio Cholerae) جراثیم بنتا ہے جو کہ عام طور پر کھانے یا پانی میں پایا جاتا ہے جو انفیکشن والے شخص کے فضلے سے آلودہ ہوتا ہے۔دیگر ذرائع میں میونسپل کے پانی سے بنی برف ، کھانے پینے کی چیزیں جو گلیوں میں بیچنے والے بیچتے ہیں۔انسانی فضلہ پر مشتمل پانی سے اُگائی جانے والی سبزیاں کچی یا پکی مچھلی اور سمندری غذاء جو کہ گندے پانی سے آلودہ پانی میں پکڑی جاتی ہیں شامل ہیں۔[2]

خ۔جنگی بخار کی علامات:

اس کی ابتداء بخار سے ہوتی ہے۔جو سردی لگ کر بھی آسکتا ہے۔جی متلانے لگتا ہے۔سر میں شدید درد، جسم میں درد، گلے میں درد، آنکھیں سرخ اور بھوک ختم ہو جاتی ہے۔دل کی رفتار کم ہو سکتی ہے۔مریض دیکھنے میں اچھا خاصا نظر آتا ہے۔لیکن شدید بخار ہوتا ہے یہ بخار 6-4 دن تک رہتا ہے اور اپنے آپ بھی اتر سکتا ہے۔

خشک کھانسی تکلیف دہ شکل اختیار کر لیتی ہے۔کچھ مریضوں میں بیماری کی ابتدا میں نمونیہ بھی ہو جاتا ہے۔کبھی کبھی ایک عجیب صورت حال سامنے آتی ہے۔مریض کو کھانسی، بخار، جسم میں درد ہوتا ہے، 10-4 دن میں بیماری کی شدت جاتی رہی اور تندرستی کی توقع ہونے لگی۔اس مرحلہ پر نمونیہ ہو جاتا ہے۔اس مرحلہ پر تھوک کی

---

[1] غزنوی، خالد، علاج نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ج:3، ص:145

[2] Everything you need to know about cholera, Medically reviewed by University of llinois, Written by Sy Kraft, January 11, 2018

مقدار بڑھ جاتی ہے اور اس میں سرخی کی آمیزش محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں درد، متلی اور قے کے ساتھ بھوک اڑ جاتی ہے۔ کھانانہ کھانے اور آنتوں میں سوزش سے قبض ہو جاتی ہے۔ ہوا نکلنی بند ہو جاتی ہے اور اسہال ہو سکتے ہیں۔

سر درد کے ساتھ سوزش دماغ کی جھلیوں کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ مریض بے ربط گفتگو کرتا ہے جو کہ پاگل پن کے قریب قریب ہوتی ہے۔ گھبراہٹ اور بے قراری بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہیں اور یہ کیفیات تندرستی کے بعد بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ بخار اگرچہ F102 کے قریب رہتا ہے، لیکن ہونٹ نیلے اور دل پر برے اثرات سے حرکت قلب بند ہونے کا امکان موجود رہتا ہے۔

انفلوئنزا کے وائرس نمونیہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن مریض کی کمزوری، سانس کی نالیوں میں ورم اور سوزش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسری قسموں کے جراثیم بھی حملہ آور ہو جاتے ہیں اور نمونیہ کی بدترین شکلیں اس لئے بھی دیکھنے میں آتی ہیں کہ مریض کی قوت مدافعت کو بیماری پہلے ہی ختم کر چکی ہے۔ اس لئے دوسرے جراثیم کو بھی حملہ آور ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

دل کے عضلات اور والوز ہمیشہ متاثر ہوتے ہیں۔ اگرچہ بیماری کا حملہ ختم ہونے کے بعد اکثر اوقات یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے لیکن کبھی مریض بخار سے نجات پانے کے بعد دل کے مستقل مریض بن جاتے ہیں۔

کان بہنے لگ جاتے ہیں۔ جوڑ ورم کر جاتے ہیں اور ان میں دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ گردوں کے خراب ہو جانے کا امکان بھی موجود ہے۔

انفلوئنزا کی اصل دہشت وہ تکالیف ہیں جو وہ اپنے جانے کے بعد جسم میں چھوڑ جاتا ہے۔[1]

1۔ جنگی بخار کا پھیلاؤ:

یہ بیماری وائرس سے پیدا ہوتی ہے۔ مریض سے بات چیت کرنے۔ اس کے قریب جانے یا اس کے گلاس سے پینے کی وجہ سے وائرس تندرست آدمی کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور اسے بیمار کر دیتے ہیں۔

علم جراثیم نے انفلوئنزا کے وائرس کو A-B-C قسموں میں بیان کیا ہے۔ دنیا بھر میں پھیل جانے والی اکثر وبائیں A قسم کے وائرس سے ہوتی ہیں جبکہ B اور C اقسام کے وائرس بیماری کے پھیلاؤ میں زیادہ فعال نہیں ہوتے۔ لیکن بیماری کو ایک سے دوسرے تک منتقل کرنے میں یہ بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انفلوئنزا ہر عمر کے افراد کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ 15-5 سال کی عمر پر زیادہ اثرات دیکھے جاتے ہیں۔

---

[1] ۔ غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:200

وائرس ایک شہر یا ملک سے دوسرے تک مسافروں کے ذریعے جاتا ہے۔ پھیلاؤ کے لئے موسم سرما بہترین ہے۔ البتہ یہ دیکھا گیا ہے کہ گرمی کے موسم میں پھوٹنے والی وبائیں جلد ختم ہو جاتی ہیں۔

رش والے مقامات سے وائرس زیادہ لوگوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ ریل کے ڈبہ، سینما ہال کی ٹکٹ والی کھڑکی اور وہ تمام مقامات جہاں کافی لوگ جمع ہوں بیماری کے پھیلاؤ کے باعث ہوتے ہیں۔ طبی حلقوں میں بعض پرندوں اور جانوروں پر بھی بیماری پھیلانے کا شبہ کیا جارہا ہے۔ پرندوں اور چوپایوں میں انفلوئنزا پایا جاتا ہے۔ یہ بیماری ایک سے دوسرے تک پہنچانے یا اپنی بیماری پاس آنے والوں کو منتقل کرنے باعث ہو سکتے ہیں۔[1]

د۔ تپ دق کی علامات:

کھانسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس کا عرصہ ایک ماہ سے زائد ہو۔

بلغم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کا رنگ

مسلسل بخار۔۔۔۔۔۔ بعض اوقات بخار دن میں کم ہوتا ہے لیکن شام کو بڑھ جاتا ہے۔

چھاتی میں درد

بلغم کے ساتھ خون آنا۔ اگر خون سرخ رنگ کا اور چمکدار ہو تو اسے اہمیت حاصل ہے۔

بھوک میں کمی۔

وزن میں کمی

کام کرنے کی استعداد میں کمی۔

رات کو پسینے آنا۔

1۔ تپ دق کا پھیلاؤ:

یہ بیماری زندگی کے کسی بھی مرحلہ پر شروع ہو سکتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آبادی کے 40 فیصد میں اس بیماری کا شکار ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ بیماری کی شرح عمر کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ بہت چھوٹے بچوں میں 2 فیصدی اور بوڑھوں میں 70 فیصدی۔ عام طور پر 5-20 سال کی عمر کے درمیان زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ بچوں میں زیادہ تر اس کی شدید اقسام جیسے کہ Acute Millary Tuberculosis اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ تپ دق کی بدترین

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:199،198

قسم ہے اور دنوں میں جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ اندازلگایا گیا ہے کہ عمر کے بڑھنے کے ساتھ اس کے امکان میں اضافہ ہو تا جاتا ہے اور یہ اضافہ سالانہ 2.4 فیصد تک ہے۔

تپ دق غریب و پسماندہ ملکوں میں پھیلنے والی بیماری ہے۔ شہروں کے تنگ و تاریک مکانوں میں کثرت آبادی کے باعث بچے ضروریات زندگی، اچھی خوراک کے بغیر اندھیرے کمروں میں پرورش پاتے ہیں۔ اچھی غذا، دھوپ اور مناسب آرام اس بیماری کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ ایک بلڈنگ میں جب 12-12 گھر رہ رہے ہوتے ہوں تو رہائشی ہجوم کی وجہ سے بیماری کو پھیلنے کے بہترین مواقع میسر آتے ہیں۔ تپ دق چھوت کی بیماری ہے۔ ہر مریض کے سانس سے لاکھوں جراثیم باہر نکلتے رہتے ہیں جو قریب آنے والوں کی سانس کی نالیوں میں گھس کر انہیں بیمار کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو مریض سے ایک میٹر سے کم فاصلہ پر ہوتے ہیں وہ جراثیم کی زد میں رہتے ہیں۔ مریض جب کھانستا یا چھینکتا ہے تو جراثیم کا پھیلاؤ زیادہ دور تک ہو سکتا ہے۔ انسانی جسم میں بیماریوں اور جراثیم کے خلاف قوت مدافعت اس سے بچانے کی کوشش کرتی ہے لیکن مریض کے ہر وقت قریب رہنے والے اس کے عزیز و اقارب جراثیم کی معقول مقدار میں ہر روز حاصل کرتے کرتے ایک دن خود شکار ہو جاتے ہیں۔[1]

ڈ۔ تپ محرقہ کی علامات (ٹائیفائیڈ):

تپ محرقہ کی علامات مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہفتہ: بیماری کی ابتداء تھکن، کمزوری، جسم میں اینٹھن اور شدید سر درد، پیٹ میں بوجھ کی کیفیت، معمولی اسہال اور اس کے ساتھ کبھی قبض سے ہوتی ہے، بھوک اڑ جاتی ہے، ناک سے نکسیر بھی آسکتی ہے۔ اسہال کے ساتھ کبھی کبھی خون بھی شامل ہو جاتا ہے۔

زبان سخت میلی، پیٹ میں اپھارہ، بخار آہستہ آہستہ تیز ہوتے ہوئے شام کو بڑھ جاتا ہے جو کہ F103 تک چلا جاتا ہے جب کہ صبح کو کم ہوتا ہے لیکن بالکل نارمل نہیں ہوتا۔ دل کی رفتار کم ہونے لگتی ہے اور نبض کی رفتار بھی کم ہو جاتی ہے۔ چہرا بجھا بجھا اور آنکھوں سے چمک جاتی رہتی ہے۔

دوسرا ہفتہ: سر درد میں کمی آجاتی ہے۔ لیکن جسم میں کمزوری بڑھتی ہے۔ چہرا بے رونق ہو جاتا ہے۔ قلی بڑھ جاتی ہے۔ پیٹ کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر میں کمی آجاتی ہے۔ مگر نبض کی رفتار بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اسہال کی شکایت بدستور رہتی ہے۔ بخار حسب سابق شام کو تیز مگر صبح کو کم ہوتا ہے۔

---

[1] غزنوی، خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ، ص:293

ساتویں سے دسویں دن کے درمیان پیٹ اور جسم کے اکثر مقامات پر گلابی رنگ کے دانے نمودار ہوتے ہیں جن کی شکل پیالے جیسی ہوتی ہے۔ ان کو انگلی سے دبائیں تو سفید پڑ جاتے ہیں۔ دو تین دن میں دانے غائب ہو جاتے ہیں۔

تیسرا ہفتہ: جن کو بیماری کا حملہ شدید نہ ہوا ہو اور انہوں نے ٹھیک سے علاج بھی نہ کروایا ہو اس ہفتے ان کی بیماری کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ جس پر کمزوری کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ مریض کی حالت کی خرابی کی علامت ہے۔ خراب حال مریضوں کی آنتوں سے خون آنے لگتا ہے۔ آنتوں میں سوراخ ہو کر جان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ دماغی حالت خراب ہو سکتی ہے اور مریض ہذیان کی کیفیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آنتوں میں سوراخ یا جریان خون یا دل کی سوزش موت کا باعث بن جاتی ہیں۔

چوتھا ہفتہ: اگر مرض میں پیچیدگیاں زیادہ نہ ہوئی ہوں تو اس ہفتے بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ بھوک پھر سے لگنے لگتی ہے۔ وزن بڑھنے لگتا ہے۔ کئی جگہ سے کھال اترنے لگتی ہے۔ لیکن دل کی کمزوری یا گردوں پر برے اثرات سے پیروں پر ورم آجاتا ہے۔ خون کی نالیوں میں سوزش کی وجہ سے کسی ورید میں خون جم کر ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیتا ہے۔[1]

اگر گردے یا پتہ متورم ہو گئے ہوں تو مریض ظاہری طور پر شفایاب ہونے کے باوجود اپنی جسمانی نجاستوں کے ذریعے تپ محرقہ کے جراثیم خارج کرتا رہتا ہے اور دوسروں کے لئے خطرے کا باعث بن جاتا ہے۔

1۔ تپ محرقہ بیماری کا پھیلاؤ:

ٹائیفائیڈ آلودہ کھانے، مشروبات یا پانی پینے سے پھیلتا ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز کھاتے ہیں جو بیکٹریا سے آلودہ ہو تو بیکٹریا آپ کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ جراثیم پانی یا خشک سیوریج میں ہفتوں زندہ رہ سکتا ہے۔ تقریباً 3 تا 5 فیصد لوگ بیکٹریا کیریئر بن جاتے ہیں۔ شدید بیمار لوگ ارد گرد کے پانی کی فراہمی کو آلودہ کر سکتے ہیں۔[2]

ذ۔ چکن پاکس کی علامات:

چکن پاکس عام طور پر بچپن کی بیماری ہے۔ 1995 میں چکن پاکس کی ویکسین متعارف ہونے سے پہلے، ریاست ہائے متحدہ میں زیادہ تر بچے چکن پاکس کی بیماری میں مبتلاء تھے۔

---

[1] غزنوی، خالد، علاج نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص:152

[2] What you need to know about typhoid, Mecically reviewed by Meredith Goodwin, MD, FAAFP, Written by Tim Newman, June 5, 2022

کچھ ٹیکے لگوانے والے لوگ اب بھی چکن پاکس کا شکار ہو سکتے ہیں، ساتھ ہی کچھ ایسے لوگ بھی جن کو ویکسین لگائی گئی یا مدافعتی نظام سے محروم ہیں۔ ان میں ہلکی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسے بریک تھرو چکن پاکس کہتے ہیں۔

تھکاوٹ یا بیمار ہونے کا عام احساس (بے چینی)۔ بخار جو 3-5 دن رہتا ہے اور عام طور پر 102 پر F (39C) سے کم ہوتا ہے، بھوک میں کمی، پٹھوں یا جوڑوں کا درد، سردی جیسی علامات جیسے کھانسی یا ناک کا بہنا اور سر درد شامل ہے۔[1]

1۔ پھیلاؤ کے اسباب:

چکن پاکس سب سے زیادہ متعدی بیماریوں میں سے ایک ہے۔ جن لوگوں کو کبھی چکن پاکس نہیں ہوا، کبھی ویکسین نہیں لگائی گئی، یا ان کا مدافعتی نظام کمزور ہے ان کو انفیکشن کا سب سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

یہ عام طور پر کھانسی یا چھینک کے ذریعے یا ہوا کے ذریعے لوگوں کے دمیان براہ راست رابطے کے ذریعے منتقل ہو جاتی ہے۔[2]

ر۔ دمہ کی علامات:

عام طور پر دورہ مرض رات کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔ جب مریض نیند میں ہو، اگر دورہ بیداری کی حالت میں ہو تو اکثر بار بار سفید پیشاب آتا ہے۔ تالو یا ٹھوڑی میں خراش، کمزوری، بے چینی اور پریشانی ہوتی ہے۔ مرض کے دورہ کے وقت مریض سانس انتہائی تنگی سے لیتا ہے۔ مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے اور چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے، ہونٹ اور کان نیلے ہو جاتے ہیں، پسینہ آتا ہے۔ عموماً دورہ 30 سیکنڈ اور بعض اوقات زیادہ دیر تک ہوتا ہے۔ مریض سو نہیں سکتا اور بستر پر اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے کھانستے کھانستے چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ پھر معمولی سا بلغم خارج ہوتا ہے۔ پسینہ آکر دورہ مرض دور ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات ورم گردہ کے اشخاص کو بھی سانس کی تنگی ہو جاتی ہے۔ لیکن دمہ سے مختلف ہوتی ہے۔ اور دمہ کی ادویات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کا خیال رکھیں۔[3]

---

[1] What you need to know about chickenpox, Medically reviewed by Angelica Balingit, MD—Written by Yvette Brazier – Updated on Auguest 24, 2021
[2] Ibid

[3] سیکھو، حکیم سیف اللہ طب نبوی ﷺ اور اکیسویں صدی، ص:434

1۔ دمہ کا پھیلاؤ:

بچوں کا دورہ اکثر اُن کے سونے کے کمرہ میں بلی، کتا، بھیڑ بکری یا کسی پالتو جانور کی موجودگی سے ہوتا ہے۔[1]

ڑ۔ نمونیہ کی علامات:

سینہ میں درد ہوتا ہے۔ کھانسی کے وقت درد زیادہ ہوتا ہے۔ لیس دار بلغم بلا جھاگ خارج ہوتا ہے۔ کبھی پھیپھڑے کا ایک حصہ یا مکمل پھیپھڑہ کبھی دونوں پھیپھڑے متورم ہو جاتے ہیں، سانس تنگی کے ساتھ آتا ہے۔ سانس لیتے وقت ناک کے نتھنے پھول جاتے ہیں، بار بار پیاس لگتی ہے اور سانس تیز ہو جاتی ہے۔ لرزہ بخار ہو جاتا ہے جس کی حرارت 13 سے 105 تک ہو جاتی ہے جس سمت کے پھیپھڑے میں ورم ہو اس طرف کا گال سُرخ ہو جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق اس کی کئی اقسام دریافت ہو چکی ہیں۔[2]

عام صحت کی حالت میں درجہ حرارت 98.4 نبض کی حرکت 75 فی منٹ اور سانس کی چال 18 مرتبہ فی منٹ ہوتی ہے۔ اگر حرارت ایک درجہ زیادہ ہو جائے تو نبض آٹھ بار فی منٹ اور سانس 2 یا 3 بار فی منٹ بڑھ جاتی ہے اس مرض میں نبض کی چال درجہ حرارت کے مطابق بڑھتی ہے۔ لیکن سانس 40 سے 60 بار سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور سانس، نبض اور حرارت کا آپس میں تعلق نہیں رہتا۔ اس لیے سانس کی رفتار کا مسلسل بڑھنا نمونیہ کی خاص تشخیصی علامت ہے۔

1۔ نمونیہ کے اسباب:

نمونیہ کی بنیادی وجوہات میں سے بیکٹیریا اور وائرس ہیں۔ نمونیہ کا سبب بننے والے جراثیم الودگی میں آباد ہو سکتے ہیں اور جب ایک شخص ان میں سانس لیتا ہے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس وائرس کو کھانسی کے ذریعے ایک جگہ سے دوسرے جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے یا ایک دوسرے سے رابطے کے ذریعے پھیل سکتا ہے۔

ز۔ زیکا وائرس علامات:

زیکا وائرس علامات کے بغیر ہو سکتا ہے، یہ علامات مبہم اور ہلکی ہو سکتی ہیں۔ جو ایک ہفتے تک رہتی ہیں۔ اس کی ابتدائی علامات میں بخار، دورہ، جوڑوں کا درد، آشوب چشم، یا سرخ آنکھیں، پٹھوں میں درد، سر درد، آنکھوں کے پیچھے درد اور قے کا آنا شامل ہے۔

---

[1] سیکھو، حکیم سیف اللہ طب نبوی ﷺ اور اکیسویں صدی، ص:434

[2] ایضا، ص:436

زیکا وائرس کا انفیکشن شاذونادر ہی اتنا شدید ہوتا ہے کہ ہسپتالوں میں داخل ہونے کی ضمانت دی جاسکے اور اس کے نتیجے میں کسی فرد کی موت واقع ہوسکتی ہے۔[1]

1۔ پھیلاؤ کے اسباب:

کسی ایسے علاقے کا سفر جہاں زیکا موجود ہے وائرس خطرے کا بنیادی عنصر ہے۔ یہ بنیادی طور پر مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے لیکن یہ حاملہ عورت سے اس کے جنین تک پھیل سکتا ہے۔ ممکنہ طور پر خون کی منتقلی کے ذریعے پھیل سکتا ہے۔ آج تک، دودھ پلانے کے دوران ماں سے شیر خوار بچے میں وائرس کی کوئی معلوم منتقلی نہیں ہوئی ہے۔ کسی شخص کو وائرس ہو تو مستقبل میں اس سے محفوظ رہیں۔[2]

ژ۔ ایڈز کی علامات:

Hiv سے متعدی کا فوری طور پر پتہ نہیں چلتا ہے۔ اس لیے اس کی علامات کو چار پہلوؤں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا درجہ:

پہلے درجے میں مریض میں تعدیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ابھی علامات ظاہر نہیں ہوتیں لیکن بعض مریضوں میں 3 تا 6 ہفتوں کے اندر فلو جیسی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ اگر اس درجہ میں HIV کا (Serological Test) کروائیں تو وہ (HIV Positive) نکلے گا۔ اس کے علاوہ علامات میں بخار، جاڑے کا ہونا، سارے جسم میں درد، عضلات اور جوڑوں میں درد، جسم پر خارش کا ہو جانا، اسہال وغیرہ ہیں۔ جب یہ (Virus) خون کے ذریعہ دماغ تک چلا جائے تو (Aseptic Meningitis) کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ جیسے گردن کا اکڑ جانا، سر میں شدید درد اور بعض اوقات تشنج کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

دوسرا درجہ:

دوسرے درجے کو غیر علاماتی درجہ بھی کہتے ہیں۔ اس درجہ میں مریض کے جسم میں T خلیات یا Lymphocytes کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ یہ درجہ کتنے عرصہ قائم رہتا ہے۔ بعض لوگوں میں یہ تین سال تک بھی قائم رہتا ہے۔ جس میں مریض کی قوت مدافعت متاثر ہوتی ہے۔

---

[1]-Zika Virus: What you need to know. Medically reviewed by Daniel Murrell, M.D. – Written by Lori Smith, MSN, BSN, WHNP-BC on July 31, 2017

[2]. Ibid

تیسرادرجہ:

اس درجہ میں سارے جسم کے لمفوی غدود متورم ہوجاتے ہیں۔ دراصل اس درجہ میں(Virus)لمفوی غدودوں میں سرائیت کرجاتے ہیں۔ یہ ایک خاص علامت ہے جو مرض کو ظاہر کرتی ہے۔اس درجہ میں مزید علامات ظاہر ہوتی ہیں جیسے کہ کمزور لاغر ہوجانا،وزن میں نمایاں کمی واقع ہوجانا، جلد پر خارش کا اظہار ہونا۔

چوتھادرجہ:

چوتھادرجہ آخری درجہ ہے۔ یہ علامات کے لحاظ سے بھی آخری درجہ ہے اور مریض کی زندگی کے لحاظ سے بھی آخری درجہ ہے۔ اس درجہ میں مندرجہ بالا علامات کے علاوہ ایسے اسہال شروع ہوجاتے ہیں جو کسی بھی دوا سے نہیں رکتے اور جسم پتلا ہونا شروع ہوجاتا ہے اور موت واقع ہوجاتی ہے۔

تشخیص:

ایڈز کی تشخیص خون کے ایک خاص امتحان کے ذریعہ کی جاتی ہے جس کو (Enzyme Linked Immuno Sorbent Assays)یعنی(Elisa) کہا جاتا ہے۔ اس کو خون کی(Screening) کروانا کہتے ہیں۔اس میں ضد اجسام یعنی(Antibodies)کی موجودگی کے نتیجہ میں HIV ہونے کا پتہ چلتا ہے۔[1]

1۔ایڈز(Hiv)کے پھیلاؤکے اسلوب:

مرض کے پھیلنے کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ غیر فطری جنسی تعلقات ہیں۔ اس کے علاوہ ہم جنسی پرستی، خون کی منتقلی اور اس کے استعمال میں آنے والے آلات وغیرہ اس کے علاوہ مرض ان تمام رطوبتوں سے پھیلتا ہے جو مریض کے جسم سے خارج ہوتی ہیں۔ جیسے لعاب دہن، ماں کا دودھ وغیرہ وغیرہ۔

خون کے ذریعہ یہ مرض اس طرح پھیلتا ہے کہ اگر خون کی منتقلی کے وقت(Aids)کا(Virus) ایک صحت مند انسان کے جسم میں داخل ہوجائے تو وہ اس صحت مند انسان کو بھی متاثر کردیتا ہے۔اس لئے خون کی منتقلی سے پہلے اس کی(Screening) کروانا بہت ضروری ہے۔ خون سے پھیلاؤ کا ذریعہ اتنا خطرناک نہیں جتنا کہ دوسرے ذرائع سے مرض پھیلتا ہے۔ کیونکہ خون سے پھیلنے کا ایک ذریعہ تو منتقلی ہے اس کے علاوہ اگر کسی متعدی مریض کے جسم سے جریان الدم ہورہا ہے اور وہ خون کسی انسان کے جسم کے کٹے ہوئے حصے کو لگ جائے یا پھر اس

[1] چغتائی، حکیم محمد طارق، معالجاتِ نبوی اور جدید سائنس، علم وعرفان پبلشرز، جلد اول، ص:608

کے زخم کو لگ جائے تو مرض کے منتقل ہونے میں آسانی ہوتی ہے ورنہ یہ بات ناممکن ہے کہ کسی متعدی شخص کا خون کسی صحت مند انسان کے جسم کو لگے اور Virus اس کی جلد کو پھاڑ کر جسم میں داخل ہو۔ یہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔[1]

س۔ ملیریا کی علامات:

عام طور پر ملیریا کی علامات مچھر کے کاٹنے دے تقریبا 18 دن بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ اس پیراسائیٹ کی علامات کا ظاہر ہونے کا دورانیہ پلازموڈیم کی اقسام پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس میں ایک سال بھی لگ سکتا ہے جبکہ دیگر علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

- بخار و سردی کا لگنا
- تکلیف کا عمومی احساس
- سردرد
- متلی و قے اور پیٹ کا درد
- پٹھوں یا جوڑوں کا درد

1۔ پھیلاؤ کے اسباب:

ملیریا کے پھیلنے کا سب سے بڑا خطرہ ان علاقوں میں رہنا یا جانا ہے جہاں یہ بیماری عام ہو۔ جبکہ دیگر عوامل میں ماں سے لے کر پیدا ہونے والے بچے تک، خون کی منتقلی کے ذریعے، منشیات کے انجیکشن (Injection) کے لیے استعمال ہونے والی سوئیاں چھو کر، ملیریا کے مچھر کے کاٹنے کی وجہ سے شامل ہیں۔[2]

ش۔ کروناوائرس کے پھیلاؤ کے اسباب وابتداء:

چینی سائنس دانوں نے تحقیق کے بعد دعویٰ کیا تھا کہ پہلی مرتبہ کروناوائرس کی کوئی نئی قسم سانپ سے پھیلی ہے جنہیں ووہان کے بازار میں زندہ چمگادڑوں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ چین میں سانپ، حشرات اور چمگادڑوں کے سوپ اور کھانے عام ہیں۔ دیگر ممالک کے ماہرین کا خیال ہے کہ پہلے کی طرح یہ وائرس بھی ایسے جانوروں سے پھیلا ہے جو چینی بازاروں میں پھل اور سبزیوں کے پاس ہی زندہ فروخت کیے جاتے ہیں اور سارس بھی ایسے ہی پھیلا تھا۔

---

[1] چغتائی، حکیم محمد طارق، معالجاتِ نبوی اور جدید سائنس، علم وعرفان پبلشرز، جلد اول، ص:608

[2] What to Know about Malaria Medically reviewed by Joseph Vinetz, MD-by Perezlam-update on January 26, 2022

ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا ہے کہ یہ مہلک کورونا وائرس جانوروں سے انسانوں میں کیسے پہنچا۔ بعض سائنسدان چمگادڑوں کو اس وائرس کے پھیلاؤ کا ذریعہ قرار دیتے ہیں کیونکہ چمگادڑیں لمبی پرواز کرتی ہیں اور ہر براعظم میں موجود ہوتی ہیں یہ خود تو زیادہ بیمار نہیں ہوتیں لیکن دور تک اور بڑے پیمانے پر وائرس پھیلانے میں ماہر ہیں۔

چینی حکومت نے یہ عندیہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ وائرس علامات کے نمودار ہونے سے قبل ہی ایک سے دوسرے انسان میں منتقل ہو سکتا ہے کیونکہ مرض ظاہر ہونے سے پہلے کی علامات ایک سے 14 دن تک ظاہر نہیں ہوتیں اور اس وقت تک مریض خود کو صحت مند سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔[1]

کورونا وائرس کی بنیادی حیاتیاتی معلومات کے بارے میں ابھی تک مستند معلومات نہیں ملی ہیں کہ کونسا جانور انسانوں میں اس کی منتقلی کا باعث بنا، فی الحال سانپ اور چمگادڑوں کو ہی اس کا سبب سمجھا جا رہا ہے۔

دوسرے لوگوں سے جنہیں یہ وائرس لاحق ہے ان کے منہ اور ناک سے نکلنے والے ذرات سے جو ان کے آس پاس کی چیزوں پر جمع ہو جاتے ہیں، دوسرے افراد کو منتقل ہوتے ہیں۔ کئی لوگوں کو بیماری کی ابتدائی سٹیج میں معمولی علامات ہو سکتی ہیں۔ اس سے وائرس کا پھیلنا ممکن ہے۔ اب بھی زیادہ تر جان دار مثلاً خنزیر اور مرغیاں ہی اس سے متاثر ہوتے دیکھے گئے ہیں لیکن یہ وائرس اپنی شکل بدل کر انسانوں کو بھی متاثر کر تا رہا ہے۔ چونکہ انسان غیر ارادی طور پر اپنے جسم کو چھوتے ہیں جس میں منہ، ناک اور آنکھوں کو ہاتھ لگانا شامل ہے اور متواتر چھونے کی عادت خطرناک ہے۔ یہی عادت کورونا وائرس (کووڈ19) کی وبا کے پھیلنے کا سبب بن رہی ہے۔ لہٰذا کسی بھی مشترکہ کراکری اور کھانے کے برتنوں کو استعمال کے بعد اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے، اور باتھ روم اور مشترکہ استعمال کی سطحوں کو بھی اچھی طرح صاف کرنا چاہیے۔ البتہ آپ پھر بھی کسی متاثرہ شخص سے وائرس پکڑ سکتے ہیں اگر وہ سطحوں کو آلودہ کرتے ہیں، جیسے کپڑے تبدیل کرنے کی جگہ یا عمارت کے دروازوں کے ہینڈلز وغیرہ۔ اگر کوئی وائرس سے متاثرہ شخص وہاں موجود ہو تو وہ قریبی رابطے میں آنے کے صورت میں کھانسی اور چھینک کے ذریعہ بھی وائرس دوسروں میں منتقل کر سکتا ہے۔

جو ممالک اس وائرس سے متاثر ہیں وہاں سے آنے والے مسافروں یا مشتبہ مریضوں سے میل جول رکھنے والے افراد میں اس وائرس کی منتقلی کا خطرہ بڑھ جانے کے زیادہ امکانات موجود ہوتے ہیں۔ صحت مند افراد جب کرونا وائرس کے مریض سے ہاتھ ملاتے ہیں یا گلے ملتے ہیں تو یہ وائرس ہاتھ اور سانس کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہو

[1]- https://www.dawnnews.tv/news/1119175, 29 January, 2020

جاتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ وائرس انتہائی تیزی کے ساتھ ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس وائرس میں مبتلا مریضوں کا علاج کرنے والے طبی عملے کو بھی انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔

1۔ وائرس جسم پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے:

کورونا وائرس آپ کے جسم پر اس وقت حملہ آور ہوتا ہے جب آپ سانس کے ذریعے اسے اندر لے جاتے ہیں (جب کوئی قریب کھانسے) یا آپ کسی ایسی چیز کو چھونے کے بعد اپنے چہرے کو چھو لیں جس پر وائرس موجود ہو۔ سب سے پہلے یہ وائرس ان خلیوں کو متاثر کرتا ہے جو آپ کے گلے، سانس کی نالی اور پھیپھڑوں میں ہوتے ہیں اور انہیں، کورونا وائرس کی فیکٹریوں، میں تبدیل کر دیتا ہے جو مزید ایسے مزید وائرس پیدا کرتی ہیں جن سے مزید خلیے متاثر ہوتے ہیں۔ ابتدائی مرحلے میں فرد اس سے بیمار نہیں ہوتا اور اکثر افراد میں اس بیماری کی علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں۔ نگہداشت کے دورانیے میں انفیکشن ہونے اور اس کی علامات ظاہر ہونے کا دورانیہ مختلف ہوتا ہے لیکن یہ اوسطاً پانچ دن ہے۔

2۔ کورونا وائرس کی علامات:

کرونا وائرس کی علامات عام فلو کی طرح ہی ہیں۔ بخار، کھانسی، زکام، جسم میں درد، گلے میں خراش سر درد اور سانس لینے میں دشواری کرونا وائرس کی ابتدائی علامات ہو سکتی ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ایسی تمام علامات رکھنے والا مریض کرونا وائرس کا ہی شکار ہو۔ بخار اور طبیعت میں گرانی جسم میں انفیکشن کے خلاف قوت مدافعت کے رد عمل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ وائرس کو ایک مشکلات پیدا کرنے والے حملہ آور کے طور پر شناخت کرتا ہے اور پورے جسم میں سائٹوکنز نامی کیمیائی مادہ خارج کر کے سنگل بھیجتا ہے کہ کچھ گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے جسم میں مدافعتی نظام حرکت میں آ جاتا ہے۔ کورونا وائرس میں ابتدائی طور پر خشک کھانسی ہوتی ہے (بلغم نہیں آتا) کچھ لوگوں کو آخر کار بلغم جیسا گاڑھا مواد آنے لگتا ہے۔ بعض مریضوں میں سردی لگ جانے اور ناک کا بہنا جیسی علامات بھی پائی گئی ہیں جبکہ ناک کا بہنا اور کھانسی کے ساتھ بلغم کا آنا عمومی علامات نہیں ہیں۔

اگر بیماری شدت اختیار کر جائے تو مریض کو نمونیہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر نمونیہ بگڑ جائے تو مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے لہٰذا ایسے مریضوں میں وائرس کی تصدیق کے لیے انہیں الگ تھلگ رکھا جاتا ہے۔ کورونا کی ابتدائی علامات کے بعد نمونیہ اور پھیپھڑوں میں سوجن پیدا ہوتی ہے اور مریض کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کورونا

وائرس کی عام علامات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اس کا شکار ہوتے ہیں لیکن کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ تقریباً اسی فیصد لوگوں کو کسی میڈیکل توجہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ چھ میں سے ایک مریض میں سنجیدہ علامات ہوتی ہیں اور سانس میں تکلیف ہوتی ہے۔ خاص طور پر زیادہ عمر والے افراد، جنہیں دوسری بیماریاں لاحق ہیں۔ جیسا کہ ہائی بلڈ پریشر، دل کے امراض اور ذیابیطس۔ وہ اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ وائرس کے جسم میں داخل ہونے سے علامات ظاہر ہونے تک کا وقفہ انکوبیشن پیریئڈ کہلاتا ہے۔ اس کا عرصہ ایک سے چودہ روز کے درمیان کا ہے۔ عام طور پر یہ پانچ روز ہے۔ اس وائرس کی افزائش میں، یعنی انفیکشن ہونے سے اور علامات نظر آنے تک محض چند دن لگتے ہیں۔ اسی لیے اگر کوئی شخص اس وائرس سے متاثر ہو تو چند ہی دن میں علامات دکھائی دے جاتی ہیں۔[1]

عالمی ادارہ صحت کے مطابق انفیکشن کے لاحق ہونے سے لے کر علامات ظاہر ہونے تک کا عرصہ 14 دنوں پر محیط ہے۔ لیکن کچھ محققین کا کہنا ہے کہ یہ 24 دن تک بھی ہو سکتا ہے۔ کچھ چینی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کچھ لوگ خود میں علامات ظاہر ہونے سے پہلے بھی انفیکشن پھیلانے کا سبب بن سکتے ہیں۔

تجزیہ:

مندرجہ بالا وبائی امراض کی علامات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض بیماریوں کی علامات چار سے پانچ دن میں ظاہر ہو جاتی ہیں جبکہ کچھ بیماریوں کی علامات سال کے بعد ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ بیماریوں کی علامت ایک سے سات سالوں میں ظاہر ہوتی ہیں جبکہ طبی نقطۂ نظر سے جیسے طاعون، نزلہ، بخار، ہیضہ وغیرہ ان سب امراض کے پھیلاؤ کے اسباب مختلف ہیں۔ بعض اوقات یہ امراض پالتو جانوروں مچھروں، چوہوں کے سبب انسانوں میں منتقل ہو جاتے ہیں اور کبھی یہ بیماریاں آلودہ پانی، خون کے انتقال، مریض کی دیکھ بھال کرنے اور مریض کی زیر استعمال سوئیاں، برتن یا پھر مردوں کو دفنانے کے سبب دوسرے انسانوں میں منتقل ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ہوا کے ذریعے سے بھی یہ جراثیم پھیل جاتے ہیں اور وبائی امراض کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔

1-https:www.bbc.com,urdu,science , 25 August 2021

فصل سوم:

وبائی امراض کے معاشرتی و معاشی اثرات

وبائی امراض کے صحت پر براہ راست اثرات تباہ کن ہو سکتے ہیں۔ بلیک ڈیتھ کے دوران، اندازاً 30-50 فیصد یورپی آبادی ہلاک ہو گئی۔ ابھی حال ہی میں HIV/AIDS کی وباء نے 1981 سے لے کر اب تک 35 ملین سے زیادہ افراد کو ہلاک کیا ہے۔[1]

وبائی امراض غیر متناسب طور پر آبادی کے چھوٹے، معاشی طور پر زیادہ فعال طبقات کو متاثر کر سکتے ہیں[2]۔ مزید بر آں، بہت سی متعدی بیماریوں کے دائمی اثرات ہو سکتے ہیں، جو وبائی امراض کی صورت میں زیادہ عام یا وسیع ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، زیکا سے وابستہ مائیکرو سیفلی صحت اور تندرستی پر تاحیات اثرات مرتب کرتی ہے۔

وبائی امراض کے بالواسطہ صحت، اثرات بیماری اور اموات میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ مغربی افریقہ میں ایبولا کی وبا کے دوران، ملیریا، 2014 ایچ آئی وی / ایڈز، اور تپ دق کے لیے معمول کی دیکھ بھال کی کمی کی وجہ سے گنی، لائبیریا، اور سیر الیون میں اندازے کے مطابق 10،6000 اضافی اموات ہوئیں، بالواسطہ اموات کی تعداد ان ممالک میں ایبولا سے براہ راست ہونے والی 11،300 اموات کے برابر ہے مزید بر آں، فنڈز، طبی وسائل اور عملے کی منتقلی سے متاثرہ ممالک میں بچپن میں حفاظتی ٹیکوں کی معمول کی شرح میں 30 فیصد کمی واقع ہوئی۔ 2009 کے انفلوئنزا وبائی مرض کے دوران، انفلوئنزا اور نمونیا کے ہسپتالوں میں داخلے میں ایک بڑا اضافہ شدید مایوکارڈیل انفیکشن اور فالج سے منسوب اموات میں اعداد و شمار کے لحاظ سے نمایاں اضافے سے منسلک تھا۔ تاہم ایک وبائی مرض کے دوران، یہ فرق کرنا کہ کون سی اموات کون سے وبائی امراض سے منسوب ہیں یہ ناممکن ہے۔

مغربی افریقہ میں ایبولا کی وباء کے دوران، 2014 ملازمین کی کمی اور بیماری کے لگنے کے خوف نتیجے میں سہولیات کی بندش نے معمول کی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کی کمی یا اس سے بچنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ گنی میں 45

[1]-Mortality Risk and survival in the aftermath of the Medical Black death "Plos one 9 (5): e96513 by Dewittesn, 2014

[2] Mortality Burden of the A,H1N1 Pandemic Mexico A comparison of death & years of life loss of seasonal influenza clinical infection disease 53 (10):985-93 by Charuv and others, 2011

عوامی سہولیات کے ایک مطالعے سے پتا چلا ہے کہ ایبولا پھیلنے کی وجہ سے زچہ وبچہ کی صحت کی معمول کی خدمات کے لیے بیرونی مریضوں کے دوروں میں 31 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔[1]

5-1 سال کے بچوں کے درمیان، ہسپتالوں اسہال کے دورے میں 60 فیصد اور شدید سانس کے دوروں میں 58 فیصد کمی دیکھی گئی، جب کہ مراکز صحت میں اسہال کے دورے میں 25 فیصد اورARI میں 23 فیصد کمی دیکھی گئی۔ دورے، سیر الیون میں، پھیلنے کے دوران تولیدی صحت کی دیکھ بھال کے لیے عوامی سہولیات کے دورے میں 40 فیصد تک کمی آئی صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کی دستیابی بھی وبائی مرض کے دوران بیماری، اموات اور خوف کے باعث کم ہو جاتی ہے۔ وائرل ہیمبرج بخار جیسے ایبولا سے صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکن خاص طور پر شدید نقصان اٹھاتے ہیں، جنہیں متعدی مواد کی نمایاں نمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں 1976 میں ایبولا کی پہلی وبا پھیلنے کے دوران (اس وقت زائر کہلاتا تھا)، یامبوکو مشن ہسپتال جو اس وباء کا مرکز تھا، بند کر دیا گیا تھا کیونکہ عملے کے 17 میں سے 11 اراکین اس بیماری سے مر چکے تھے۔ اسی ملک میں 1995 میں Kikwit Ebola کے پھیلنے کے دوران 24 فیصد معاملات معروف یا ممکنہ صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کے درمیان ہوئے۔ 2014 کے مغربی افریقہ میں ایبولا کی وبا کے دوران، صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کو 8 فیصد شرح اموات کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈاکٹر نرسیں اور دائیاں لائبیریا میں ایبولا کا شکار ہوئیں۔ 7 فیصد سیر الیون میں، اور 1 فیصد گنی میں۔ یہاں تک کہ اگر صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکن نہیں مرتے ہیں، ان کی دیکھ بھال فراہم کرنے کی صلاحیت کم ہو سکتی ہے شدید انفلوائنزا وبائی مرض کے عروج پر، 40 فیصد تک صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکن ڈیوٹی کے لیے رپورٹ کرنے سے قاصر تھے کیونکہ وہ خود بیمار تھے، انہیں خاندان کے بیمار افراد کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت تھی یا پھر اسکول بند ہونے کی وجہ سے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت تھی۔

1۔ معاشی اثرات:

وبائی امراض شدید، قلیل مدتی مالیاتی جھٹکوں کے ساتھ ساتھ اقتصادی ترقی کے طویل مدتی نقصان کا سبب بن سکتے ہیں۔ وباء پر قابو پانے یا محدود کرنے کے لیے صحت عامہ کی ابتدائی کوششوں (جیسے رابطوں کا سراغ لگانا، قرنطینہ نافذ کرنا، اور متعدی کیسز کو الگ تھلگ کرنا) میں انسانی وسائل اور عملے کے اہم اخراجات شامل ہیں۔[1]

[1]- The next pandemic: Hospital response emergency medical report 36 (26) :1-16 by Falcone RE, Detty, 2015

جیسے جیسے وباء پھیلتی ہے، اضافی متعدی معاملات کو سنبھالنے کے لیے نئی سہولیات تعمیر کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یہ استعمال کی اشیاء(طبی سامان، ذاتی حفاظتی سازو سامان اور ادویات) کی بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ صحت کے نظام کے اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ کر سکتا ہے۔[2]

ٹیکس کی کمی اور آمدنی کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے LMICs مالیاتی دباؤ کو بڑھا سکتی ہے، خاص طور پر جہاں ٹیکس کے نظام کمزور ہیں اور حکومتی مالیاتی رکاوٹیں زیادہ شدید ہیں 2014 میں مغربی افریقہ میں ایبولا کی وباء کے دوران یہ نظر آیا، کہ جب رد عمل کی لاگت میں اضافہ ہوا، اقتصادی سرگرمی سست پڑ گئی، اور قرنطینہ اور کرفیو نے محصول جمع کرنے کی حکومتی صلاحیت کو کم کر دیا۔[3]

تاہم، اقتصادی سرگرمیوں اور ترقی کو نقصان کے مقابلے میں وبائی امراض کے براہ راست مالی اثرات عام طور پر چھوٹے ہوتے ہیں۔ منفی معاشی نمو کے جھٹکے براہ راست لیبر فورس میں کمی اور بیماری اور اموات کی وجہ سے اور بالواسطہ خوف کی وجہ سے رویے کی تبدیلیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ خوف خود کو متعدد طرز عمل کی تبدیلیوں کے ذریعے ظاہر کرتا ہے، نوٹ کیا گیا کہ دوسروں کے ساتھ وابستگی کا خوف۔ لیبر فورس کی شرکت کو کم کرتا ہے، روزگار کی جگہوں کو بند کرتا ہے، نقل و حمل میں خلل ڈالتا ہے، کچھ حکومتوں کو زمینی سرحدیں بند کرنے اور متاثرہ ممالک کے شہریوں کے داخلے پر پابندی لگانے کی ترغیب دیتا ہے، اور نجی فیصلہ سازوں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ طے شدہ تجارتی پروازوں کو منسوخ اور شپنگ کو کم کر کے سفر اور تجارت میں خلل ڈالیں۔ یہ اثرات وبائی امراض کے براہ راست، مرض اور اموات کے اثرات کے اوپر لیبر فورس کی شرکت کو کم کرتے ہیں اور مقامی اور علاقائی تجارت کو محدود کرتے ہیں۔

وبائی امراض کے بالواسطہ معاشی اثرات کو بنیادی طور پر شمار کرنے کے قابل عمومی توازن کے نقوش کے ذریعے درست کیا گیا ہے۔ تجرباتی ادب کم ترقی یافتہ ہے۔ عالمی بنک کے معاشری نقوش بتاتے ہیں کہ ایک شدید وبائی بیماری عالمی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کو تقریباً 5 فیصد تک کم کر سکتی ہے۔[4]

1- The financial impact of controlling a respiratory virus outbreak in a teaching Hospital: lesson learned from sars Canadian general of public health 96(1): 52-54 by Achonuc, Gardam Ma, 2005

2-Initial costs of Ebola treatment centers in us emerging infectious disease 22 (2) :350 by Hersteinjj, Gibbssg, 2016

3-Pandemic Risk Background papers for world development report by Jona SUB, 2014

4- Evaluating the Economics consequence of Avian Influenza working papers 47417 World Bank Washington DC by Burns A, Timmer H, 2009.

ناگوار رویے کی وجہ سے طلب میں کمی جیسے کے سفر، ریستوراں اور عوامی جگہوں سے اجتناب، نیز کام کی جگہ کی غیر حاضری) براہ راست بیماری اور اموات سے وابستہ غیر حاضری کے معاشی اثرات سے زیادہ ہے۔

یہ نتائج ملک کے مخصوص تخمینوں کے مطابق ہیں، برطانیہ پر وبائی مرض کے انفلوائنزا کے اثرات کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ کم شدت والی وبائی بیماری جی ڈی پی کو 1 فیصد تک کم کرسکتی ہے۔ جب کہ زیادہ شدت کا واقعہ جی ڈی پی کو 3 سے 4 فیصد تک کم کرسکتا ہے۔[1]

2014 کے مغربی افریقہ میں ایبولا کی وباء کے بارے میں ورلڈ بینک کے اندازوں سے پتہ چلتا ہے کہ کم آمدنی والے ممالک میں معاشی رکاوٹ اس سے بھی زیادہ ہو (LICs) سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، لائبیریا کے لیے 2015 کی اقتصادی ترقی کا تخمینہ 3 فیصد تھا (ایبولا سے پہلے 6.8 فیصد کے تخمینہ کے خلاف)، سیرالیون کے لیے یہ 2 فیصد تھا۔[2]

ایک شدید وبائی مرض کے دوران، معیشت کے تمام شعبوں زراعت، مینوفیکچرنگ اور خدمات کو رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو ممکنہ طور پر قلت کا باعث بنتا ہے، بنیادی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ اور گھریلو، نجی فرموں اور حکومتوں کے لیے معاشی دباؤ اور دیرپا معاشی نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

2۔ سماجی اور سیاسی اثرات:

شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ وبائی امراض کے اہم سماجی اور سیاسی نتائج ہوسکتے ہیں، ریاستوں اور شہریوں کے درمیان تصادم پیدا کرسکتے ہیں، ریاستی صلاحیت کو ختم کرسکتے ہیں، آبادی کی نقل مکانی کو بڑھا سکتے ہیں، اور سماجی تناؤ اور امتیاز کو بڑھا سکتے ہیں۔[3]

قبل از جدید شدید وبائی امراض کا تعلق اہم سماجی اور سیاسی اتھل پتھل سے رہا ہے، جو کہ اموات کے بڑے جھٹکوں اور اس کے نتیجے میں آبادیاتی تبدیلیوں کے باعث کارفرما ہے، خاص طور پر، چیچک اور دیگر بیماریوں کے امریکہ میں داخل ہونے والی اموات نے براہ راست بہت سے مقامی معاشروں کے خاتمے کا باعث بنا اور مقامی لوگوں کے اداروں اور فوجی صلاحیت کو اس حد تک کمزور کر دیا کہ وہ یورپی فتح کے خطرے سے دوچار ہوگئے۔ بعد میں آنے والے

---

[1]- Disease, Ecology & National security in the Era of Globalization Cambridge by Price Smith, 2009

[2]- The Economics impact of Ebola & sub Africa update estimate for 2015 working paper 93721 by Thomas MR and others

[3]- Diseases Ecology & National security in the Era of Globalization Cambridge by Price Smith, 2009

وبائی امراض کے سیاسی اور سماجی استحکام پر اتنے ڈرامائی اثرات نہیں پڑے، بنیادی طور پر ممکنہ اموات کے جھٹکے کو روک تھام اور دیکھ بھال میں بہتری کے ذریعے کم کیا گیا ہے۔ شواہد یہ بتاتے ہیں کہ وبائی امراض موجودہ سیاسی تناؤ کو بڑھا سکتے ہیں اور بدامنی کو جنم دے سکتے ہیں، خاص طور پر وہ کمزور ریاستیں جو تشدد اور کمزور اداروں کی میراث ہے۔ 2014 کے مغربی افریقہ میں ایبولا کی وباء کے دوران، بیماری کی منتقلی کو کم کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات، جیسے کہ سیکورٹی فورسز کی طرف سے قرنطینہ اور کرفیو کا نفاذ، کو عوام اور حزب اختلاف کے سیاسی رہنماؤں کے طبقوں نے شک کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کی وجہ سے سیکورٹی فورسز کے ساتھ براہ راست فسادات اور پر تشدد جھڑپیں ہوئیں۔ لائبیریا میں پہلے سے متحارب دھڑوں کا خفیہ سیاسی تناؤ بھی وبا کے اوائل میں دوبارہ ابھرا اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کو لاحق خطرات کے ساتھ صحت عامہ کے اہلکاروں اور سہولیات پر حملوں سے منسلک ہوا۔

ایبولا کی وباء نے گنی، لائبیریا اور سیرا لیون میں سیاسی تناؤ کو بھی بہت زیادہ بڑھا دیا۔ یہ کشیدگی بڑے پیمانے پہ سیاسی تشدد یا عدم استحکام کا باعث نہیں بنی، لیکن صحت عامہ کے رد عمل کی کوششوں کو پیچیدہ بنا دیا۔ سیرا لیون میں، اپوزیشن کے زیر تسلط علاقوں میں قرنطینہ کو ان خدشات کی وجہ سے موخر کر دیا گیا کہ اسے سیاسی سطح پر حوصلہ افزائی کے طور پر دیکھا جائے سیاسی پولرائزیشن کی اعلیٰ سطح، کا حالیہ خانہ جنگی، یا کمزور ادارے والے ممالک میں مسلسل پھیلنے سے زیادہ پائیدار اور چیلنجنگ سیاسی تناؤ پیدا ہو سکتا ہے۔

وبائی امراض کے ریاستی صلاحیت پر بھی طویل مدتی اثرات پڑ سکتے ہیں۔[1] ایچ آئی وی / ایڈز کی وبا ایک قابل ذکر مثال پیش کرتی ہے۔ 1990 اور 2000 کی دہائی کے اوائل میں افریقی فوجیوں میں ایچ آئی وی / ایڈز کے پھیلاؤ کی شرح بہت زیادہ دیکھی گئی، جس کی وجہ سے غیر حاضری میں اضافہ، فوجی صلاحیت، اور تیاری میں کمی آئی۔[2] اسی طرح کے اثرات مختصر، زیادہ شدید وبائی امراض کے دوران ہو سکتے ہیں۔ جس سے عدم استحکام کا انتظام کرنے کی ریاستی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ سیکورٹی فورسز کی کمزوری، بدلے میں، خانہ جنگی اور دیگر پر تشدد تنازعات کے خطرے کو بڑھا سکتی ہے۔

متعدی بیماری کے بڑے پیمانے پر پھیلنے کے براہ راست اور نتیجہ خیز سماجی اثرات ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بیماری کے پھیلنے کے دوران عوامی خوف وہراس تیزی سے آبادی کی نقل مکانی کا باعث بن سکتا ہے۔ سورت، انڈیا

[1] The health of Nations: infectious diseases environmental change & their effect on national security & development Cambridge MA:MIT Press by Price Smith, 2001
[2] HIV,AIDS and the changing landscape of war in Africa international security 27 (2) 159-77 by Elbes, 2002

میں 1994 میں طاعون کی وبا پھیلنے کے بہت کم کیس رپورٹ ہوئے، لیکن خوف کی وجہ سے تقریباً 500،000 لوگ (شہر کی آبادی کا تقریباً 20 فیصد، بشمول غیر متناسب طور پر بڑی تعداد میں (معالجین) اپنے گھروں سے بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ آبادی کی اچانک نقل و حرکت کے غیر مستحکم اثرات مرتب ہوسکتے ہیں اور تارکین وطن کو صحت کی خرابی، ناقص غذائیت، اور دیگر تناؤ سے پیدا ہونے والے بلند صحت کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نقل مکانی سے وباء مزید پھیلنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

آخر میں، متعدی بیماری کا پھیلنا پہلے سے ہی کمزور سماجی گروہوں، جیسے کہ نسلی اقلیتی آبادی، کو بدنام کرنے اور اس بیماری اور اس کے نتائج کے لیے موردالزام ٹھہرانے کا سبب بن سکتا ہے۔ بلیک ڈیتھ کے دوران، یورپ میں یہودی برادریوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑا، جس میں تشدد بھی شامل ہے۔[1]

کرونا کے عالمی معاشی اثرات:

کویڈ-19 کی وجہ سے عالمی اسٹاک مارکیٹوں نے 1987 کے بعد بدترین کریش کا سامنا کیا اور 2020 کے پہلے تین مہینوں میں G-20 کی معیشتیں سال بہ سال 3.4 فیصد گر گئیں۔[2] اپریل اور جون 2020 کے درمیان، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن نے اندازہ لگایا کہ پوری دنیا میں 400 ملین کل وقتی ملازمین ختم ہوئیں۔ 2020 کے پہلے نو مہینوں میں عالمی سطح پر کارکنوں کے کمائی گئی آمدنی میں 10 فیصد کمی واقع ہوئی۔ 3.5 ٹریلین امریکی ڈالر سے زیادہ کا نقصان ہوا۔

جب کویڈ-19 وبائی بیماری نے یورپ کو نشانہ بنایا تو یورپ کی سرمایہ کاری زیادہ تھی، لیکن یہ غیر متوقع طور پر سست پڑ گئی تھی۔ لاک ڈاؤن اور پابندیوں کے براہ راست نتیجے کے طور پر دیگر معاشی سرگرمیوں کی طرح سرمایہ کاری میں بھی زبردست کمی واقع ہوئی۔ یہ اثر 2020 کی دوسری سہ ماہی میں خاص طور پر نمایاں تھا، جب سرمایہ کاری میں سال بہ سال 19 فیصد کمی واقع ہوئی، کیونکہ گرمیوں میں زیادہ تر حدود میں نرمی کی گئی تھی۔ 2019 میں فرموں نے پہلے ہی ناموافق معاشی صورتحال کا جائزہ لیا تھا۔ 2020 کے دوران سیکٹر کے مخصوص کاروباری امکانات کے ساتھ ساتھ اندرونی اور بیرونی فنڈنگ کی دستیابی کے لیے مجموعی توقعات خراب ہوئیں۔

---

[1]- The Black Death and the Buring of Jews Past & Present 196 (1)3-36 by Cohn SK, 2007

[2]- G 20 GDP Growth First Quarter 2020 OECD 11 June 2020

کوویڈ-19 کے اثرات صنعت پر بہت مختلف تھے۔ وہ شعبے جو جسمانی موجودگی پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں، بشمول مسافروں کی نقل و حمل، فنون لطیفہ، تفریح، سیاحت اور مہمان نوازی، سب سے زیادہ متاثر ہوئے، پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں 2020 کی دوسری سہ ماہی میں 30 فیصد تک کی کمی کے ساتھ اسی مدت کے دوران زراعت، بینکنگ اور رائیل اسٹیٹ جیسی صنعتوں میں 3 فیصد یا اس سے کم کمی واقع ہوئی۔ عالمی مالیاتی بحران کے دوران، تمام شعبوں میں اقتصادی اثرات کی تقسیم انتہائی متنوع تھی، جس میں یورپی یونین کی مینوفیکچرنگ بدترین کمی کا شکار ہوئی۔ 2009 کی پہلی سہ ماہی میں 20 فیصد سے زیادہ دیگر شعبوں میں کمی نسبتاً محدود تھی، تقریباً 6 فیصد یا اس سے کم۔[1]

بے روزگاری:

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن نے 7 اپریل کو بتایا کہ اس نے 2020 کی دوسری سہ ماہی میں عالمی سطح پر ملازمت کے اوقات میں 6.7 فیصد کمی کی پیش گوئی کی ہے، جو 195 ملین کل وقتی ملازمتوں کے برابر ہے۔ انہوں نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ صرف پہلی سہ ماہی میں 30 ملین ملازمتیں ضائع ہوئیں۔[2]

جنوری اور فروری 2020 میں، ووہان میں وبا کے عروج کے دوران، چین میں تقریباً 5 ملین افراد اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ چین کے تقریباً 300 ملین دیہی مہاجر کارکنوں میں سے بہت سے اندرون ملک صوبوں میں گھر پر پھنسے ہوئے ہیں یا صوبہ ہوبی میں پھنسے ہوئے ہیں۔[3]

مارچ 2020 میں 10 ملین سے زیادہ امریکیوں نے اپنی ملازمتیں کھو دیں اور حکومتی امداد کے لیے درخواست دی۔[4]

ہندوستان میں لاک ڈاؤن نے لاکھوں مہاجر مزدوروں کو بے روزگار کر دیا ہے۔ اسپین میں مارچ 2020 کے وسط میں لاک ڈاؤن کے بعد سے تقریباً 9 لاکھ کارکن اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جرمنی میں تقریباً نصف ملین کمپنیوں نے اپنے کارکنوں کو حکومت کی طرف سے دی جانے والی قلیل مدتی کام کرنے والی اسکیموں پر بھیج دیا ہے جسے

[1]- ETB Investment Report 15 Nov 2021-2020
[2]- Loss of working Hours to equal 195m full time Jobs Un agency Warns 7 April 2020
[3] Crona Virus Lockdown Tornment an Army of Poor Migrant Working China The New York Times 23 Feb 2020
[4]- Fred Federal Reserve Bank of St Louts 1 jan 1939 Revised 5 Mrch 2021

(Kurzarbeit) کہا جاتا ہے۔ جرمن مختصر مدت کے کام کے معاوضے کی اسکیم کو فرانس اور برطانیہ نے نقل کیا ہے۔

مینوفیکچرنگ:

میں 2021 گاڑوں کی پیداوار کے بحران کو دیکھا جائے تو امریکہ میں نئی گاڑیوں کی فروخت میں 40 فیصد کی کمی آئی ہے۔ امریکی بگ تھری نے اپنی امریکی فیکٹریوں کو بند کر دیا ہے۔ جرمن آٹو موٹیو انڈسٹری ڈیزل گیٹ اسکینڈل کے ساتھ ساتھ الیکٹرک کاروں کے مقابلے کا شکار ہونے کے بعد بحران میں آگئی۔ بوئنگ اور ائیر بس نے کچھ فیکٹریوں میں پیداوار معطل کر دی۔ برٹش پلاسٹک فیڈریشن (BPF) کے ذریعہ کرائے گئے ایک سروے میں دریافت کیا گیا کہ کس طرح کویڈ-19 برطانیہ (یوکے) میں مینوفیکچرنگ کاروبار کو متاثر کر رہا ہے۔ 80 فیصد سے زیادہ جواب دہندگان نے اگلی 2 سہ ماہیوں کے دوران کاروبار میں کمی کی توقع ظاہر کی، 98 فیصد نے کاروباری کاروائیوں پر وبائی امراض کے منفی اثرات کے بارے میں تشویش کا اعتراف کیا۔[1]

تعلیم کا شعبہ:

دنیا بھر میں، تقریباً 2.2 بلین طلباء کویڈ-19 کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے اور انہیں عارضی طور پر اپنی رسمی تعلیم کو بند کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ حکومت پاکستان نے رسمی تعلیمی سرگرمیاں بھی معطل کر دی تھی اور اس کی وسیع پیمانے پر منتقلی کو کنٹرول کرتے ہوئے کرونا وائرس پر قابو پانے کی کوشش کے طور پر عارضی طور پر ورچوئیل لرننگ سسٹمز کو منتقل کر دیا تھا۔ اس صورتحال کے نتیجہ میں ڈراپ آوٹ کی شرح میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ چند چھوٹے تعلیمی اداروں نے فنڈز کی کمی کی وجہ سے اپنی سرگرمیاں مستقل طور پر بند کر دی تھیں۔ کویڈ-19 کی وجہ سے پاکستانی طلباء کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص کر وہ طلباء جو بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں رہتے تھے۔ ان کو انٹرنیٹ میسر نہ تھا جس کی وجہ سے وہ آئن لائن کلاسسز نہیں لے سکتے تھے اور بعض طلباء جن کے غربت کی وجہ سے رہنے کے لیے ایک ہی کمرہ ہوتا تھا الگ کمرہ نہ ہونے کی وجہ سے آئن لائن کلاسز لینے میں دشواری کا سامنا رہا۔

سیاحت کی صنعت:

سفر اور سیاحت کی صنعت کو موجودہ وبائی امراض سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے شعبوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی سیاحتی ادارے (یو این ڈبلیو ٹی او) نے اندازہ لگایا ہے کہ موجودہ سال میں سیاحوں کی

[1]- https:www.bbc.com,news,business, 25 August, 2021

تعداد میں20 سے 40 فی صد کمی آئی۔ جس سے بین الاقوامی سیاحت کی آمدنی میں تقریباً350 سے 450۔UNWTO2020 بلین ڈالر کا نقصان ہوا۔[1] وائرس پھیلنے اور اس کے نتیجے میں لاک ڈاؤن (نے نہ صرف براہ راست سیاحت پر مبنی بر آمدات میں کمی کو متاثر کیا بلکہ کسی بھی ملک کے معاشی استحکام پر دیرپا متعدی اثرات مرتب کیے۔ مزید یہ کہ ہزاروں لوگ جس سیاحت کی صنعت پر اپنی روزی روٹی کا انحصار کرتے ہیں اب اپنی بنیادی ضروریات کمانے کے دوسرے ذرائع تلاش کر رہے ہیں۔ پاکستان میں سیاحت کی صنعت گزشتہ سال کے دوران اپنے عروج سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ کویڈ-19 لیکن کرونا کی وجہ سے پاکستان میں سیاحت کی صنعت کی بھی نقصان ہوا ہے۔

ماحولیات اور آلودگی:

دنیا بھر میں لاک ڈاؤن نے معمول کی سرگرمیوں کو روک دیا ہے اور نقل و حمل، صنعتی اور زرعی پیداوار سمیت بہت سی خدمات کو محدود کر دیا ہے۔ جنہیں ماحولیاتی آلودگی میں اہم کردار دیا گیا ہے۔[2]

ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے پاکستان میں 1600 سے زیادہ جانیں گئی ہیں جس کے ساتھ منفی اثرات کمیونٹیز کو روزگار کے نقصان اور مالی خرابی کی صورت میں متاثر کر رہے ہیں، ہوا کے معیار پر کچھ مثبت اثرات دیکھے گئے ہیں۔ ورلڈ ایئر کوالٹی رپورٹ 2019 کے مطابق، جنوبی ایشیائی ممالک میں فضائی آلودگی کی اعلیٰ سطح کا جائزہ لیا گیا جس کے ساتھ بنگلہ دیش، پاکستان اور بھارت سب سے زیادہ خراب ہوا کے معیار والے پانچ ممالک میں شامل ہیں۔ تاہم، گزشتہ چند مہینوں کے دوران کرونا وائرس کے بحران کے دوران، دنیا بھر میں ہوا کے معیار میں کافی بہتری آئی ہے کیونکہ بڑی سرگرمیاں جن کے لیے بے تحاشہ فوسل فیول جلانے کی ضرورت ہوتی ہے، کسی حد تک روک دی گئی تھی۔ لاک ڈاؤن کی مدت کے دوران پچھلے کچھ مہینوں کے دوران، پاکستان کے مختلف بڑے شہروں سے حاصل کیے گئے فضائی معیار کے اعداد و شمار میں بنیادی فضائی آلودگیوں PM2.5 اور (NOx ،SOx،CO2)، جیسے کے ارتکاز میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔

Covid-19 کی وجہ سے مساجد اور گرجا گھروں کی بندش اور پاکستانی علماء کی آراء:

---

[1]- United Nation www.unwto.org,tourisam-covid-19-accessed-27-aug-2020.
[2]- www.bbc.com,futureartical,covid19-impect-of-corona-virus-on-the-environment-20-sep-2020.

کروناوائرس سے ہونے والی اموات اور اس کی تیسری لہر کے پھیلاؤ کی وجہ سے دنیا بھر میں مساجد اور چرچ بند کر دیئے گئے اور امریکہ یورپ میں چرچوں کو بند کر کے ان کو عارضی طور پر (Hospital) ہسپتالوں میں تبدیل کر دیا گیا سعودی عرب میں مرکزی مذہبی ادارے کی جانب سے جاری ہونے والے حکم نامے کے مطابق مکہ و مدینہ کی دو مساجد کے علاوہ ملک کی باقی سب مساجد بند کروا دی گئی۔ کویت نے بھی کرونا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے جو اقدامات کیے ان میں ملک بھر کی مساجد کو بند کر دیا گیا اور کویت کے لوگوں کو کہا گیا کہ مسجد آنے کی بجائے اپنے گھروں میں نماز ادا کریں۔

پاکستان میں مساجد میں نماز کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رہا۔ پاکستان علماء کونسل کی طرف سے ایک مشترکہ فتویٰ جاری کیا گیا کہ نماز جمعہ کے خطبے کو مختصر کر دیا جائے اور تمام مذہبی اجتماعات کو فوری طور پر معطل کر دیا جائے فتویٰ میں یہ بھی کہا گیا کہ بیمار اور بزرگ افراد گھر پر نماز ادا کریں تو بہتر ہے۔ علامہ طاہر اشرفی کا کہنا تھا کہ پاکستان میں ابھی ایسے حالات نہیں کہ مسجدیں بند کر دی جائیں۔ محکمہ صحت اور حکومت کی جانب سے جو احتیاطیں بتائی گئی تھی ان پر 90 سے 99 فیصد عمل کیا جارہا ہے۔

پاکستان علماء کونسل کے جاری کردہ فتویٰ میں کہا گیا کہ صفوں میں فاصلہ رکھا جائے مساجد میں نماز فرش پر ادا کی جائے۔ نماز سے پہلے مسجدوں کے فرش کو صابن یا سرف سے دھولینا بہتر ہو گا۔ مصافحہ کی بجائے سلام کرنا بہتر ہے۔ تمام نمازی سُنتیں گھر میں ادا کر کے آئیں۔[1]

تمام مسالک کے خطباء اور آئمہ کرام کا ایک اجلاس پشاور میں منعقد ہوا اس میں یہ کہا گیا کہ لوگ وضو کر کے گھر سے آئیں اور سُنتیں بھی گھر ہی میں ادا کر کے آئیں۔ اگر کسی شخص کو نزلہ یا زکام کا خدشہ ہو یا وائرس کا شبہ ہو تو باجماعت نماز ترک کرنے سے کوئی گناہ نہ ہو گا۔

پشاور میں مسجد قاسم علی خان کے خطیب مفتی شہاب الدین پوپلزائی نے کہا کہ وہ تمام علماء کی جانب سے جاری کردہ مشترکہ اعلامیہ پر عمل درآمد کریں گے۔[2]

جمعیت اہلحدیث پاکستان کے چیف آرگنائزر مولانا محمد یوسف سلفی اور دیگر رہنماؤں نے ایک مشترکہ بیان میں سندھ حکومت کی جانب سے مساجد کی بندش اور جمعۃ المبارک پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ حکومت کا یہ عمل

---

[1] عمر دراز ننگیانہ BBC اردو لاہور 19 مارچ 2020

[2] کروناوائرس: مساجد بند نہیں ہوں گی مگر باجماعت نمازوں کے اجتماعات کو انتہائی محدود کیا جائے گا۔ عزیز اللہ خان: بی بی سی اردو ڈاٹ کام، پشاور 27 مارچ 2020

اللہ تعالیٰ کی مزید ناراضگی کا سبب بنے گا مساجد اللہ کا گھر پاک صاف اور مقدس ہیں اور مسجد میں آنے والے لوگوں کے باوضو ہونے کے بعد ان سے ہر قسم کے گناہ جھڑ جاتے ہیں لہٰذا ان کو پابند سلاسل نہ کیا جائے۔[1]

گورنر ہاؤس میں مختلف مسالک کے علماء کرام نے اعلان کیا کہ پاکستان میں مساجد کو بند کرنا درست نہیں ہے۔ اس لیے لوگ وضو گھر سے کر کے آئیں باجماعت نماز ادا کریں۔ نماز جمعہ مختصر ادا کی جائے۔ 50 سال سے اوپر کے لوگ وبا کے دور میں مساجد میں نہ آئیں ایسے افراد کو ترک جماعت کا گناہ نہیں۔ ان خیالات کا اظہار شیخ الا اسلام مفتی تقی عثمانی، مفتی منیب الرحمٰن، مذہبی اسکالر مفتی محمد زبیر، علامہ علی قرار نقوی اور علامہ شہنشاہ نقوی سمیت دیگر علماء نے گورنر ہاؤس کراچی میں کیا۔

تجزیہ:

وبائی امراض کے صحت کے ساتھ ساتھ معاشرت و معیشت پر بھی تباہ کن اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مختلف امراض میں کروڑوں افراد لقمہ اجل بنے۔ طبی سامان ذاتی حفاظت کے سامان کی بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ صحت کے نظام کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ ٹیکس اور محصولات کی کمی کی کمیاور آمدنی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے مالیاتی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ روزگار کی جگہوں کا بند ہونا، پروازوں کا منسوخ ہونا، تجارت کا محدود ہونا اور سرحدوں کا پابند ہونا براہ راست ملکی معیشت پر اثر ڈالتا ہے۔ شدید وبائی امراض کے دنوں میں بنیادی اشیاء کی قلت کی تیزی کا سبب بنتی ہے۔ وبائی امراض کے دنوں میں تصادم کا خطرہ ہونا، ریاستی صلاحیت کا ختم ہونا، آبادی کی نقل مکانی کا بڑھ جانا، بدامنی کا جنم لینا اور کمزور ریاستوں میں پر تشدد واقعات رونماء ہونے لگتے ہیں۔

---

[1] کرونا کی وجہ سے مساجد کی بندش نامنظور، جاوید چوہدری، روزنامہ جنگ، بدھ 1، اپریل 2020

باب سوم

وبائی امراض اور کتاب مقدس کی تعلیمات

فصلِ اول: یہودیت میں وبائی امراض کی وضاحت

فصلِ دوم: مسیحیت اور وبائی امراض کی وضاحت

فصلِ سوم: کتابِ مقدس کی روشنی میں وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر

فصل اول:

یہودیت میں وبائی امراض کی وضاحت

اس فصل میں یہودیت کی تعریف، یہودیت کی کتاب کا تذکرہ کرنے کے بعد یہودیت میں آنے والے وبائی امراض کا تذکرہ کیا گیا ہے:

یہودیت کی تعریف:

"یہودیت کی کوئی متعین اور معروف تعریف کرنا مشکل ہے کیونکہ اس ضمن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کم سے کم اور قطعی طور پر کس چیز کا اقرار ضروری ہے۔ تاہم یہودیت دو اصولوں پر مبنی ہے۔ خدا کی واحدانیت اور بنی اسرائیل کا پسندیدہ اور محبوب امت ہوتا۔ یہودیت بت پرستی اور متعدد خداؤں کی پوجا (شرک) کو مسترد کرتی ہے۔ وہ ایک رب العالمین پر عقیدہ رکھتی ہے۔[1]

اس طرح انسائیکلوپیڈیا یا آف بریٹانیکا کے مقالہ نگار کی رائے یہ ہے۔

"یہودیت کی یوں تعریف کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو توحید خالص پر اعتقاد رکھتا اور اس عقیدہ کے زندگی پر عملی اثر کو تسلیم کرتا ہے۔[2]

دینی کتب:

یہودیت کی سب سے اہم دینی کتاب تورات ہے جو نہ صرف یہودیوں کے لیے بلکہ مسیحیت اور اسلام میں بھی آسمانی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ تورات تناخ کا پہلا حصہ ہے۔ "تناخ" کو اکثر انگریزی میں عبرانی بائبل کہا جاتا ہے کیونکہ تورات کے علاوہ اس میں دو اور حصے شامل ہیں جن میں یہودی تاریخ و عقائد کے اہم عنصر بیان کئے گئے ہیں۔ تناخ کا دوسرا حصہ "نوی ایم" یعنی انبیاء اور تیسرا "کیتُوِیم" یعنی کتابیں یا درج کردہ چیزیں۔[3]

1- Column Encyclopedia of Religion and Ethics Vol 1 Page 581
(انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجز اینڈ اتھیکس کا مقالہ نگار اپنے مقالہ کی، ج:1، ص:158)

2 Encyclopedia of Bartanica, Vol 13 Page 105 (انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا، جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 105)

3 Lorigan ET Al Jews Christians Muslim A Comparative Introduction to Monotheists Religions, upper saddle river: Prentice Hall, 1998 PP.7-12

تورات:

تورات کالفظ عبرانی لفظ (تورہ) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: قانون، تعلیمات یا ہدایات۔ یہ لفظ خدا پاک کی طرف سے حضرت موسیٰ بن عمران پر نازل ہونے والی کتاب کے لیے بولا جاتا ہے اور بعض اوقات تورات کے پانچوں اسفار کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

یہودیت کی یہ سب سے مقدس کتاب قدیم عبرانی زبان میں ہے۔ اس کے پانچ اجزاء ہیں جن کو موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابیں" بھی کہا جاتا ہے۔ چونکہ عقیدہ کے مطابق صرف یہ پانچ موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں اور تناخ کے باقی حصے اللہ نے اور پیغمبروں یا عام انسانوں کے ذمے لگائے تھے۔

تورات میں کائنات اور انسانی تخلیق کا قصہ درج ہے جو آدم علیہ السلام اور حوا علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے، نوح علیہ السلام اور سیلاب کا بیان دیتا ہے اور پھر ابراہیم کی رسالت، بیاہ اور بیٹوں کا قصہ بیان کرتا ہے۔ تورات کی اس کہانی کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام سے ایک وعدہ یا معاہدہ کیا تھا کہ تم میری عبادت کرو اور میرے احکامات کی پیروی کرو اور میں تمہاری نسل میں سے بڑی بڑی قومیں پیدا کروں گا۔

آج یہودیت میں یہ عہد بہت اہمیت رکھتا ہے اور اسی کے بل بوتے پر اس دین کے دیگر اعمال مبنی ہیں۔ مثلاً مردوں پر ختنہ کی رسم فرض ہے، جو اسلام میں سنتِ ابراہیمی کہلاتی ہے۔ چونکہ وہ اسی معاہدے کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ جو اس رسم کو پورا نہ کرے وہ ہالاخا (یہودی شرع) کے مطابق یہودی مانے نہیں جاتا۔

قوم کی تاریخ کے علاوہ ان پانچ کتابوں میں احکامات بھی شامل ہیں۔ خصوصاوہ "دس احکامات" جن کا مغرب میں چرچار ہتا ہے۔ تورات میں کل 613 احکامات مندرج ہیں جو شرع اور قوانین، معاشرے اور اخلاقیات سے تعلق رکھتے ہیں۔[1]

یہودیت کے بانی:

یہودیت کے بانی حضرت موسیٰؑ ہیں۔

یہودیت میں وبائی امراض کا ذکر کتاب مقدس کی روشنی میں:

وبائی امراض کی تفصیل درج ذیل ہے۔

---

[1] Fishbane,michaelA.judaism:Revelation and tradition.san Francisco:Harpercollins,1987.p.41

1۔ پانی کا خون میں بدل جانا:

کتاب مقدس میں مذکور ہے پھر رب نے موسیٰؑ سے کہا، "فرعون اڑ گیا ہے۔ وہ میری قوم کو مصر چھوڑنے سے روکتا ہے۔ کل صبح سویرے جب وہ دریائے نیل پر آئے گا تو اُس سے ملنے کے لیے دریا کے کنارے پر کھڑے ہو جانا۔ اُس لاٹھی کو تھامے رکھنا جو سانپ بن گئی تھی۔ جب وہ وہاں پہنچے تو اُس سے کہنا، "رب عبرانیوں کے خدا نے مجھے آپ کو یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ میری قوم کو میری عبادت کرنے کے لئے ریگستان میں جانے دے۔ لیکن آپ نے ابھی تک اُس کی نہیں سنی۔ چنانچہ اب آپ جان لیں گے کہ وہ رب ہے۔ میں اس لاٹھی کو جو میرے ہاتھ میں ہے لے کر دریائے نیل کے پانی کو ماروں گا۔ پھر وہ خون میں بدل جائے گا۔ دریائے نیل کی مچھلیاں مر جائیں گی، دریا سے بدبو اُٹھے گی اور مصری دریا کا پانی نہیں پی سکیں گے۔

رب نے موسیٰؑ سے کہا، "ہارون کو بتا دینا کہ وہ اپنی لاٹھی لے کر اپنا ہاتھ اُن تمام جگہوں کی طرف بڑھائے جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ تب مصر کی تمام ندیوں، نہروں، جوہڑوں اور تالابوں کا پانی خون میں بدل جائے گا۔ پورے ملک میں خون ہی خون ہوگا، یہاں تک کہ لکڑی اور پتھر کے برتنوں کا پانی بھی خون میں بدل جائے گا۔"

چنانچہ موسیٰؑ اور ہارونؑ نے فرعون اور اُس کے عہدیداروں کے سامنے اپنی لاٹھی اُٹھا کر دریائے نیل کے پانی پر ماری۔ اس پر دریا کا سارا پانی خون بدل گیا۔ دریا کی مچھلیاں مر گئیں اور اُس سے اتنی بدبو اُٹھنے لگی کہ مصری اُس کا پانی نہ پی سکے۔ مصر میں چاروں طرف خون ہی خون تھا۔

لیکن جادوگروں نے بھی اپنے جادو کے ذریعے ایسا ہی کیا۔ اس لئے فرعون اڑ گیا اور موسیٰ اور ہارون کی بات نہ مانی۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے کہا تھا۔ فرعون پلٹ کر اپنے گھر واپس چلا گیا۔ اُسے اُس کی پروا نہیں تھی جو موسیٰ اور ہاروں نے کیا تھا۔ لیکن مصری دریا سے پانی نہ پی سکے، اور اُنہوں نے پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے دریا کے کنارے کنارے گڑھے کھودے۔ پانی کے بدل جانے کے بعد سات دن گزر گئے۔[1]

بعض مفسروں کا خیال ہے کہ دریا میں طغیانی آنے سے بھی اسی قسم کا ردِ عمل ہوتا ہے۔[2]

---

[1] بائبل (کنگ جیمز ورزن)، اردو ترجمہ (لاہور: پاکستان بائبل سوسائٹی 1962)، کتاب الخروج 6:30

[2] ایف۔ ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب لغات بائبل (مسیحی اشاعت خانہ فیروز پور روڈ، لاہور 1993ء)، ص: 7

2۔ مینڈک میں اضافہ:

پھر فرمایا کہ وہ، "فرعون کو جا کر بتا دیں کہ خداوند فرماتا ہے، "میری قوم کو میری عبادت کرنے لے لئے جانے دے، ورنہ میں پورے مصر کو مینڈکوں سے سزا دوں گا۔ دریائے نیل مینڈکوں سے اتنا بھر جائے گا کہ وہ دریا سے نکل کر تیرے محل، تیرے سونے کے کمرے اور تیرے بستر میں جا گھسیں گے۔ وہ تیرے عہدیداروں اور تیری رعایا کے گھروں میں آئیں گے بلکہ تیرے تنوروں اور آٹا گوندھنے کے برتنوں میں بھی پُھدکتے پھریں گے۔ مینڈک تجھ پر، تیری قوم پر اور تیرے عہدیداروں پر چڑھ جائیں گے۔

رب نے موسیٰؑ سے کہا، "ہارون سے کہہ وہ اپنی لاٹھی لے کر اپنے ہاتھ دریاؤں، نہروں اور جھیلوں پر بڑھا اور مینڈکوں کو ملک مصر پر چڑھالا۔" چناچہ جتنا پانی مصر میں تھا اس پر ہارون نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے اور ملک مصر کو ڈہانک لیا۔ اور جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا اور ملک مصر پر مینڈک چڑھالائے۔

فرعون نے موسیٰؑ اور ہارون کو بلایا اور کہا، "رب سے دعا کرو کہ وہ مجھ سے اور میری قوم سے مینڈکوں کو دُور کرے۔ پھر میں تمہاری قوم کو جانے دوں گا تاکہ وہ رب کو قربانیاں پیش کریں۔"

موسیٰ نے فرعون کو جواب دیا کہ، "کوئی مقررہ وقت بتادے جس میں وہ اس کے عہدیداروں اور اس کی قوم کے لئے دعا کریں۔ اس سے ان کے پاس اور ان کے گھروں میں موجود مینڈک اُسی وقت ختم ہو جائیں گے اور صرف دریا میں ہی رہ جائیں گے۔

فرعون نے موسیٰؑ سے کہا، "ٹھیک ہے، کل اُنہیں ختم کردو۔"

موسیٰ نے رب سے منت سماجت کی کہ مینڈکوں کے وہ غول جو اس نے فرعون کے خلاف بھیجے تھے انہیں دور کردیں خداوند نے اُس کی دعا قبول کی اور مینڈک گھروں، صحنوں ورکھیتوں میں ہی مر گئے۔ جنہیں اکٹھا کر کے لوگوں نے ڈھیر لگا دیئے اور اُن کی بدبو پورے ملک میں پھیل گئی۔

پر جب فرعون نے دیکھا کہ چھٹکارہ مل گیا تو اس نے اپنا دل سخت کر لیا اور جیسا خداوند نے کہہ دیا تھا ان کی نہ سنی۔[1]

---

[1] کتاب الخروج 12:8

3۔ مصر کی زمین پر جوئیں کا آنا:

پھر رب موسیٰؑ سے کہا، "ہارون سے کہنا کہ وہ اپنی لاٹھی سے زمین کی گرد کو مارے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو پورے مصر کی گرد جوؤں میں بدل جائے گی۔"

اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ ہارون نے اپنی لاٹھی سے زمین کی گرد کو مارا تو پورے ملک کی گرد جوؤں میں بدل گئی۔ اُن کے غول جانوروں اور آدمیوں پر چھا گئے۔ جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ گرد سے جوئیں نہ بنا سکے۔ جوئیں آدمیوں اور جانورون پر چھا گئیں۔ جادوگروں نے فرعون سے کہا، "اللہ کی قدرت نے یہ کیا ہے۔" لیکن فرعون نے اُن کی نہ سنی۔ یوں رب کی بات درست نکلی۔[1]

مفسروں کا خیال ہے کہ جن کیڑوں کا یہاں ذکر ہے ان سے غالباً مچھر یا ریت مکھی مراد ہے کیونکہ مینڈکوں کا بڑی تعداد میں مرنے سے ان کا پیدا ہونا بہت ممکن تھا۔ کیتھولک ترجمہ میں انہیں مچھر ہی کہا گیا ہے۔ مصری جادوگر اس آفت کی نقل کرنے میں ناکام رہے۔ چنانچہ انہوں نے اقرار کیا کہ اس میں خدا کا ہاتھ ہے۔[2]

4۔ کاٹنے والی مکھیوں کا آنا:

پھر ربِ موسیٰؑ نے کہا، "جب صبح سویرے فرعون دریا کی طرف جائے تو اُس کے راستے میں کھڑے ہو جانا۔ اور اُسے کہنا کہ رب فرماتا ہے، "میری قوم کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کر سکیں۔ ورنہ میں تیرے اور تیرے عہدیداروں کے پاس، تیری قوم کے پاس اور تیرے گھروں میں کاٹنے والی مکھیاں بھیج دوں گا۔ مصریوں کے گھر مکھیوں سے بھر جائیں گے بلکہ جس زمین پر وہ کھڑے ہیں وہ بھی مکھیوں سے ڈھانکی جائے گی۔ لیکن اُس وقت میں اپنی قوم کے ساتھ جو جشن میں رہتی ہے فرق سلوک کروں گا۔ وہاں ایک بھی کاٹنے والی مکھی نہیں ہوگی۔ اِس طرح تجھے پتا لگے گا کہ اِس ملک میں میں ہی رب ہوں۔ میں اپنی قوم اور تیری قوم میں امتیاز کروں گا۔ کل ہی میری قدرت کا اظہار ہوگا۔"

رب نے کاٹنے والی مکھیوں کے غول فرعون کے محل، اُس کے عہدیداروں کے گھروں اور ملکِ مصر میں پھیلا دیئے۔ جس سے ملک کا ستیاناس ہو گیا۔ اس پر فرعون نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بُلا کر ان سے کہا، "چلو، اِسی ملک میں اپنے خدا کو قربانیاں پیش کرو۔" لیکن موسیٰؑ نے کہا، "یہ مناسب نہیں ہے، جو قربانیاں ہم رب اپنے خدا کو پیش کریں

---

[1] کتاب الخروج 13:8

[2] ایف۔ ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب لغات بائبل (مسیحی اشاعت خانہ فیروز پور روڈ، لاہور 1993ء)، ص:7

گے وہ مصریوں کی نظر میں گھناؤنی ہیں۔ اگر ہم یہاں ایسا کریں تو کیا وہ ہمیں سنگسار نہیں کریں گے؟ اِس لئے لازم ہے کہ ہم تین دن کا سفر کر کے ریگستان میں ہی رب اپنے کو قربانیاں پیش کریں جس طرح اُس نے ہمیں حکم بھی دیا ہے۔"

فرعون نے کہا، "ٹھیک ہے۔"، موسیٰؑ نے جواب دیا، "میں تمہیں جانے دوں گا تاکہ تم ریگستان میں رب اپنے خدا کو قربانیاں پیش کرو۔ لیکن تمہیں زیادہ دُور نہیں جانا اور میرے لئے بھی دعا کرنا۔"

موسیٰؑ نے کہا، "ٹھیک، میں جاتے ہی رب سے دعا کروں گا۔ کل ہی مکھیاں فرعون، اُس کے عہدیداروں اور اُس کی قوم سے دُور ہو جائین گی۔ لیکن ہمیں دوبارہ فریب نہ دینا بلکہ ہمیں جانے دینا تاکہ ہم رب کو قربانی پیش کر سکیں۔"

اور موسیٰؑ نے دعا کی۔ خداوند نے موسیٰؑ کی دعا قبول کر لی۔ اور کاٹنے والی مکھیوں کو اُن سے دور کر دیا۔ مگر فرعون نے پھر سرکشی دکھاتے ہوئے بنی اسرائیل کو جانے سے روک دیا۔[1]

5۔ مویشیوں میں وبا کا پھیلنا:

پھر رب نے موسیٰؑ سے کہا، "فرعون کے پاس جا کر اُسے بتا کہ رب عبرانیوں کا خدا فرماتا ہے، میری قوم کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کر سکیں۔ اگر آپ انکار کریں اور اُنہیں روکتے ہیں تو رب اپنی قدرت کا اظہار کر کے آپ کے مویشیوں میں بھیانک وبا پھیلا دے گا جو آپ کے گھوڑوں، گدھوں، اونٹوں، گائے بیلوں، بھیڑ بکریوں اور مینڈھوں میں پھیل جائے گی۔ لیکن رب اسرائیل اور مصر کے مویشیوں میں امتیاز کرے گا۔ اسرائیلیوں کا ایک بھی جانور نہیں مرے گا۔ رب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کل ہی ایسا کرے گا۔"

اگلے دن رب نے ایسا ہی کیا۔ مصر کے تمام مویشی مر گئے، لیکن اسرائیلیوں کا ایک بھی جانور نہ مرا۔ فرعون نے کچھ لوگوں کو اُن کے پاس بھیج دیا تو پتا چلا کہ ایک بھی جانور نہیں مرا۔ تاہم فرعون اڑا رہا۔ اُس نے اسرائیلیوں کو جانے نہ دیا۔[2]

---

[1] کتاب الخروج 13:8

[2] ایضاً، 16:9

6۔ پھوڑے پھنسیوں کی وبا:

موسیٰؑ اور ہارونؑ سے خداوند نے کہا، "اپنی مٹھیاں کسی بھٹی کی راکھ سے بھر کر فرعون کے پاس جاؤ۔ پھر موسیٰؑ فرعون کے سامنے یہ راکھ ہوا میں اُڑا دے۔ یہ راکھ باریک دھول کا بادل بن جائے گی جو پورے ملک پر چھا جائے گا۔ اُس کے اثر سے لوگوں اور جانوروں کے جسموں پر پھوڑے پھنسیاں پھوٹ نکلیں گے۔"

موسیٰؑ اور ہارونؑ نے ایسا ہی کیا۔ وہ کسی بھٹی سے راکھ لے کر فرعون کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ موسیٰؑ نے راکھ کو ہَوا میں اڑا دیا تو انسانوں اور جانوروں کے جسموں پر پھوڑے پھنسیاں نکل آئے۔ اَس مرتبہ جادوگر موسیٰؑ کے سامنے کھڑے بھی نہ ہو سکے کیونکہ اُن کے جسموں پر بھی پھوڑے نکل آئے تھے۔ تمام مصریوں کا یہی حال تھا۔ لیکن رب نے فرعون کو ضدی بنائے رکھا، اِس لئے اُس نے موسیٰ اور ہارون کی نہ سنی۔ یوں ویسا ہی ہوا جیسا رب نے موسیٰؑ کو بتایا تھا۔[1]

7۔ اولوں (ژالہ باری) کی بارش:

اور خداوند نے موسیٰؑ سے کہا، "اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تاکہ سب ملکِ مصر میں انسان، حیوان اور کھیت کی سبزی پر جو ملکِ مصر میں ہے اولے گریں۔ اور موسیٰ نے اپنی لاٹھی آسمان کی طرف اُٹھائی اور خداوند نے گرج چمک اور اولے بھیجے اور آگ زمیں کی آنے لگی اور خداوند نے گرج چمک اور اولے بھیجے اور آگ زمین تک آنے لگی اور خداوند نے ملکِ مصر پر اولے برسائے۔ پس اولے گرے اور اولوں کے ساتھ آگ ملی ہوئی تھی اور وہ اولے ایسے بھاری تھے کہ جب سے مصری قوم آباد ہوئی ایسے اولے ملک میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ اور اولوں نے سارے ملکِ مصر میں اُنکو جو میدان میں تھے کیا انسان کیا حیوان سب کو مارا اور کھتوں کی ساری سبزی کو بھی اولے مار گئے اور میدان کے سب درختوں کو توڑ ڈالا۔ مگر جشن کے علاقہ میں جہاں بنی اسرائیل رہتے تھے اولے نہیں گرے۔ تب فرعون نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بُلوا کر اُن سے کہا کہ میں نے اِس دفعہ گناہ کیا۔ خداوند صادق ہے اور میں اور میری قوم ہم دونوں بدکار ہیں۔ خداوند سے شفاعت کرو کیونکہ یہ زور کا گرجنا اور اولوں کا برسنا بہت ہو چکا اور میں تم کو جانے دونگا اور تم اب رُکے نہیں رہو گے۔ تب موسیٰ نے اسے کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہی خداوند کی آگے ہاتھ پھیلاؤنگا اور گرج چمک موقوف ہو جائیگا اور اولے بھی پھر نہ پڑینگے تاکہ تو جان لے کہ دنیا خداوند ہی کی ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تُو اور تیرے نوکر اب بھی خداوند خدا سے نہیں ڈرو گے۔ پٹ سن اور جَو کو تو اولے مار گئے کیونکہ جَو کی بالیں

---

[1] کتاب الخروج 16:9

نکل چکی تھیں اور سن میں پھول لگے ہوئے تھے۔ پر گیہوں اور کٹھیا گیہوں مارے نہ گئے کیونکہ وہ بڑھے نہ تھے۔ اور موسیٰ نے فرعون کے پاس سے شہر کے باہر جا کر خداوند کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ سو گرج چمک اور اولے موقوف ہو گئے اور زمین پر بارش تھم گئی۔ جب فرعون نے دے کھا کہ بارش اور اولے اور گرج چمک موقوف ہو گئے تو اس نے اور اسکے خادموں نے اور زیادہ گناہ کیا کہ اپنا دل سخت لر لیا۔ اور فرعون کا دل سخت ہو گیا اور اُس نے بنی اسرائیل کو جیسا خداوند نے موسیٰؑ کی مرفت کہ دیا تھا جانے دیا۔[1]

8۔ ٹڈیوں کا پھیلنا یا ٹڈیوں کا آنا:

خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کہ ملک مصر پر اپنا ہاتھ بڑھا تاکہ ٹڈیاں ملکِ مصر پر آئیں اور ہر قسم کی سبزی کو جو اس ملک میں اولوں سے بچ رہی ہے چٹ کر جائیں۔ پس موسیٰؑ نے ملک مصر پر اپنی لاٹھی بڑھائی اور خداوند نے اس سارے دن اور ساری رات پرُو آندھی چلائی اور صبح ہوتے ہوتے پرُوا آندھی ٹڈیاں لے آئی۔ اور ٹڈیاں سارے مُلک مصر پر چھا گئیں اور وہیں مصر کی حدود میں بسیرا کیا اور اُنکا دل ایسا بھاری تھا کہ نہ تو اُن سے پہلے ایسی ٹڈیاں کبھی آئیں نہ انکے بعد پھر آئینگی۔ کیونکہ اُنہوں نے تمام روئے زمین کو ڈھانک لیا ایسا کہ ملک میں اندھیرا ہو گیا اور اُنہوں نے اُس ملک کی ایک ایک سبزی کو درختوں کے میووں کو جو اولوں سے بچ گئے تھے چٹ کر لیا اور ملکِ مصر میں نہ تو کسی درخت کی نہ کھیت کی کسی سبزی کی ہریالی باقی رہی۔ تب فرعون نے جلد موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بلوا کر کہا کہ میں خداوند تمہارے خدا کا اور تمہارا گنہگار ہوں۔ سو فقط اس بار میرا گناہ بخشو اور خداوند اپنے خدا سے شفاعت کرو کہ وہ صرف اس موت کو مجھ سے دور کر دے۔ سو اس نے فرعون کے پاس سے نکل کر خداوند سے شفاعت کی۔ اور خداوند نے پچھوا آندھی بھیجی جو ٹڈیوں کو اُڑا کر لے گئی اور انکو بحر قلزم میں ڈالدیا اور مصر کی حدود میں ایک ٹڈی بھی باقی نہ رہی۔ پر خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور اس نے بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا۔[2]

9۔ اندھیرے کا چھاجانا:

ربِ موسیٰؑ نے کہا، " آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھاؤ گے تو ملکِ مصر پر ایسا اندھیرا چھا جائے گا کہ اسے ہاتھ سے چھوا جا سکے گا۔ موسیٰؑ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا تو ملکِ مصر پر شدید تاریکی چھا گئی لوگ تین دن تک ایک دوسرے کو دیکھ سکے نہ کہیں جا سکے۔ لیکن وہاں روشنی تھی جہاں بھی اسرائیل آباد تھے۔

---

[1] کتاب الخروج 16:19

[2] ایضاً 17:9

تب پھر فرعون نے موسیٰؑ کو بُلوا کر کہا، "جاؤ، خداوند کی عبادت کرو! تم اپنے ساتھ بال بچوں کو بھی لے جاسکتے ہو۔ صرف اپنی بھیڑ بکریاں اور گائے بیل پیچھے چھوڑ دینا۔ موسیٰؑ نے جواب دیا، "کیا آپ ہمیں خداوند کو پیش کرنے کے لیے قربانی کے جانور دیں گے؟ یقیناً نہیں دیں گے۔ اس لیے ہم ہر پر لازم ہے کہ ہم اپنے جاور ساتھ لے جائیں اور ان کا ایک کُھر بھی پیچھے نہ چھوڑیں کیونکہ ہمیں ابھی تک علم نہیں کہ رب کی عبادت کے لیے کن کن جانوروں کی ضرورت ہو ہو گی۔ جب ہم منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں گے تب ہی ہمیں اس بارے میں علم ہو گا اس لیے ان جانوروں کو ساتھ لے جانا ضروری ہے"

فرعون اس بار بھی اَڑ گیا اور انھیں عبادت کے لئے جانے نہ دیا اور موسیٰؑ سے کہنے لگا، "دفع ہو جا۔ خبردار! پھر کبھی اپنی شکل نہ دکھانا، ورنہ تجھے موت کے حوالے کر دیا جائے گا۔" موسیٰؑ نے کہا، "ٹھیک ہے، آپ کی مرضی۔ مَیں پھر کبھی آپ کے سامنے نہیں آؤں گا۔"[1]

10۔ جلد کی بیماریاں:

موسیٰؑ اور ہارون کو رب نے کہا، "اگر کسی کی جِلد میں سوجن یا پپڑی یا سفید داغ ہو اور خطرہ ہے کہ وفائی جِلدی بیماری ہو تو اُسے اماموں یعنی ہارون یا اُس کے بیٹوں کے پاس لے آنا۔ امام اُس جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر اُس کے بال سفید ہو گئے ہوں اور وہ جِلد میں دھنسی ہوئی ہو تو وبائی بیماری ہے۔ جب امام کو یہ معلوم ہو تو وہ اُسے ناپاک قرار دے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ جِلد کی جگہ سفید تو ہے لیکن جِلد میں دھنسی ہوئی ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ چوٹ کی جگہ پر وبائی جلدی مرض لگ گیا ہے۔ امام اُسے ناپاک قرار دے، کیونکہ وبائی جلدی بیماری لگ گئی ہے۔ لیکن اگر امام نے معلوم کیا ہے کہ داغ میں بال سفید نہیں ہیں، وہ جلد میں دھنسا ہوا نظر نہیں آتا اور اُس کا رنگ صحت مند جلد کی مانند ہو رہا ہے تو وہ مریض کو سات دن تک علیحدگی میں رکھے۔ اگر وہ ساتویں دن معلوم کرے کہ متاثرہ جگہ پھیل گئی ہے تو وہ اُسے ناپاک قرار دے۔ کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ وبائی جلدی بیماری لگ گئی ہے۔ لیکن اگر داغ پھیلا ہوا نظر نہیں آتا اور متاثرہ جلد کا رنگ صحت مند جلد کے رنگ کی مانند ہو گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ صرف اُس بھرے ہوئے زخم کا نشان ہے جو جلنے سے پیدا ہوا تھا۔ امام مریض کو پاک قرار دے۔

اگر کسی کے سر یا داڑھی کی جلد میں نشان نظر آئے تو امام متاثرہ جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر وہ دھنسی ہوئی نظر آئے اور اِس کے بال رنگ کے لحاظ سے چمکتے ہوئے سونے کی مانند اور باریک ہوں تو امام مریض کو ناپاک قرار دے۔

---

[1] کتاب الخروج 20:10

اس کا مطلب ہے کہ ایسی وبائی جلدی بیماری سر یا داڑھی کی جلد پر لگ گئی ہے جو خارش پیدا کرتی ہے۔ لیکن اگر امام نے معلوم کیا کہ متاثرہ جگہ جلد میں دھنسی ہوئی نظر نہیں آتی اگرچہ اُس کے بالوں کا رنگ بدل گیا ہے تو وہ اُسے سات دن کے لئے علیحدگی میں رکھے۔ ساتویں دن امام جلد کی متاثرہ جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر وہ پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی اور اُس کے بالوں کا رنگ چمک دار سونے کی مانند نہیں ہے، ساتھ ہی وہ جگہ جلد میں دھنسی ہوئی بھی دکھائی نہیں دیتی، تو مریض اپنے بال مُنڈوائے۔ صرف وہ بال رہ جائیں جو متاثرہ جگہ سے نکلتے ہیں۔ امام مریض کو مزید سات دن علیحدگی میں رکھے۔ ساتویں دن وہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر متاثرہ جگہ نہیں پھیلی اور وہ جلد میں دھنسی ہوئی نظر نہیں آتی تو امام اُسے پاک قرار دے۔ وہ اپنے کپڑے دھولے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس کے بعد جلد کی متاثرہ جگہ پھیلنا شروع ہو جائے تو امام دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ جگہ واقعی پھیلی ہوئی نظر آئے تو مریض ناپاک ہے، چاہے متاثرہ جگہ کے بالوں کا رنگ چمکتے سونے کی ماند ہو یا نہ ہو۔ لیکن اگر اُس کے خیال میں متاثرہ جگہ پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی بلکہ اُس میں سے کالے رنگ کے بال نکل رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ مریض کی صحت بحال ہو گئی ہے۔ امام اُسے پاک قرار دے۔ اگر کسی مرد یا عورت کی جلد پر سفید داغ پیدا ہو جائیں تو امام اُن کا معائنہ کرے۔ اگر ان کا سفید رنگ ہلکا سا ہو تو یہ صرف بے ضرر پڑی ہے۔ مریض پاک ہے۔

اگر کسی مرد کا سر ماتھے کی طرف یا پیچھے کی طرف گنجا ہے تو وہ پاک ہے۔ لیکن اگر اُس جگہ جہاں وہ گنجا ہے سرخی مائل سفید داغ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں وبائی جلدی بیماری لگ گئی ہے۔ امام اُس کا معائنہ کرے۔ اگر گنجی جگہ پر سرخی مائل سفید سوجن ہو جو وبائی جلدی بیماری کی مانند نظر آئے تو مریض کو وبائی جلدی بیماری لگ گئی ہے۔ امام اُسے ناپاک قرار دے۔[1]

11۔ کوڑھ:

کوڑھ یعنی برص اس کا ذکر بڑی تفصیل سے احبار باب 13 میں کیا گیا ہے۔ کوڑھ خود بخود نمودار ہو جاتا ہے یا پھوڑے کی جگہ سے پھوٹ پڑتا ہے یا آگ سے چمڑا جلنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ چونکہ کوڑھ کی جگہ پر قوت حس مر گئی ہوتی ہے اس لئے جلنے کے بعد کوڑھ کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ اگر بال کی جگہ کوڑھ ہو تو بال باریک اور زرد ہو جاتے ہیں اور یہ کوڑھ کی علامت ہے۔

[1] کتاب احبار 8:12

کاہن کو کوڑھ کی تشخیص کرنے کے لئے ذیل کی علامتوں پر غور کرنا ہوتا تھا۔ جلد میں اُبھری ہوئی جگہ جس کا زخم جلد سے گہرا معلوم اور محض سطحی نہ ہو اور جس جگہ رونگٹے سفید ہو گئے ہوں اور کچھ عرصہ کے بعد پھیلتا معلوم ہو۔ پھوڑا جس کا زخم کچا ہو اور گوشت پیلا اور بال سفید ہو گئے ہیں۔ جب یہ بلا سر اور ٹھوڑی میں نمودار ہوتی ہے تو سیاہ بال پیلے اور باریک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ درد ڈا کچھ عرصہ کے بعد غائب ہو جائے یا نہ پھیلے اور وہ محض سطحی ہو تو وہ کوڑھ نہیں۔ اگر بال صرف گریں تو بھی یہ کوڑھ نہیں۔ اگر کوئی پھوڑا ہو یا جلد آگ سے جل گئی ہو اور ٹھیک ہونے پر زخم کا نشان چھوڑے نہیں۔ اگر کسی شخص کے جسم کی جلد سر سے پیر تک سفید ہو جائے تو یہ کوڑھ نہیں بلکہ پُھلہری leucoderma یا چنبل ہے۔[1]

12۔ طاعون:

اب تک اس متعدی مرض کی دو اقسام دریافت ہوئی ہیں۔ (۱) گلٹی دار طاعون یا طاعون غدودی (2) نمونیائی طاعون۔ یہ وبا دویوں پر نازل ہوئی۔ یہ بیماری چوہوں اور پسوؤں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ مریض کی جانگھ اور بغل کے غدودوں میں گلٹیاں بن جاتی ہیں۔ اشدودیوں نے بھی محسوس کیا کہ اس بیماری کا تعلق چوہوں سے ہے۔ علم الحیوانات کے مطابق چوہوں کی مختلف اقسام ہیں۔ طاعون بڑے تباہ کن چوہوں کی بدولت پھیلتی ہے۔ عبرانی میں اردو کی طرح دونوں کے لیے ایک ہی لفظ ہے۔ پروٹسٹنٹ ترجمہ میں جہاں "چُہیاں" استعمال کیا گیا ہے۔ وہاں کیتھولک ترجمہ کا "چوہوں" زیادہ موزوں ہے۔

(2) نمونیائی طاعون مریض کی تھوک سے پھیلتی ہے۔ خداوند کے فرشتے نے غالباً اسی وبا سے شاہ استور سنحرب کی فوج کے تقریباً دو لاکھ آدمی مار دیئے۔[2]

13۔ پلید مریض سے سلوک:

جلدی وباء کا شکار مریض پھٹے کپڑے پہنے گا اور اُس کے بال بکھرے رہیں۔ اور وہ اپنی مونچھیں کسی کپڑے سے ڈھکے گا اور پکارتا رہے، "ناپاک، ناپاک۔ جس وقت تک وبائی جلدی بیماری لگی رہے وہ ناپاک ہے۔ وہ اس دوران خیمہ گاہ کے باہر جا کر تنہائی میں رہے۔[3]

---

[1] ایف۔ ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب لغات بائبل (مسیحی اشاعت خانہ فیروز پور روڈ، لاہور 1993ء)، ص: 85

[2] ایضا، ص: 85

[3] کتاب احبار 13: 38

14۔ پھپھوندی سے نپٹنے کا طریقہ:

ہو سکتا ہے کہ اُون یا کتان کے کسی لباس پر پھپھوندی لگ گئی ہے، یا کہ پھپھوندی اُون یا کتان کے کسی کپڑے کے ٹکڑے یا کسی چمڑے یا چمڑے کی کسی چیز پر لگ گئی ہے۔ اگر پھپھوندی کا رنگ ہرا یا لال سا ہو تو وہ پھیلنے والی پھپھوندی ہے، اور لازم ہے کہ اُسے امام کو دکھایا جائے۔ امام اُس کا معائنہ کر کے اُسے سات دن کے لئے علیحدگی میں رکھے۔ ساتویں دن وہ دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر پھپھوندی پھیل گئی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ نقصان دہ ہے۔ متاثرہ چیز ناپاک ہے۔ امام اُسے جلا دے، کیونکہ یہ پھپھوندی نقصان دہ ہے۔ لازم ہے کہ اُسے جلا دیا جائے۔ لیکن اگر اِن سات دنوں کے بعد پھپھوندی پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی تو امام حکم دے کہ متاثرہ چیز کو دُھلوایا جائے۔ پھر وہ اُسے مزید سات دن کے لئے علیحدگی میں رکھے۔ اِس کے بعد وہ دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ معلوم کرے کہ پھپھوندی تو پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی لیکن اُس کا رنگ ویسے کا ویسا ہے تو وہ ناپاک ہے اُسے جلا دینا، چاہے پھپھوندی متاثرہ چیز کے سامنے والے حصے یا پچھلے حصے میں لگی ہو۔ لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ پھپھوندی کا رنگ ماند پڑ گیا ہے تو امام کپڑے یا چمڑے میں سے متاثرہ جگہ پھاڑ کر نکال دے۔ تو بھی ہو سکتا ہے کہ پھپھوندی دوبارہ اُسی کپڑے یا چمڑے پر نظر آئے۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہ پھیل رہی ہے اور اُسے جلا دینا لازم ہے۔ لیکن اگر پھپھوندی دھونے کے بعد غائب ہو جائے تو اُسے ایک اور دفعہ دھونا ہے۔ پھر متاثرہ چیز پاک ہو گی۔[1]

اِسی طرح پھپھوندی سے نپٹنا ہے، چاہے وہ اُون یا کتان کے کسی لباس کو لگ گئی ہو، چاہے اُون یا کتان کے کسی ٹکڑے یا چمڑے کی کسی چیز کو لگ گئی ہو۔ اِن ہی اصولوں کے تحت فیصلہ کرنا ہے کہ متاثرہ چیز پاک ہے یا ناپاک۔ "

15۔ جلدی وباء کے مریض کی شفاء پر قربانی:

موسیٰؑ سے رب نے کہا، "اگر کوئی شخص جلدی بیماری سے شفا پائے اور اُسے پاک صاف کرانا ہے تو اُسے امام کے پاس لایا جائے جو خیمہ گاہ کے باہر جا کر اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ دیکھے کہ مریض کی صحت واقعی بحال ہو گئی ہے۔ تو امام اُس کے لئے دو زندہ اور پاک پرندے کو دیوار کی لکڑی، قرمزی رنگ کے دھاگے اور زوفا کے ساتھ ذبح کئے گئے پرندے کے اُس خون میں ڈبو دے جو مٹی کے برتن کے پانی میں آ گیا ہے۔ وہ پانی سے ملایا ہوا خون سات بار پاک ہونے والے شخص پر چھڑک کر اُسے پاک قرار دے، پھر زندہ پرندے کو کھلے میدان میں چھوڑ دے۔ جو اپنے آپ کو پاک صاف کرا رہا ہے وہ اپنے کپڑے دھوئے، اپنے تمام بال مُنڈوائے اور نہالے۔ اِس کے بعد وہ پاک ہے۔ اب وہ

---

[1] کتاب احبار 13:38

خیمہ گاہ میں داخل ہو سکتا ہے اگر چہ وہ مزید سات دن اپنے ڈیرے میں ہیں جا سکتا۔ ساتویں دن وہ دوبارہ اپنے سر کے بال، اپنی داڑھی، اپنے ابرو اور باقی تمام بال مُنڈوائے۔ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور نہالے۔ تب وہ پاک ہے۔ آٹھویں دن وہ دو بھیڑ کے نر بچے اور ایک یک سالہ بھیڑ چن لے جو بے عیب ہوں۔ ساتھ ہی وہ غلہ کی نذر کے لئے تیل کے ساتھ ملایا گیا ساڑھے 4 کلو گرام بہترین میدہ اور 300 ملی لیٹر تیل لے۔ پھر بھیڑ کے اِس بچے کو خیمے کے دروازے پر ذبح کرے جہاں گناہ کی قربانیاں اور بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ گناہ کی قربانیوں کی طرح قصور کی یہ قربانی امام کا حصہ ہے اور نہایت مقدس ہے۔ امام خون میں سے کچھ لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگائے۔ اب وہ 300 ملی لیٹر تیل میں سے کچھ لے کر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالے۔ اپنے دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی اِس تیل میں ڈبو کر وہ اُسے سات بار رب کے سامنے چھڑکے۔ وہ اپنی ہتھیلی پر کے تیل میں سے کچھ اور لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگا دے یعنی اُن جگہوں پر جہاں وہ قصور کی قربانی کا خون لگا چکا ہے۔ امام اپنی ہتھیلی پر کا باقی تیل پاک ہونے والے کے سر پر ڈال کر رب کے سامنے اُس کا کفارہ دے۔

اس کے بعد امام گناہ کی قربانی چڑھا کر پاک ہونے والے کفارہ دے۔ آخر میں وہ بھسم ہونے والی قربانی کا جانور ذبح کرے۔ وہ اُسے غلہ کی نذر کے ساتھ قربان گاہ پر چڑھا کر اُس کا کفارہ دے۔ تب پاک ہے۔

اگر شفایاب شخص غربت کے باعث یہ قربانیاں نہیں چڑھا سکتا تو پھر وہ قصور کی قربانی کے لئے بھیڑ کا صرف ایک نر بچہ لے ائے۔ کافی ہے کہ کفارہ دینے لئے یہی رب کے سامنے ہلایا جائے۔ ساتھ ساتھ غلہ نذر کے لئے ڈیڑھ کلو گرام بہترین میدہ تیل کے ساتھ ملا کر پیش کیا جائے اور 300 ملی لٹر تیل۔ اِس کے علاوہ وہ دو قمریاں یا دو جوان کبوتر پیش کرے، ایک کو گناہ کی قربانی کے لئے اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے لئے۔ آٹھویں دن وہ اُنہیں ملاقات کے خیمے کے دروازے پر امام کے پاس اور رب کے سامنے لے آئے تاکہ وہ پاک صاف ہو جائے۔ امام بھیڑ کے بچے کو 300 ملی لٹر تیل سمیت لے کر ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائے وہ قصور کی قربانی کے لئے بھیڑ کے بچے کو ذبح کرے اور اُس کے خون میں سے کچھ لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگائے۔ اب وہ 300 ملی لٹر تیل میں سے کچھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالے اور اپنے دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی اِس تیل میں بو کر اُسے سات بار رب کے سامنے چھڑک دے۔ وہ اپنی ہتھیلی پر کے تیل میں سے کچھ اور لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ

پاؤں کے انگوٹھوں پر لگا دے یعنی اُن جگہوں پر جہاں وہ قصور کی قربانی کا خون لگا چکا ہے۔ اپنی ہتھیلی پر کا باقی تیل وہ پاک ہونے والے کے سر پر ڈال دے تاکہ رب کے سامنے اُس کا کفارہ دے۔ اِس کے بعد وہ شفا یاب شخص کی گنجائش کے مطابق دو قمریاں یا دو جوان کبوتر چڑھائے، ایک کو گناہ کی قربانی کے لئے اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے لئے۔ ساتھ ہی وہ غلہ کی نذر پیش کرے۔ یوں امام رب کے سامنے اُس کا کفارہ دیتا ہے۔ یہ اصول ایسے شخص کے لئے ہے جو وبائی جلدی بیماری سے شفا پا گیا ہے لیکن اپنی غربت کے باعث پاک ہو جانے کے لئے پوری قربانی پیش نہیں کر سکتا۔ "[1]

تجزیہ:

فرعون کے زمانے میں پھیلنے والی وباء نے خالق کی عظمت کو ظاہر کیا۔ فرعون کی ساری طاقت مصریوں کی تمام حکمتیں اور مصر کے تمام دیوتا اس وبائی امراض اور فطرت پر قابو نہ پا سکے۔ اللہ تعالی اس وباء کے ذریعے لوگوں پر ظلم، بچوں کے قتل اور انسانوں کی غلامی کو روکنا چاہتا تھا۔ یہ وبائی امراض الہی نقطہ نظر سے لوگوں کو توبہ کیطرف رغبت، سماجی اور سیاسی انصاف پر ابھارنے کا ذریعہ تھی۔ اس کے علاوہ یہ وباء اثبات تھی جو غافل لوگوں کو خدا سے جوڑنے کا ذریعہ بنی کیونکہ اس وبا سے صرف وہ مصری لوگ بیمار ہوئے جو کہ فرعون کے پیروکار تھے، جبکہ اس وباء نے قوم موسی پر کوئی اثرات ظاہر نہ کئے۔ اسی طرح اللہ تعالی نے بیماریوں اور دیگر آفات پر اپنے اختیار کا مظاہرہ کیا۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ یہ وباء اپنی تمام جہتوں میں لوگوں کے لیے رب تعالی کی طرف صحیح معنوں میں لوٹنے کا ذریعہ ہے۔

[1] کتاب احبار 38:13

فصل دوم :

مسیحیت اور وبائی امراض کی وضاحت

مسیحیت کا تعارف، رسومات اور کتب کے تذکرہ کے بعد مسیحیت پر آنے والے وبائی امراض کا تذکرہ کیا گیا ہے:

مسیحیت کی تعریف:

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں مسیحیت کی تعریف یہ کی گئی ہے۔:

"وہ مذہب جو اپنی اصلیت کو ناصرہ کے باشندے یسوع کی طرف مسنوب کرتا ہے، اور اُسے خدا کا منتخب (مسیح) مانتا ہے۔"[1]

مسیحیت کی یہ تعریف بہت مجمل ہے۔ الفریڈ ای گاروے نے سی تعریف کو مزید پھیلا کر ذرا واضح کر دیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کے مقالے، مسیحیت میں وہ لکھتا ہے۔

"مسیحیت کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ یہ وہ اخلاقی، تاریخی کائناتی موخدانہ اور کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے جس میں خدا اور انسان کے تعلق کو خداوند یسوع مسیح کی شخصیت اور کردار کے ذریعہ پختہ کر دیا گیا ہے۔[2]

مسیحیت مذہب پہلی صدی عیسوی میں وجود میں آیا۔ یسوع مسیح جن کو اسلامی دنیا عیسیٰؑ ابن مریم کے نام سے پکارتی ہے، ان کو تثلیث کا ایک جز و یعنی خدا ماننے والے مسیحی کہلاتے ہیں۔ لیکن کچھ فرقے یسوع کو خدا نہیں مانتے وہ انہیں ایک نبی یا عام انسان مانتے ہیں۔

مسیحیت میں تین خداؤں کا عقیدہ بہت عام ہے جسے ثلیت بھی کہا جاتا ہے۔ عام طور پر مسیحی کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس ایک ہے اور وہ اپنے آپ کو موحدین (ایک خدا کے ماننے والے) کہتے ہیں۔ اور اسے توحید فی التثلیت کا نام دیتے ہیں۔

مسیحیت ایک سامی مذہب ہے۔ یہ تحقیق کے مطابق پوری دنیا میں اس کے لگ بھگ دو ارب پیروکار ہیں۔ مسیحی یسوع مسیح پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مقدس بائبل مسیحیوں کی مقدس کتاب ہے۔[3]

---

[1]-- .Column Bartanica "Christianity"Vol 5 Page 693

[2] عثمانی، مولانا محمد تقی، مسیحیت کیا ہے، (مکتبہ دارالاشاعت مقابل مسافر خانہ کراچی) ص:9

[3]-Top Ten Organized Religions of the World 12 July 2017

مقدس کتب:

بائبل مسیحیت کی مقدس کتاب ہے۔ بائبل کے دو حصے ہیں، عہد نامہ قدیم(عتیق)اور عہد نامہ جدید۔

عہد نامہ قدیم یہودیوں کی مقدس کتاب ہے اور اس میں موسیٰؑ اور دیگر تمام انبیاء کے حالات کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ عہد نامہ قدیم یہودیوں کی مقدس کتاب ہے اور اس میں موسیٰؑ بائبل کا عہد نامہ (عتیق)39 کتب جبکہ عہد نامہ جدید 27 کتب پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کتب ہیں جو اپاکرفا کہلاتی ہیں۔ اس لیے رومن کا تھولک فرقے کے عہد نامہ عتیق میں 46 کتب ہیں جبکہ پروٹیسٹنٹ کے عہد نامہ قدیم میں 39 کتب ہیں۔ عہد نامہ جدید یسوع مسیح کے احوال اور کلیسیائی تاریک پر مشتمل ہے۔ دونوں فرقوں (کا تھولک اور پروٹسٹنٹ) کا عہد نامہ جدید 27 کتب پر مشتمل ہے۔

مقدس رسومات:

ساکرامنٹ لاطینی زبان کا لفظ ہے اور اِس سے مُراد وہ کام ہیں جو یسوع مسیح نے از خود کیے اور کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اسی لیے مسیحیت کا پروٹسٹنٹ فرقہ بپتیسمہ اور پاک شراکت /یوخرست کو ساکرامنٹ مانتا ہے۔ جبکہ رومن کا تھولک سات ساکرامنٹ بالترتیب بپتسمہ، استحکام، پاک شراکت /یوخرست، اعتراف، بیماروں کی مالش، پاک خدمت اور پاک نکاح کا قائل ہے۔

1۔ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں وبائی امراض:

حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں شدید درد، بدروحوں کی گرفت، مرگی، فالج زدہ جو بھی آیا عیسیٰ علیہ السلام نے اُسے اللہ کی مدد کے ساتھ شفا بخشی۔[1]

2۔ کوڑھ سے شفا:

عیسیٰؑ پہاڑ سے اُترا تو بہت سے لوگ اُسکے پیچھے ہو لیے۔ اور دیکھو ایک کوڑھی نے پاس آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا کہ اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے اُس نے ہاتھ بڑھا کر اس کو چھوا اور کہا" میں چاہتا ہوں تو پاک صاف ہو جا،" وہ فوراً کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا۔[2]

---

[1] کتاب متی 4:8

[2] کتاب متی 3:8

3۔رومی افسر کے غلام کی فالج سے شفا:

جب عیسیٰؑ کفر نحوم میں داخل ہوا تو ایک صوبہ دار اس کے پاس آیا اور اُس کی منت کر کے کہا، "اے خدواند "میرا خادم مفالج کا مارا گھر میں پڑا ہے، اور نہایت تکلیف میں ہے۔"

اُس نے اُس سے کہا، "میں آکر اُسے شفادوں گا۔"

صوبہ دار نے جواب میں کہا، "اے خداوند، میں اس لائق نہیں کہ تُو میری چھت کے نیچے آئے بلکہ صرف زبان سے کہ دے تو میرا خادم شفا پا جائے گا۔ کیونکہ میں بھی دوسرے کے آختیار میں ہوں اور سپاہی میرے ماتحت ہیں۔ اور جب ایک سے کہتا ہوں، "کہ جا تو وہ جاتا ہے اور دوسرے سے کہ آ، تو وہ آتا ہے۔ اور اپنے نوکر سے کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے۔

یسوح نے یہ سن کر تعجب کیا۔ اُس نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والوں سے کہا "میں تم کو سچ بتاتا ہوں، میں نے اسرائیل میں بھی اس قسم کا ایمان نہیں پایا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں، بہت سے لوگ شرق اور مغرب سے آکر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ لیکن بادشاہی کے اصل وارثوں کو نکا ل کر اندھیرے میں ڈال دیا جائے گا، اُس جگہ جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔" اور یسوح نے صوبہ دار سے کہا، "جا، تیرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا تیرا ایمان ہے۔" اور اُسی گھڑی خادم نے شفا پائی۔[1]

5۔بخار سے شفاء:

اور یسوح نے پطرس کے گھر میں آکر اُس کی ساس کو تپ میں پڑی دیکھا۔ اُس نے اُس کا ہاتھ چھوا اور تپ اُس پر سے اتر گئی اور وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُس کی خدمت کرنے لگی۔[2]

6۔دو بدروح گرفتہ آدمیوں کی شفاء:

وہ جھیل کے پار گدرینیوں کے علاقے میں پہنچے تو بدروح گرفتہ دو آدمی قبروں سے نکل کر اُس سے ملے۔ وہ ایسے تُند مزاج تھے کہ کوئی اُس راستہ سے گزر نہیں سکتا تھا۔ اور دیکھو انہوں نے چلا کہا، "اللہ کے فرزند، ہمارا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ؟ کیا آپ ہمیں مقررہ وقت سے پہلے عذاب میں ڈالنے آئے ہیں؟ "

---

[1] کتاب متی:8-5

[2] ایضا:8-5

اُن سے کچھ دور بہت سے سؤروں کا غول چر رہا تھا۔ پس بدروحوں نے اُس کی منت کر کے کہا، "اگر تُو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں سؤروں کے غول میں بھیج دے۔"

اُس نے ان سے کہا، "جاؤ۔" وہ نکل کر سؤروں کے اندر چلی گئی۔ اور دیکھو سارا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور پانی میں ڈوب مرا۔[1]

7۔ مفلوج شخص کی شفاء:

پھر وہ کشتی پر چڑھ کر اپنے شہر میں آیا۔ اور دیکھو لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر پڑا ہوا اُس کے پاس لائے۔ یسوح نے ان کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے کہا، "بیٹا، خاطر جمع رکھ۔ تیرے گناہ معاف ہوئے۔" اور دیکھو بعض فقیہوں نے اپنے دل میں کہا۔ "یہ کفر بکتا ہے" یسوح نے ان کی خیال معلوم کر کے کہا کہ تم کیوں اپنے دلوں میں برے خیال لاتے ہو؟۔ آسان کیا ہے یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ چل اٹھ اور چل پھر؟ لیکن اس لئے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔" اس نے مفلوج سے کہا، "اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔" وہ اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔[2]

8۔ یائیر کی بیٹی:

ایک سردار نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا، "میری بیٹی ابھی مری ہے۔ لیکن تُو چل کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائے گی۔ یسوح اُٹھ کر اپنے شاگردوں سمیت اُس کے پیچھے ہو لیا۔

اور جب یسوح سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بجانے والوں کو اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا تو کہا، "ہٹ جاؤ! کیونکہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔ وہ اس پر ہنسنے لگے۔ مگر جب بھیڑ نکال دی گئی تو اُس نے اندر جا کر۔ اُس کا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس معجزے کی خبر اُس پورے علاقے میں پھیل گئی۔[3]

9۔ اندھوں کی شفاء:

جب یسوح آگے بڑھا تو دو اندھے اُس کے پیچھے یہ پکارتے ہوئے چلے، "اے ابن داؤد، ہم پر رحم کر۔"

---

[1] کتاب متی 9-9

[2] ایضاً 9-9

[3] ایضاً 9-10

جب وہ گھر میں پہنچا تو وہ اندھے اُس کے پاس آئے۔ اور یسوع نے اُن سے کہا، "کیا تم کو اعتقاد ہے کہ میں یہ کر سکتا ہوں؟"

اُنہوں نے اُس سے کہا، "ہاں، خداوند۔"

تب اُس نے اُن کی آنکھیں چھو کر کہا، "تمہارے اعتقاد کے موافق تمہارے لیے ہو۔" اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں۔[1]

10۔ گونگے آدمی کی شفاء:

جب وہ باہر جا رہے تھے تو ایک گونگے کو جس میں بدروح تھی اُس کے پاس لائے۔ اور جب وہ بدروح نکال دی گئی تو گونگا بولنے لگا۔[2]

11۔ سوکھے ہاتھ والے آدمی کی شفاء:

اور وہاں سے چل کر اُن کے عبادت خانے میں گیا۔ اور دیکھو وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ انھوں نے اُس پر الزام لگانے کے ارادے سے یہ پوچھا کہ "کیا سبت کے دن شفاء دینا روا ہے؟" اُس نے اُن سے کہا، "تم میں ایسا کون ہے جس کی ایک ہی بھیڑ ہو اور وہ سبت کے دن گڑھے میں گر جائے تو وہ اُسے پکڑ کر نہ نکالے؟ پس آدمی کی قدر بھیڑ سے بہت ہی زیادہ ہے! اس لئے سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے۔ تب اُس نے اُس آدمی سے کہا، "اپنا ہاتھ بڑھا۔" اُس نے بڑھایا اور وہ دوسرے ہاتھ کی مانند درست ہو گیا۔[3]

12۔ کوڑھ سے شفاء:

ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جو کوڑھ کا مریض تھا۔ گھٹنوں کے بل جھک کر اُس نے منت کی، "اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔"

عیسیٰ کو ترس آیا۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا، "میں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔" اس پر بیماری فوراً دور ہو گئی اور وہ پاک صاف ہو گیا۔[4]

---

[1] کتاب متی 5:10

[2] کتاب مرقس:8-7

[3] کتاب متی:12-4

[4] کتاب مرقس:2-4

14۔ گونگے بہرے کی شفاء:

اور وہ پھر صور کی سرحدوں سے نکل کر صیدا کی راہ سے دِکپُلس کی سرحدوں سے ہوتا ہوا گلیل کی جھیل پر پہنچا۔ اور لوگوں نے ایک بہرے کو جو ہکلا بھی تھا اُسکے پاس لا کر اُسکی منت کی کہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھ۔ وہ اُسکو بھیڑ میں سے الگ لے گیا اور اپنی انگلیاں اسکے کانوں میں ڈالیں اور تھوک کر اس کی زبان چھوئی۔ اور آسمان کی طرف نظر کر کے ایک آہ بھری اور اُس سے کہا "اِفتح" یعنی کھل جا۔ اور اُسکے کان کھل گئے اور اُسکی زبان کی گرہ کھل گئی اور وہ صاف بولنے لگا۔[1]

تجزیہ:

اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے ذریعے بیمار اور کمزور لوگوں کو شفادی۔ اور ساتھ ساتھ ان علاقوں کے لوگوں کو بھی شفادی جہاں سے وہ گزرتے گئے۔ جس طرح اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو اپنی قدرت دکھانے کے لئے طاعون اور بیماریوں میں مبتلا کیا، اسی طرح اپنے نبی مکرم حضرت عیسی علیہ السلام کے ذریعے لوگوں کو شفا بخشی تاکہ وہ اس معجزہ کے ذریعے اس بات کو ثابت کریں کہ وہ اللہ کے نبی ہیں۔ بعض اوقات ایسی بیماریاں بھی دنیاوی محبت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ جس کے ذریعے اللہ تعالی ہر چیز پر اپنے اختیار کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے یہ بات ثابت کرتا ہے کہ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے۔

---

[1] مرقس:8-7

فصل سوم

کتاب مقدس کی روشنی میں وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر

کتاب مقدس کی روشنی میں وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر مندرجہ ذیل ہیں۔

- زد پر اڑ جانا عہد شکنی کرنا اور اس پر سزا ملنا عذاب الٰہی کا نازل ہونا۔
- اگر کسی شخص کو بیماری ہو تو وہ امام کے پاس جائے اور وہ اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے اس کو ناپاک قرار دے یا پاک قرار دے۔
- اگر 7 دن بعد جلد کی جگہ اگر سفید ہو تو اس کی 7 دن الگ رکھے۔
- سات دن بعد پھر امام مریض کا معائنہ کرے۔ اگر مریض صحیح ہو جائے تو اسے کپڑے دھونے کا حکم دے۔ جس سے وہ پاک ہو جائے گا۔
- مریض اپنے بال کھلے رکھے مونچھوں کو کپڑے میں چھپائے رکھے اور ناپاک ناپاک پکارتا رہے جب تک وبائی بیماری ختم نہیں ہو جاتی۔
- پھپھوندی کو ایک مرتبہ دھونے کے بعد غائب ہو جائے تو اس کو ایک اور مرتبہ دھوئے پھر متاثرہ چیز پاک ہو جائے گی۔
- تم اپنے خداوند کی عبادت کرنا تب وہ تیرے بیچ سے بیماری کو دور کر دے گا۔
- کفارہ ادا کرنے سے وباء نہ پھیلے گی۔
- خداوند ہی ہر قسم کی بیماری دور کرے گا۔
- خداوند کو مبارک کہے وہ تجھے تمام بیماریوں سے شفاء دیتا ہے۔
- خداوند اپنا کلام، نازل کے شفاء دیتا ہے۔
- حزقیاہ جب بیمار پڑنے لگا اور مرنے کے قریب ہو گیا تب یسعیاہ اموس کے بیٹے نے اس کے پاس آکر کہا کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ اپنے گھر کا انتظام کر رہے کیونکہ توں مر جائیگا۔
- اگر لوگ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے دل سے سمجھیں اور رجوع کریں میری طرف تو میں ان کو شفاء بخشوں گا۔

- اگر لشکر میں کسی فوجی کو وباء لگ جائے تو امام کو چاہئے تو اسے لشکر سے الگ کر دے۔
- وباء پر غور کرنا بت پرستی چھوڑ کر اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کا نام ہے۔
- وباء انسانوں کے لیے انتباہ ہے اور خدا کی طرف لوٹنے کا ذریعہ ہے۔
- طاعون کی وباء پاکیزگی اور گناہوں میں نہ پڑنے کی دعوت ہے۔
- وبائی امراض سیاسی اور سماجی انصاف پر غور کرنے کا نام ہے۔
- اللہ تعالی اس وبا کے ذریعے لوگوں پر ظلم، بچوں کے قتل اور انسانوں کی غلامی کو روکنا چاہتا تھا۔
- یہ وباء ذریعہ تھی لوگوں کی خدا سے وابستگی کا کیونکہ اس وباء نے صرف فرعون کے پیروکاروں کو متاثر کیا جبکہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی قوم کو اس سے محفوظ رکھا یہ واضح دلیل تھی اللہ تعالی کی لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی۔
- اللہ تعالی ان بیماریوں اور آفات کے ذریعے اپنے اختیارات کو ظاہر کرتا ہے۔
- ٹڈی کا عذاب ایک الہی انتباہ ہے اور توبہ کی دعوت کا ذریعہ ہے۔

باب چہارم

وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر اور اسلامی تعلیمات

فصلِ اول: وباء سے متاثرہ علاقوں میں آمد و رفت کے بارے میں نبی ﷺ کی تعلیمات

فصلِ دوم: قرآن و سنت کی روشنی میں حفظان صحت کے اصول

فصلِ سوم: کرونا وائرس کے پھیلاؤ کا طریقہ، علامات اور بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر

فصل اول:

وباء سے متاثر علاقوں میں آمد ورفت کے بارے میں نبی ﷺ کی تعلیمات

رسول اللہ ﷺ نے امت کو ایسے علاقے میں جہاں یہ بیماری پہلے سے موجود ہو داخل ہونے سے روک دیا ہے اور آپ نے جہاں بیماری پھیل گئی ہو وہاں سے دوسرے ایسے علاقے میں جہاں یہ بیماری نہ ہو بھاگ کر جانے سے بھی روکا تاکہ غیر متاثر علاقے متاثر نہ ہوں، اس لیے کہ جن علاقوں میں بیماری پھیلی ہوئی ہے وہاں داخلہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ خود کو اس بلا کے سامنے پیش کر رہے ہیں جہاں موت اپنا منہ کھولے کھڑی خودکشی کے مترادف ہے، اور عقل و ہوش شرع و دیانت کے بھی خلاف ہے بلکہ ایسی زمین اور علاقے میں داخل ہونے سے پرہیز کرنا اس احتیاط اور پرہیز میں شمار ہوگا، جس کا حکم اللہ پاک نے کیا ہے اور انسان کو اس رہنمائی کا پورا لحاظ رکھنا چاہیے ایسی جگہوں سے دور رہنا ایسی فضا اور آب و ہوا سے بچنا چاہیے جہاں اس قسم کی موذی بلاؤں کا زور ہو۔

آپ ﷺ نے ایسے علاقوں سے جہاں یہ وباء پھوٹ گئی ہو اس سے بھی نکل بھاگنے کو منع فرمایا اس کی غالباً دو وجوہ ہیں۔[1]

پہلی وجہ یہ ہے کہ انسان کا تعلق ان مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کے ساتھ رہ کر باری تعالیٰ سے تعلق کی مضبوطی کو ظاہر کرنا، اللہ پھر بھروسہ کرنا، اللہ کے فیصلہ پر مستقل مزاجی سے قائم رہنا، اور تقدیر کے نوشتے پر راضی رہنا۔

دوسری وجہ وہ ہے جسے تمام حذاق و ماہرین طب نے یکساں بیان کیا اور سراہا وہ یہ کہ ہر وہ شخص جو وباء سے بچنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ اپنے بدن سے رطوبات فضلیہ کو نکال ڈالنے کی سعی کرے اور غذا کی مقدار کم کر دے اس لیے کہ ایسے موقع پر جب وباء کا زور ہے، جو رطوبات بھی پیدا ہوں گی، وہ رطوبات فضلیہ میں تبدیل ہو جائیں گی، اس لیے کم سے کم غذا استعمال کریں کہ بدن کی ضرورت سے زیادہ رطوبت پیدا نہ ہونے پائے اور ہر ایسی تدبیر اختیار کرنا جس سے یہ رطوبات خشک ہو جائیں یا کم ہوتی رہیں ضروری ہے لیکن ریاضت و حمام کی اجازت نہیں اس سے اس زمانے میں سختی سے پرہیز کیا جائے، اس لیے کہ انسانی جسم میں ہر وقت فضولات ردیہ کسی نہ کسی مقدار میں موجود رہتی ہیں جن کا آدمی کو اندازہ نہیں ہوتا، اگر وہ ریاضت و حمام کر لیتا ہے، تو اس سے یہ فضولات ابھر جاتے ہیں

---

[1] الجوزی، طبِ نبوی ﷺ، امام المحدث شمس الدین ابو عبداللہ ابن القیم، مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ اردو بازار لاہور، ص:62۔

اور پھر ابھار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کیموس جید کے ساتھ مل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے بڑی سے بڑی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، بلکہ طاعون کے پھیلنے کے وقت سکون اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اور اخلاط کی شورش کو روکنا ضروری ہے اور وباء کے پھوٹنے کے وقت وباء کے مقام سے نکلنا دور وراز مقام کا سفر کرنا سنگین قسم کی حرکات کا متقاضی ہے، جو اصول مذکورہ کی روشنی میں سخت ضرررساں ہو گا اور تعدیہ وباء کا بھی اندیشہ ہے اس لیے سفر نہ کرنا ہی عمدہ ہے اور مقام وباء سے صحت کے مقامات کو جانا مضر خلائق ہو گا، اس روشنی میں اطباء کے کلام کی تائید بھی ہو گی، اور رسول اللہ ﷺ کی طبی حکمت اور بالغ تدبیر پر بھی روشنی پڑ گئی، اور اس ایک نہی سے قلب و بدن کی کتنی ہی بھلائیاں مقصود ہیں وہ بھی آئینہ ہو کر سامنے آئیں۔[1]

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا:

((لا تَخرُ جُو افِر اَرا مِنُه))[2]

سے آپ کے بیان کے مطابق معنی مراد لینے میں کیا مانع ہے، اس لیے کہ آپ کسی خاص عارض کی وجہ سے سفر کرنے اور ایسے مقام سے نکلنے سے نہیں روکتے میں کہتا ہوں کہ سوال یہ ہے کہ کیا کسی طبیب نے ایسے مواقع پر حرکت سے روکا ہے یہ کسی دانشور اور حکیم کی بات ہو سکتی ہے، کہ لوگ طاعون پھیلنے کے وقت چلنا پھرنا اور دوسری حرکات قطعی بند کر دیں اور پتھر و پہاڑ کی طرح بس ایک جگہ جمع رہیں بلکہ ہدایت تو صرف اتنی ہے کہ ممکن حد تک حرکات سے روکا جائے اور جو آدمی کہ اس وباء سے بھاگ کر حرکت کرتا ہے اس کی حرکت تو کسی خاص ضرورت کے تحت نہیں ہے بلکہ صرف وباء سے فرار ہی مقصد بنا کر حرکت کرتا ہے، ایسے آدمی کے لیے جس پر اس وباء کا ہوا سوار ہو اس کے لیے راحت اور سکون ہی نافع ہے اس سے وہ توکل علی اللہ کا مظاہرہ کرتا ہے اور تقدیر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے مگر جو لوگ بلا حرکت کے اپنی معاش اور دوسری ضرورتوں کے محتاج ہوں، ان کے لیے تو یہ حکم نہیں ہے کہ وہ بھی سکون وراحت اختیار کریں جیسے کاریگروں کا طبقہ مسافر، مزدوروں کے گردہ خوانچہ فروشوں کی جماعت انکو تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تم قطعاً ادھر ادھر نہ کرو، نہ پھرو، نہ جاؤ، نہ کماؤ، ہاں ان کو روک دیا گیا ہے جن کو اس قسم کی کوئی ضرورت نہیں مثلاً محض وباء کے ڈر سے بھاگنے والوں کا سفر۔

البتہ جن مقامات پر طاعون کی وباء پھوٹ چکی ہو وہاں داخلہ پر پابندی میں چند حکمتیں اور مصالح ہیں۔

پہلی حکمت:۔ پریشان کن اسباب سے دوری اور اذیت ناک صورت حال سے پرہیز۔

---

[1] کیموس خلاء یا کھانے کی وہ حالت ہے جو معدہ کے ہضم کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ لفظ یونانی ہے۔ ایضاً بحوالہ الجوزی، طبِ نبوی ﷺ ص:57

[2] بخاری، الجامع الصحیح، باب ذکر بنی اسرائیل، ح:377

دوسری حکمت: جس عافیت سے معاش اور معاد دونوں کا گہرا رابطہ ہے اسے اختیار کرنا۔
تیسری حکمت: ایسی فضا میں سانس لینے سے بچاؤ جس میں عفونت گھر کر گئی ہو، اور جسکا ماحول فاسد ہو چکا ہو۔
چوتھی حکمت: جو لوگ اس مرض کے شکار ہیں ان کی قربت سے روک لو، ان کے آس پاس پھرنے سے پرہیز کرو تا کہ ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان تندرست لوگوں کو بھی وہ مرض لاحق نہ ہو جائے۔
خود سنن ابوداؤد میں مرفوعاً روایت ہے:

((فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ))[1]

"وبا میں گھسے رہنا ہلاکت ہے"۔

پانچویں حکمت: بدفالی اور تعدیہ سے بچاؤ اس لیے کہ لوگ ان دونوں سے متاثر ہوتے ہیں اس لیے کہ طیرہ تو اس کے لیے ہے، جو بدفالی پسند کرتا ہے۔

ورنہ اس ممانعت میں کہ ایسے علاقوں میں داخل نہ ہوں صرف اجتناب اور احتیاط مقصود ہے نیز برباد کن اسباب اور تباہی آور وجوہ سے بھی سابقہ رکھنے سے ممانعت ہے اور فرار سے روکنے میں توکل، تسلیم ورضا، تفویض، الٰہی سپاری اس طرح پہلی صورت میں تعلیم و تادیب ہے، دوسری میں تفویض و تسلیم مقصود ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ فاروق اعظم شام کی ایک مہم پر روانہ ہوئے، جب آپ سرغ[2] کے ایک علاقے میں پہنچے تو ابو عبیدہؓ بن جراح اور ان کے ساتھی کی ملاقات ان سے ہوئی ان لوگوں نے اطلاع دی کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے اس خبر کو سن کر لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہوئیں کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہیے یا لوٹ جانا چاہیے، آپ نے ان حالات میں ابن عباسؓ سے فرمایا کہ مہاجرین اولین کے افراد جو شریک مہم ہیں بلا کر لائیے چنانچہ وہ ان کو بلا لائے آپ نے ان کے سامنے صورت حال مشورہ کے لیے رکھی وہ لوگ کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوئے، کسی نے کہا ہم ایک بڑی مہم پر نکلے ہیں اس لیے ہمیں اس مہم کو سر کیے بغیر واپس نہ جانا چاہیے، دوسروں کا مشورہ آیا کہ امت کے برگزیدہ اشخاص آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کو اس وبا میں ان کو بھیجنے کا مشورہ نہ دیں گے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا اچھا

---

[1] أبو داود ،سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني ،سنن ابی داؤد،(المكتبة العصرية، صيدا - بيروت،عدد الأجزاء: 4)،کتاب:الطب باب:فی الطیرۃ،ح:3923

[2] الجوزی، طب نبوی ﷺ المحدث، ص:59
(سرغ حجاز سے متصل شام کے کنارے پر واقع ایک گاؤں کا نام ہے، مروۃ عین کے ضم اور کرۃ کے ساتھ منقول ہے اور اس وادی کا کنارہ اور حصہ مراد ہے)

آپ لوگ جائیں پھر آپ نے انصار کو طلب فرمایا میں ان کو بلا کر لایا ان کے سامنے بھی بات رکھی ان کی روش بھی وہی رہی جو مہاجرین کی تھی، ان میں بھی اختلاف رہا۔ پھر آپ نے ان سے بھی مجلس سے چلے جانے کا حکم دیا پھر آپ نے مجھ سے کہا قریش کے وہ برگزیدہ جو فتح مکہ میں جناب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ ان کو بلایئے میں انہیں بلا لایا ان میں کوئی اختلاف کا شکار نہیں رہا انہوں نے عرض کیا بہتر یہ ہے کہ آپ واپس چلے جائیں اور ان برگزیدہ اصحاب کو وباء کی بھینٹ نہ چڑھائیں اس کے بعد حضرت فاروق اعظم نے اعلان فرمایا کہ ہم کو صبح واپس ہونا ہے، چنانچہ صبح کو سب واپس ہونے کے لیے آئے، تو حضرت ابو عبدہ بن جراحؓ نے فرمایا امیر المؤمنین قضائے الٰہی سے گریز کر رہے ہیں آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے فرمایا کہ ایسی بات آپ کے شایاں شان نہیں آپ اس کے سوا کہہ سکتے ہیں ہاں یہی سمجھ لیں کہ ایک تقدیر الٰہی سے دوسری تقدیر کی جانب ہم بھاگ رہے ہیں۔ یہ تو روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ لوگ اپنے اونٹ لے کر کسی وادی میں اترتے ہیں۔ جس کے دو کنارے ہیں ایک شاداب دوسرا خشک اگر شاداب علاقے میں چرانے کا موقعہ ملا تو قضا الٰہی سے ہے اور اگر خشک علاقے میں چرنے کا موقع ملا تو یہ بھی تقدیر الٰہی کی بنیاد پر ہے اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تشریف لائے جو اپنی کسی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے اس موقع پر نہ تھے یہ ماجرا سن کر فرمایا کہ اس سلسلے میں میرے پاس واضح حکم ہے میں نے رسو اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کہتے سنا۔

((إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا))[1]

"میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کہتے ہوئے سنا کہ جب کسی علاقے میں طاعون پھیل رہا ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔"

طاعونِ عمواس میں سیدنا ابو عبیدہؓ بن جراح، پھر سیدنا معاذؓ بن جبل عساکر کے سپہ سالار مقرر ہوئے، اور دونوں ہی اس وباء سے شہید ہو گئے۔ دونوں کے بعد سیدنا عمرو بن العاصؓ امیر مقرر ہوئے، تو لوگوں کو خطاب میں یہ ہدایت کی:

اے لوگو! یہ بیماری جب سے آئی ہے، یہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی جارہی ہے۔ تم پہاڑوں پر چڑھ داخل ہو کر اس سے احتیاط کرو۔ جب یہ ہدایت سیدنا عمرؓ کو پہنچی تو اُنہوں نے اس کو ناپسند نہ کیا۔[2]

---

[1] بخاری نے اسے 10 / 154 اور 10 / 157 میں روایت کیا ہے جو کتاب الطب سے متعلق ہے اور باب مایذکر فی الطاعون قائم مذکور ہے مزید مسلم نے 2219 حدیث اصلاح میں باب الطاعون والطیرۃ الکھانہو نحوھا کے تحت اس کا ذکر کیا ہے۔

[2] مسند احمد بن حنبل: 3 / 226، ح: 1698

ان احادیث و آثار میں ایسے علاقے سے نکلنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے جہاں بڑے پیمانے پر بیماری پھیل چکی ہو۔ ان احادیث کا تعلق احتیاط کے عملی رویے سے ہے کہ تقدیر پر انحصار کر بیٹھنے کی بجائے عملی طور پر بچاؤ کی کوشش بھی کرنا چاہیے اور عملی اسباب کو اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے۔ اور وباءزدہ علاقے میں موجود لوگوں کے نہ نکلنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جو لوگ وبا سے متاثر ہیں وہ اس کو باہر نہ پھیلائیں اور اندر متاثرہ مریضوں کا احتیاط کے ساتھ علاج کرنا بھی ممکن ہو سکے۔

دنیا میں اس وقت کورونا وائرس پھیلنے کی بڑی وجہ نبی کریم ﷺ کی اس ہدایت کو نظر انداز کرنا ہے جب ہدایت نبوی یہ ہے کہ مرض سے متاثرہ علاقے سے کوئی شخص بھی مت نکلے تو آپ نے ہر شخص کے لئے اس کو ممنوع قرار دیا اور کسی وطن سے تعلق یا نظریہ سے وابستگی کی بناء پر لوگوں کو نکلنے سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ جبکہ دور حاضر میں ہر حکومت اپنے شہریوں کو متاثرہ علاقوں سے اکٹھا کر کے اپنے ممالک میں لانے کی فکر میں ہے۔ یہ وہ حکومتی ذمہ داری ہے جسے نیشنل ازم پر مبنی جدید ریاستی نظام نے اختیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر چین یا یورپ میں پھیلنے والا مرض پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ہوائی سفر کی آسانی کی وجہ سے تاریخ میں پہلی بار کوئی وبا اتنے بڑے پیمانے پر پھیلی ہے۔ پاکستان میں بھی سوا لاکھ پاکستانیوں کو دنیا بھر سے بین الاقوامی پروازوں کے ذریعے واپس بلایا گیا ہے۔ شرعی تعلیمات کو نظر انداز کرنے والا یہی مادی رویہ اور مغربی نظریہ دنیا بھر میں اس وبائی مرض کو سب سے زیادہ پھیلانے کی حقیقی وجہ ہے۔[1]

چونکہ متاثرہ علاقوں سے زیادہ نقل و حرکت کی بنا پر وبائی امراض میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے، اس لئے دنیا بھر میں کورونا کے مرض نے سب سے زیادہ یورپ میں تباہی پھیلائی ہے، اور یورپ دنیا کے انہی ممالک پر مشتمل ہے جہاں دنیا بھر کے مسافروں کی سب سے زیادہ آمد و رفت ہوتی ہے۔ یورپی ممالک مثلاً لندن، پیرس اور اٹلی وغیرہ بین الاقوامی مسافروں کے مرکزی پلیٹ فارم گڑھ (Hub) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی صورتحال امریکی شہر نیو یارک کی بھی ہے جہاں پورے امریکہ میں سب سے زیادہ وائرس پھیلا۔ جبکہ برصغیر کے ممالکن میں جہاں سیاحوں اور غیر ملکی شہریوں کی آمد و رفت کم ہے، وہاں یہ مرض بھی اتنا ہلاکت خیز ثابت نہیں ہوا۔

اس فرمان نبوی کے تناظر میں سعودی حکومت کا حرمین شریفین کو عالمی زائرین کے لیے محدود مدت تک بند کرنے کا انتظامی فیصلہ معقولیت رکھتا ہے، اور جب اُن کے لئے پابندی عائد ہو گئی تو پھر مختلف شہروں کے معترین

[1] ڈاکٹر حسن مدنی، کرونا وائرس سے احتیاط اور احادیث ﷺ کی رہنمائی، (پبلیشرز، دار العلوم اسلامیہ جامعہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور) ص:17

کے لئے بھی آمد ورفت کو محدود کرنے میں کوئی مشکل نہ رہی تاکہ عالمی سطح پر وطنی امتیاز کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اسی بناپر سعودی حکومت نے اس سال حج میں بھی غیر ملکی حاجیوں کو روک کر، ملک میں موجود مختلف ممالک کے شہریوں کو حج کرنے کی ہی اجازت دی۔[1]

بچاؤ کی تدابیر:

وباؤں سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مزید یہ کہ ان کی وجہ سے وباؤں کا پھیلاؤ بھی روکا جاسکتا ہے۔ فکر اسلامی میں احتیاطی تدابیر پر بہت توجہ کی گئی ہے۔ فکر اسلامی کے مصادر ومراجع میں قرآن و سنت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے وباؤں کی حفاظتی تدابیر کی تعیین کے لیے بھی انھی مصادر سے رجوع کیا جاتا ہے۔ وبائی امراض سے بچاؤ کی مختلف تدابیر میں حدیث و سنت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اس حوالے سے ایک ارشاد نبوی ﷺ بنیادی اہمیت کا حامل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْعَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ ـــ))[2]

"طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں یہ مہلک مرض نمودار ہو تو وہاں سے ڈر کر مت نکلو"۔

فرمان نبوی ﷺ کے علاوہ سیرت طیبہ میں عملی طور پر بھی ایسی رہنمائی موجود ہے جس کا تعلق وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر سے ہے، چنانچہ سنت یہ ہے کہ مسلمانوں کی متعدی وباء سے بچنے کے لیے مناسب تدابیر اختیار کرنی چاہییں، ایسا کرنا توکل اور تقدیر پر ایمان کے تقاضوں کے منافی نہیں ہے۔ وبائی ایام میں حضور ﷺ کے طرز عمل سے متعلق اہم رہنمائی اس روایت سے بھی ملتی ہے۔

((لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُأَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ))[3]

---

[1] حج وعمرہ کے حوالے سے سعودی حکومت کا دنیا بھر کے متاثرہ شہروں سے زائرین کی آمد ورفت کو حدیث نبوی کی بنا پر مطلقاً روک دینا اور رمضان المبارک ودیگر اوقات میں حرمین شریفین اور اہم مساجد میں عبادات کو محدود کرتے ہوئے کلی موقوف نہ کرنا احتیاط کا تقاضا ہے۔

[2] القشیری، الصحیح المسلم، باب الطاعون والطیرۃ الکھانۃ ونحوھا، ح:5772

[3] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، ح:3474

اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ اللہ کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

اسی بابت ایک دوسری روایت میں ہے:

((كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ ، وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ ، صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ))[1]

"یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اسے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی بندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹی ہوئی ہے اور اس میں ٹھہرا ہے، وہ اس شہر سے بھاگا نہیں بلکہ صبر کیے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے، وہ یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی ہے جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا"۔

علامہ ابن حجر عسقلانی ان وبائی امراض سے بچنے کی حفاظتی تدابیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

((و لاشک ان المور ثلاث من خرج لقصد الفرار۔۔))[2]

تین صورتیں ہیں: ایک شخص کا وہاں سے باہر جانے کا مقصد ہی طاعون سے فرار ہے تو یہ شخص تو یقینی طور پر ممانعت میں شامل ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص محض کسی حاجت کے لیے نکلے اور اس کا مقصد طاعون سے فرار نہ ہو تو وہ ممانعت میں شامل نہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ انسان کسی کام کی غرض سے نکلے اور ساتھ میں طاعون سے بچنا بھی مقصد میں شامل کر لے تو اس شخص کے بارے میں علمائے کرام کی مختلف آراء ہیں۔ اس آخری صورت میں سے یہ بھی ہے کہ جس جگہ موجود ہے وہاں بیماری ہو اور جس جگہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے وہاں بیماری نہ ہو، اس بارے میں سلف سے مختلف آراء نقل ہوئی ہیں۔ لہٰذا جس نے اسے ناجائز کہا ہے تو اس نے اسے فرار کی صورتوں میں شامل کیا ہے اور جس نے اسے جائز قرار دیا ہے اس نے اسے فرار میں شمار نہیں کیا کیوں کہ وہ محض فرار کے لیے

---

[1] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب القدر، باب " قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا"، ح:6619۔

[2] عسقلانی، علامہ ابن الحجر، فتح الباری (بیروت دار الکتب العلمیۃ 1998) ص:180

نہیں نکا بلکہ وہ تو دوا کے لیے جا رہا ہے، اور اسی پر محمول کیا جائے گا اس واقعے کو جو حضرت ابو موسی اشعری کے اثر میں آیا ہے کہ حضرت عمرنے حضرت ابو عبیدہ کو خط لکھا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے، آپ جیسے ہی خط پڑھیں تو فوراً میری طرف آجائیں۔

امام غزالیؒ کا خیال ہے کہ طاعون زدہ شہر کے لوگوں کو باہر جانے سے اس لیے روکا گیا ہے کہ وہاں بہ ظاہر صحت مند نظر آنے والے لوگوں کا طاعون سے متاثر ہونا بعید نہیں ہے، کیونکہ شروع میں بیماریوں کا اثر ظاہر نہیں ہوتا، اور اگر یہ لوگ دوسری جگہ آمد و رفت کریں تو بیماری متعدی ہو سکتی ہے۔[1] علامہ ابن قیمکا موقف یہ ہے کہ طاعون زدہ شہر میں باہر سے لوگوں کا داخلہ اس لیے ممنوع ہے کہ مجاورت اور اختلاط ایسی بیماریوں کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اس لیے جو لوگ باہر ہیں اور صحت مند ہیں، ان کا اپنی صحت کو ناحق خطرے میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔[2] ایسے حالات میں اگر کوئی شخص وبائی مرض کا شکار ہو جاتا ہے تو احتیاطی تدبیر کا تقاضا ہے کہ دوسرے لوگوں کو اس بیماری سے بچانے کے لیے متاثرہ شخص کو علیحدہ جگہ پر رکھا جائے۔ ارشاد نبوی ہے:

((لَا یُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَی مُصِحٍّ))[3]

"بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے"۔

قبول اسلام کی غرض سے اہل ثقیف کا ایک وفد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، ان لوگوں میں ایک آدمی کوڑھ کے مرض میں مبتلا تھا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے ملاقات کرنے سے گریز فرمایا اور اسے پیغام بھیجا کہ وہ واپس چلا جائے کیوں کہ اس کی بیعت ہو چکی ہے۔ اُس کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نہ تو مصافحہ فرمایا اور نہ ہی لوگوں کے درمیان اُس کو بیٹھنے دیا۔[4] وبا سے متاثرہ شخص کو علیحدہ رکھنے (Isolation/ Quarantine) کی طرف اشارہ اس ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملتا ہے:

((فر من المجذ وم کما تفر من الا سد))[5]

"کوڑھ کے مرض والے شخص سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو"

---

[1] الغزالی ابو حامد، محمد بن محمد، احیاء علوم الدین مع الاتحاف (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001ء) ص:278۔

[2] ابن قیم الجوزیۃ، الطب النبوی (بیروت: دار الفکر للطباعۃ والنشر، 2006ء) ص:34۔

[3] القشیری، الصحیح المسلم، کتاب السلام، باب لا عدوی، ولا طیرۃ، ولا ھامۃ، ولا صفر، ولا نوء، ولا غول، ولا یورد ممرض علی مصح، ح:5791۔

[4] نفس مصدر، باب اجتناب المجذوم ونحوہ، ح:5822۔

[5] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الجذام، ح:5707۔

وباء کے زمانہ میں تندرست لوگوں کو بھی احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہونا چاہیے، اپنے گھروں میں رہا جائے، بلا ضرورت باہر نہ نکلا جائے، رش والی جگہوں پر نہ جایا جائے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے گریز کیا جائے۔ فتنہ یا وبا کے ایام میں انسان کے مثالی طرز عمل کی وضاحت ایک روایت سے بہ خوبی ہوتی ہے، حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! نجات کی صورت کیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ))[1]

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کی وسعت میں مقید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو"۔

وبائی امراض کے زمانے میں غیر ضروری سفر سے احتراز کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے، استغفار کیا جائے اروعاجزی اختیار کی جائے، نیز حکومت کی ہدایات پر ممکن حد تک عمل کیا جائے، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَاخَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ))[2]

عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا، چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا اور اگر کوئی ان کی طرف دور سے بھی جھانک کر دیکھے گا تو وہ اسے بھی سمیٹ لیں گے، ایسے وقت میں جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پالے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہیے۔

وبائی امراض کی روک تھام کے لیے دنیا میں دو طریقے متعارف ہیں: پہلا طریقہ دوا اور ویکسین کے استعمال کا ہے، جب کہ دوسرے کا تعلق احتیاط اور حفاظتی تدابیر سے ہے، اسلامی فکر میں ان دونوں طریقوں کی قبولیت موجود ہے۔ حفاظتی تدابیر میں صفائی ستھرائی کا بڑا کردار ہے، اسمیں وضو بڑی بامقصد سرگرمی ہے۔[3] حفاظی تدابیر کو اپناتے ہوئے ہی اسلام نے بار بار ہاتھ دھونے کی ترغیب دلائی ہے۔

---

[1] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، کتاب الزھد عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی حفظ اللسان (بیروت: دار الکتب العلمیة، 2008ء) ح :2406۔

[2] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب تکون فتنة القاعد فیھا خیر من القائم، ح:7082۔

[3] القشیری، الصحیح المسلم، کتاب الطھارۃ، باب استحباب اطالة الغرۃ والتحجیل فی الوضوء، ح:579۔

وبائی مرض کے دنوں میں میل ملاقات اور سفر سے گریز کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دنوں میں اگر کوئی بندہ ثواب کی نیت سے تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اپنے گھر تک محدود رہے تو زندہ رہنے کی صورت میں بھی اسے شہید کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔[1]

درج بالا نقلی اور عقلی دلائل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وبائی امراض سے احتیاط اور حفاظتی تدابیر کے طور پر مناسب اقدامات ضروری ہیں۔ اس ضمن میں اسلامی فکر سے جو رہنما اصول سامنے آتے ہیں وہ نبیٔ کریم ﷺ اور صحابہ کے اعمال سے مستنبط ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بھی اسی کی تعلیم ارشاد فرمائی، یہی وجہ ہے کہ مشہور صحابی حضرت ابو قلابہ کوڑھ والے مریض سے اجتناب کرنے کو اچھا محسوس کرتے تھے۔[2] حضرت عمر فاروق اپنے عہد خلافت میں لشکر کے ساتھ ملک شام جارہے تھے کہ وہاں پر طاعون کی وباء کی خبر سن کر جلیل القدر صحابہ کرام سے مشاورت کے بعد واپس مدینہ منورہ کی طرف واپس لوٹ گے۔[3] آپ کا یہ عمل حفاظتی تدابیر کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے اور ان پر عمل کرنا تعلیمات نبوی ﷺ کی حکمتوں کے عین مطابق ہے۔ وباء سے متاثرہ شخص سے فاصلہ رکھا جائے، دوسروں سے مصافحہ اور معانقہ کرنے سے گریز کیا جائے، صرف زبانی سلام پر اکتفا کیا جائے، ضرورت کے تحت باہر نکلتے وقت اپنے منہ کو ڈھانپ لیا جائے یعنی ماسک وغیرہ لگا لیا جائے۔ اسلام انسانوں کے فطری تقاضوں کی بھرپور تکمیل کرتا ہے۔ بد نظر عائر دیکھا جائے تو رُوحانیت کا سرچشمہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ہماری مادی فلاح اور جسمانی صحت کے لیے بھی ایک بہترین اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس پر مکمل عمل پیرا ہونے سے نہ صرف ہم اخلاقی وروحانی اور سیاسی ومعاشی زندگی میں عروج حاصل کرسکتے ہیں بلکہ جسمانی سطح پر صحت وتوانائی کی بدولت سے بھی بہرہ ور ہوسکتے ہیں۔ نیز اسلام علاج کے ساتھ ساتھ حفظان صحت اور احتیاطی تدابیر پر بھی زور دیتا ہے۔

---

[1] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحادیث الانبیاء، ح:3474۔

[2] ابو بکر ابن ابی شیبہ، الصنف، کتاب الاطعمۃ، باب من کان یتقی المجذوم (بیروت: دار قرطبۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1447ھ)، 16:1417، ح :8875۔

[3] ایضا، کتاب الطب، باب مایذکر فی الطاعون، ح:5769: مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب السلام، باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ ونحوھا، ح :5784۔

تجزیہ:

- آپ ﷺ نے وباءزدہ علاقے میں جانے اور وہاں سے نکلنے سے بھی منع فرمایا ہے۔
- وباءزدہ علاقے میں جانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔
- مبتلا بہ مریض کو عوامی حمام استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے دوسرے لوگوں کو بیماری لگنے خطرہ ہے۔
- وباء پھیلتے وقت ایک ہی جگہ جمع رہیں۔
- تندرست افراد کو بیمار افراد سے الگ رکھا جائے۔
- احتیاطی تدابیر اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے اگر احتیاطی تدابیر کو اپنایا جائے تو متعدی امراض کے پھیلاؤ میں بہت حد تک کمی آسکتی ہے۔

فصل دوم:

قرآن و سنت کی روشنی میں حفظان صحت کے اصول

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے۔اللہ تعالی نے انسان کو جو عظیم نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے ایک بڑی اور اہم نعمت صحت ہے۔اللہ اور اس کے رسول نے انسان کو اپنی صحت برقرار رکھنے اور اس کی حفاظت کے لیے مکمل اور جامع تعلیمات دیں ہیں۔قرآن میں اللہ تعالی نےانسان کو پاکیزہ اور حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا ہےاور حرام چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔آپ ﷺ نے اچھی صحت کے اصول کے لیے کھانے پینے، حفظان صحت، خوراک، ورزش، صفائی، مضر صحت اشیاء سے اجتناب کے لیے سنہری اصول مرتب کیے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

قرآن مجید کی روشنی میں حرام کردہ اشیاء کی حکمت:

قرآن بنیادی طور پر ایک عملی کتاب ہے اس میں کسی معاملے کی غیر ضروری تفصیل نہیں۔وہ بات صرف اصول تک کرتا ہے۔تفصیلات طے کرنا ماننے والوں کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔یا وہ اپنے پیغمبر سے توقع کرتا ہے کہ وہ مسئلہ کی تفصیل سے لوگوں کو آگاہ کرے۔جیسے کہ زکوٰۃ، قرآن کی رُو سے زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔کتنا سرمایہ جمع ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور وہ کتنی ہو۔یہ تفصیلات شارح علیہ السلام نے بتائیں۔لیکن حرام چیزوں کے بارے میں وہ ایک واضح، ایک مکمل فہرست یوں جاری کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِوَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِاللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ---﴾[1]

(حرام کر دیا گیا تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جو غیر اللہ کے لیے دی گئی ہو اور گلا گھونٹا ہوا، لاٹھی سے مارا ہوا، بلندی سے گرا ہوا، ٹکر مارا ہوا اور درندے کا کھایا ہوا، مگر کہ جن کو تم ذبح کر لو)

---

[1] القرآن، المائدہ:4-3

﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾[1]

(میں کسی کھانے والے کے بارے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ ان چیزوں میں سے کچھ کھائے جو مجھ پر وحی کے ذریعہ حرام کردی گئیں)

یہ آیات حفظانِ صحت اور تندرستی کی بہت بڑی ضمانت اور حکمت ہے، کیونکہ وہ جانور جو کسی بیماری سے مر گیا ہے اسے کھانے والا بھی اس بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ انسانی معدہ خون کو ہضم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور سؤر کا گوشت تو بیماریوں کا منبع ہے۔ سؤر کو وہ تمام بیماریاں ہو سکتی ہیں جو انسانوں کو ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کی ہر بیماری کھانے والوں کو آلودہ کرے گی۔ اس کے گوشت میں پائے جانے والے کیڑے عمر بھر کے لیے جوڑوں کے دردوں کا باعث بنتے ہیں اور اسی وجہ سے یورپ میں ان امراض کی کثرت ہے۔

سنت نبوی کی روشنی میں صحت بخش خوراک کے اصول:

شہد کا استعمال:

لفظِ شہد اردو زبان کا لفظ ہے۔ فارسی اور ہندی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے اور عربی میں اس کو عَسَل، انگریزی میں Honey کہا جاتا ہے۔ رب ذوالجلال نے شہد کو باعثِ شفاء قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں ایک سورۃ خصوصی طور پر شہد کی مکھی کے بارے میں موجود ہے۔ جس میں فرمایا گیا۔

﴿وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا۔۔۔﴾[2]

(تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر وحی بھیجی کہ وہ پہاڑوں، درختوں، بندیوں پر اپنا گھر بنائے، وہ ہر قسم کے پھلوں سے رزق حاصل کرے اور اپنے رب کے متعین کردہ راستہ پر چلے ان کے پیٹ سے مختلف رنگ کی رطوبتیں نکلتی ہیں جن میں لوگوں کے لیے شفاء رکھی گئی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانیاں ہیں تاکہ لوگ ان پر غور و فکر کرکے فائدہ اٹھائیں)

﴿وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ﴾[3]

---

[1] القرآن، الانعام:145

[2] القرآن، النحل:68،69

[3] القرآن، محمد:15

(جنت میں ملنے والی اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ وہاں پر عمدہ اور خالص شہد کی نہریں ہو نگی اور ان لوگوں کے لیے ہر قسم کے پھل ہو نگے۔)

شہد سے علاج کے بارے میں احادیث:

((عَنْ عَائِشَةَرضی الله عنها قَالَتْ كَانَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُوَالْعَسَلُ))[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلاَثَ غَدَوَاتٍ كُلَّ شَهْرٍلَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلاَءِ))[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص شہد چاٹ لیا کرے ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت اس کو کوئی بڑی آفت نہ آئے گی۔"

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَسَلٌ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعْقَةً لُعْقَةً فَأَخَذْتُ لُعْقَتِي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزْدَادُ أُخْرَى قَالَ نَعَمْ))[3]

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس شہد کا تحفہ آیا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو چاٹنے کے لیے تھوڑا تھوڑا بانٹا۔ میں نے اپنا حصہ لیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! تھوڑا سا اور لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا۔"

شہد کے فوائد:

امراضِ بطن میں افادیتِ شہد کا عالم ہونے کے ساتھ ساتھ طب میں ایک بنیادی اور اہم ترین اصول کی طرف رہنمائی بھی ملتی ہے کہ کسی بھی مرض کے علاج کیلئے دوا کی مقدار، اس کی کیفیت اور مریض کی قوت کی رعایت اور لحاظ رکھنا دوا کے مفید ہونے لئے انتہائی ضروری ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں چوتھی بار شہد کے استعمال کرنے پر مرض سے افاقہ حاصل ہوا۔

---

[1] بخاری، الجامع الصحیح، باب: علاج العسل، ح:5682

[2] ابن ماجۃ، السنن ابن ماجۃ، باب: بیان العسل، ح:3450

[3] ایضا، باب بیان العسل، ح:3451۔۔

شہد کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ خود رسول اللہ بھی اہتمام سے اس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ صبح کو شہد کے شربت کا پیالہ نوش فرماتے اور کبھی عصر کے بعد بھی پیتے تھے۔ ان اوقات میں جب پیٹ خالی ہو اور آنتوں کی قوتِ انجذاب دوسری چیزوں سے متاثر نہ ہو، شہد پینا جسم کے اکثر و بیشتر مسائل کا حل ہے۔

زیتون کا استعمال:

زیتون کا شمار خدا کی ان نعمتوں میں ہوتا ہے جس کا ذکر قرآن حکیم کے علاوہ دیگر آسمانی کتب مثلاً توریت اور انجیل میں بھی ملتا ہے اور خدا نے اسے مبارک درخت قرار دیا ہے جس میں انسانوں کیلئے بہت سے فوائد ہیں زیتون کے پھل سے تیل نکالا جاتا ہے جو روغن زیتون کے نام سے مشہور ہے اور عموماً یہی تیل استعمال میں لایا جاتا ہے۔

زیتون کے متعلق قرآنی تعلیمات:

قرآن مجید نے زیتون اور اس کے تیل کا بار بار ذکر کر کے اسے شہرت و دوام عطا کر دی ہے۔

﴿وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ﴾[1]

(اور کھجور اور مرزوعات جن کے ذائقے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور زیتون اور انار جن کی شکلیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور وہ جن کی شکلیں نہیں ملتی)

اس نے آسمان سے جو پانی برسایا اس کا کرشمہ تمہارے باغات ہیں۔ جن میں انگور، زیتون، انار اور دوسرے پھل اگتے ہیں۔ ان پھلوں میں دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ظاہری ہئیت ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی ہے اور نہیں بھی۔

اس سے مراد درخت کا ایسی صورت میں استفادہ ہے کہ سورج کی روشنی طلوع سے غروب تک اس پر کھل کر پڑتی ہے اور پھر ایک ایسا تیل پیدا کرتا ہے جو پاک صاف اور چمکدار ہوتا ہے۔

﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ﴾[2]

(قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طور سینا کی)

---

[1] القرآن، الانعام: 141

[2] القرآن، التین: 1:3

زیتون کے فوائد:

زیتون کے تیل میں پائے جانے والے وٹامن E اور وٹامن K اور پولی فینول ایک ایسا دفاعی نظام فراہم کرتے ہیں جو بڑھاپے کی امداد میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔ زیتون کا استعمال زہر، پیٹ کے کیڑوں اور بالوں کی سفیدی کو روکتا ہے۔

زیتون کے تیل سے شریانوں کے تنگی کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔ جس سے دل کا دورہ نہیں پڑتا۔

جو لوگ زیتون کے تیل سے چکنائی حاصل کرتے ہیں ان میں قولون (بڑی آنت) کے کینسر کا خطرہ نصف رہ جاتا ہے۔ زیتون کا تیل دل کے بڑے دشمن کولیسٹرول کی سطح کو کم کرتا ہے۔

روغن زیتون جگر کو خراب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔[1]

سرکہ کے فائدے:

سرکہ کے خواص پر اطباء لکھتے ہیں کہ یہ حرارت و برودت سے مرکب ہے مگر برودت زیادہ ہوتی ہے، تیسرے درجہ میں خشک ہے۔ صفراء کو ختم کرتا اور مہلک ادویات کے ضرر کو دور کرتا ہے۔ اگر شکم میں دودھ اور خون جم جائیں تو ان کو تحلیل کرتا ہے۔ معدہ کی صفائی کرتا ہے، بلغم کا دشمن ہے۔ کثیف غذاؤں کو زود ہضم بناتا ہے۔ خون کو پتلا کرتا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ اگر گرم کر کے اس کی کلی کی جائے تو دانتوں کے درد ختم کرتا ہے۔ اور مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ سیب کا سرکہ بلڈ شوگر لیول کم کرتا ہے، یہ شوگر کے مریضوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے اور ان افراد کیلئے بھی جن کو ممکنہ طور پر شوگر ہو سکتی ہے یا جو افراد شوگر سے بچنا چاہتے ہیں۔ کینسر سے بچنے کیلئے مدافعت پیدا کرتا ہے ، بعض تحقیقات کے مطابق سرکہ کینسر کے سیلز کو ختم کرتا ہے اور ٹیوم کر ختم کرنے میں مدافعت پیدا کرتا ہے۔ بعض تحقیقات کے مطابق سرکہ کینسر کے سیلز کو ختم کرتا ہے اور ٹیومر کو ختم کرنے میں مدافعت پیدا کرتا ہے۔ سرکہ کولیسٹرول اور دل کی بیماریوں کے خطرات کو کم کرتا ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ سیب کا سرکہ کولیسٹرول اور ٹرائی گلیسرائیڈ کو کم کرتا ہے جس سے دل کی بیماریوں کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ اسکا متوتر استعمال وزن گھٹانے کے لئے انتہائی اثر انگیز ہے۔

کلونجی کا استعمال:

---

[1] الجوزی، طب نبوی ﷺ الحدث، ص:364

کلونجی ایک چھوٹا سے پودا ہے۔ جسکا نباتاتی نام Nigella Sativum ہے۔ اسے اردو اور پنجابی میں کلونجی، عربی میں حبۃ السوداء اور انگریزی میں Black Cumin کہتے ہیں۔

کلونجی کے بارے میں احادیث مبارکہ

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ،سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ:فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ))[1]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: "سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے سام کے۔"

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ.وَالسَّامُ الْمَوْتُ))[2]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم کلونجی کو لازم پکڑو، اس میں سام کے علاوہ ہر چیز کی شفاء ہے اور سام کی معنی موت ہے۔"

((عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ.قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَبَّةً))[3]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شونیز ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ اس کے اکیس دانے لیتے تھے۔"

کلونجی کے فوائد:

زکام، فالج، درد شقیقہ، نسیان اور گھبراہٹ میں مفید ہے۔ اس کا دھواں سانس کے تکلیف میں فائدہ دیتا ہے۔ کلونجی پیٹ کے کیڑوں کے صاف کر دیتی ہے۔

کلونجی کو پیس کر سرے میں ملا کر کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کو گرم کر کے سونگھنا زکام میں مفید ہے۔ اگر کلونجی کا تیل نکال کر گنج پن کے شکار مریض کے سر پر استعمال کیا جائے تو بال اگ آتے ہیں۔

[1] بخاری، الجامع الصحیح، باب: بیان الحبۃ السوداء، ح:5688۔

[2] ترمذی، محمد بن عیسی، السنن الترمذي، (دار الغرب الإسلامي - بیروت، سنۃ النشر:1998م، عدد الأجزاء:6) باب: بیان الحبۃ السوداء، ح:2041

[3] ایضا، باب بیان التمر العجوۃ، ح:2070،

اس کا نصف چمچہ پانی کے ساتھ پینے سے دمے میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو روٹی کے ساتھ کھایا جائے تو ریاح کی شکایت نہیں ہوتی۔ کلونجی کو سرکے میں پکا کر قلیاں کرنے سے مسوڑھوں کی سوزش اور دانتوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھجور کا استعمال:

کھجور کا درخت دنیا کے اکثر مذاہب میں مقدس مانا جاتا ہے۔ ہندو اسے درگاہ پوجا میں استعمال کرتے ہیں یہودیوں کی Feast of Taber Nacles کھجور پر مبنی ہے۔ عیسائیوں میں Palm Sunday تہوار بھی کھجور پر منایا جاتا ہے۔

مسلمانوں میں اہمیت کی انتہا یہ ہے کہ نبی ﷺ نے درختوں میں سے اس درخت کو مسلمان کہا، کیونکہ یہ صابر، شاکر اور خدا کی طرف سے برکت والا ہے۔[1]

قرآن مجید کے ارشات:

﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ﴾[2]

(کیا چاہتا ہے تم میں سے کوئی کہ اس کے پاس باغات ہوں کھجور کے اور انگوروں کے)

﴿فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ﴾[3]

(بارش کے فوائد کے سلسلہ میں ارشاد ہوا کہ اس کے بعد ہم نباتات میں ایک قسم اگاتے ہیں جس میں ایک دوسرے پر چڑھے، تہ در تہ دانے ہوتے ہیں)

احادیث کی روشنی میں:

((سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ،سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ:مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))[4]

---

[1] غزنوی، خالد، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص:239

[2] القرآن، البقرۃ:266

[3] القرآن ،الانعام:99

[4] بخاری، الجامع الصحیح، باب: العجوہ علاج للسحر، ح:5769

"میں نے عامر بن سعد سے سنا، انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔"

((الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ،قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنْ فِيهِ))[1]

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عجوہ کھجور اور صخرہ یعنی بیت المقدس کا پتھر جنت کی چیزیں ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: لفظ «صخرہ» میں نے ان کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے۔"

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،وَجَابِرٍ،قَالَا:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ،وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ،وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجِنَّةِ))[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھمبی «منّ» میں سے ہے، اور اس کے پانی میں آنکھوں کا علاج، اور عجوہ (کھجور) جنت کا میوہ ہے اور اس میں پاگل پن اور دیوانگی کا علاج ہے۔

کھجور کے طبی فوائد:

کھجور عجوہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ اور اگر اسے نہار منہ کھایا جائے تو یہ زہر سے تریاق ہے۔

جس شخص نے صبح اٹھتے ہی عجوہ کھجور کے سات دانے کھالیے اس دن اسے جادو اور زہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔

صبح نہار منہ کھجوریں کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

اگر سات دن تک عجوہ کھجور کے ساتھ دانے روزانہ کھائے جائیں تو اس سے کوڑھ میں فائدہ ہوتا ہے۔

کھجور کھانے سے توانائی حاصل ہوتی ہے اس کے ذریعے دل کے عضلات کو طاقت اور دل کی دھڑکن مضبوط ہو جاتی ہے کھجور میں پوٹاشیم موجود ہوتا ہے جو مریضوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

کھجوریں کھانے سے جگر کو اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ زہر کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

---

[1] ابن ماجہ، السنن ابن ماجہ، باب: الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ ، ح:3456

[2] ایضا، ح:3453

حفاظت دنداں:

دوسری مذہبی تعلیمات میں صفائی و پاکیزگی کی نسبت عام ہدایات تو پائی جاتی ہیں لیکن تفصیلات ان میں مفقود ہیں۔ دانتوں کی صفائی کی نسبت تو کہیں اشارہ بھی نہیں ملتا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کی دیکھا دیکھی مسواک یا دانتن کا استعمال شروع کیا۔ اب تو یہ ان کی روزانہ زندگی کا لوازمہ بن گیا ہے۔ اور ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ دانتوں کی صفائی میں مسلمانوں پر سبقت لے گئے ہیں۔

مفہوم: حضور ﷺ نے صرف چند مختصر فقروں میں منہ کی صفائی اور حفاظت دنداں کی اہمیت فرمائی ہے

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ))[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کرو اس لیے کہ مسواک منہ کو پاک کرنے کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔"

یہ تو ایک عام اصول بیان فرمایا جس میں دانت، مسوڑھے، گلہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ پھر فرمایا: "میری امت پر یہ بڑا بوجھ ہو گا ورنہ میں نماز کی طرح پانچوں وقت مسواک کرنا فرض قرار دیتا"۔

ایک اور موقع پر فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے دانتوں کا مسواک کرنے کی اتنی بار تاکید ہوتی رہی ہے کہ میں سمجھنے لگا کہ یہ عمل فرض قرار دے دیا جائے گا۔"[2]

صحت:

جسمانی فٹنس کے لیے سب سے اہم چیز صحت ہے اگر صحت خراب ہو تو فٹنس بھی ٹھیک نہیں رہ سکتی کیونکہ صحت پر ہی اس کا دارومدار ہوتا ہے دوسرے الفاظ میں صحت ہی فٹنس ہے۔ آج کے دور میں انسان کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے اس میں سب سے بڑا مسئلہ صحت ہے، تندرستی اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے۔ صحیح بخاری میں صحت کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے کہ:

((قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ : الصِّحَّةُ ، وَالْفَرَاغُ))[1]

---

[1] ابن ماجہ، السنن ابن ماجہ، باب: السواک، ح:289

[2] فارانی، فضل کریم، اسلامی اصول وصحت، (مکتبہ جدید پریس لاہور)، ص:74

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔"[1]

اگر انسان صحت مند اور تندرست ہو گا تو اللہ کی تمام نعمتوں سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ بیماری کی حالت میں ایسا نہیں کر سکتا اس حوالے سے اسلام نے وہ اصول وضع کر دیے ہیں جن پر کاربند ہو کر انسان اپنے آپ کو صحت مند اور طاقتور بنا سکتا ہے۔

اگر ہم اسلام کے حفظان کے اصولوں (متوازن غذا، صفائی، ورزش، بیماریوں سے بچاؤ) کو اپنائیں تو نہ صرف انسانی صحت برقرار رہتی ہے بلکہ جسمانی صحت بھی بحال رہتی ہے۔

خوراک:

ایسی خوراک جو متوازن ہو صحت میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے متوازن غذا سے مراد ایسی خوراک ہے جو انسان کی نشوونما، طاقت و توانائی، بقائے حیات، جسمانی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت اور جسمانی نظاموں کو درست رکھے اس میں چھ اجزاء شامل ہیں۔ 1۔ لحمیات 2۔ نشاستہ 3۔ چکنائی 4۔ نمکیات 5۔ حیاتین 6۔ پانی۔

کھانا پینا انسان کی بنیادی ضرورت ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام نے اس حوالے سے کوئی رہنما اصول نہ دیا ہو۔

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا﴾[2]

(اور کھاؤ اور پیؤ اور حد سے نہ نکلو)

اس آیت میں طب اور صحت کے تمام اصول شامل ہیں۔ رشید کا ایک نصرانی ماہر طب تھا اس نے علی بن حسن بن واقد کو کہا کہ تمہاری کتاب یعنی قرآن میں علم طب کے متعلق کچھ نہیں ہے حالانکہ علم کی دو اقسام ہیں علم الابدان اور علم الادیان علی بن حسن بن واقد نے کہا اللہ تعالیٰ نے پوری طب کو اپنی اس نصف آیت میں جمع فرما دیا ہے۔

حضور ﷺ کا ایک ارشاد قابلِ غور ہے فرمایا:

"کھانا اتنا کھایا جائے کہ ایک دو نوالوں کی بھوک رہ جائے"۔[3]

---

[1] بخاری، الجامع الصحیح، باب: ماجاء فی الصحۃ والفراغ، ح: 6412

[2] القرآن، الاعراف: 31

[3] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاطعمہ، ح: 5394

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے ڈکار لیا جو بالعموم زیادہ کھانا کھانے کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: "پیٹ میں ایک حصہ کھانا، ایک حصہ پانی ہونا چاہئے اور ایک حصہ سانس لینے کے لیے چھوڑنا چاہیے۔"[1]

کتنا سیدھا سادہ نہایت سہل طریقہ حضور ﷺ نے تجویز فرمایا ہے طبی نقطہ نگاہ سے یہ نہایت مفید مختلف امراض کے لیے حفظِ ماتقدم کا کام دیتا ہے۔

دواؤں سے بھری جانے والی بوتلوں میں حسبِ ضرورت منہ سے نیچے خلا چھوڑا جاتا ہے تاکہ اگر دوا سے بخارات اٹھیں تو نقصان نہ پہنچائیں۔ اسی طرح ضم معدہ، کھانے اور پانی کے درمیان سانس کے لیے خلا ہونا چاہئے۔ پیٹ ٹھونس کر بھرا ہوا ہو تو سانس بھی رُک کر آتا ہے کیونکہ پھیپھڑے پر معدے کے بھرے ہونے کے باعث دباؤ پڑتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے خوراک کے سلسلہ میں بھرپور ہدایات فرمائی ہیں آپ ﷺ کھانے کے تمام طریقے جو بتائے حفظان صحت کے سنہری اصول ہیں مثلاً

آپ ﷺ سادہ، نرم، زود ہضم، مرغوب غذا کھاتے۔

جب تک کھانے کے اشتہانہ ہوتی کبھی نہ کھاتے اور ابھی اشتہا باقی ہوتی کہ کھانا ختم کر دیتے۔

((قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا آكُلُ مُتَّكِئًا))[2]

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔"

تکیہ لگا کر کھانا کھانا پسند نہ کرتے۔ کیونکہ یہ تکبر کی علامت اور دوسری بات یہ کہ کھانا ہضم ہونے میں دیر لگتی ہے۔

ورزش:

اسلام میں پاک اور بامقصد ورزش کو جائز قرار دیا ہے ورزش وہ عمل ہے جس کی وجہ سے انسان کی جسمانی فٹنس پیدا ہوتی ہے بلکہ قائم بھی رہتی ہے۔

اگر ہم اسلامی عبادات پر غور کریں اکثر عبادات جسمانی ورزش کی قسموں میں شمار ہوتی ہیں جیسے نماز کی تمام حرکات و سکنات جن میں قیام، رکوع، سجدہ، تشہد وغیرہ شامل ہیں ان سے جسم کے تمام حصے حرکت کرتے ہیں۔ روزہ

---

[1] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، ابواب الاشربہ، ح:1818

[2] بخاری، الجامع الصحیح، باب: اکل متکئاً، ح:5398

بھی حفظانِ صحت کے اصولوں ورزش کے اصولوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے اسی طرح حج کو اگر ایک ورزش کی تربیت گاہ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا اس کے تمام ارکان کی ادائیگی میں جسمانی مشقت کرنا پڑتی ہے۔

جیسے طواف، صفاء مروہ کی سعی، وقوف عرفہ پھر مزدلفہ پھر منیٰ کو جانا یہ سب ایسی جسمانی ورزشیں ہیں جن سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ یہ ورزشیں جسم کو تقویت کے ساتھ اللہ کے قرب کا ذریعہ بھی ہے۔

ورزش سے جسمانی اعضاء مضبوط اور جسم طاقتور ہوتا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کمزور مومن کے مقابلے میں طاقتور مومن اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔[1]

اس حدیث میں جسمانی قوت کے ساتھ ہمت، حوصلہ، شخصیت اور ارادہ بھی مراد ہے، ورزش کا ایک طریقہ کھیل کود بھی ہے اسلام اُن تمام کھیلوں کی اجازت دیتا ہے جس میں جسمانی اور غیر جسمانی قوت کے حصول کی دعوت دی ہے۔

﴿وَ اَعِدُّو الهم مَّا استَطَعتُم مِّن قوة وَّ مِن رِّبَاطِ الخَيلِ ترهبون به عَدُوَّ الله وَ عَدُوَّكُمَوَ اٰخَرِينَ مِن دونهم لَا تلعمونهم الله يعلهم وَ مَا تُنفِقُوا مِن شَیءٍ فِی سَبِيلِ الله يُوَفَّ اِلَيكُم وَ اَنتُم لَا تُظلَمُونَ﴾

(اے مسلمانوں تم جس قدر استطاعت رکھتے ہو ان کفار کے لئے قوت و طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے تیار رکھو۔ تاکہ تم اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن کو اور ان کھلے دشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو خوفزدہ کر سکو۔ جن کو تم نہیں جانتے البتہ اللہ ان کو جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے تمہیں اس کا پورا پورا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کسی طرح ظلم نہیں کیا جائے گا۔[2])

((فَقَالَ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا ، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ ، قَالَ : فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ ، قَالُوا : كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔))[3]

---

[1] القشیری، الصحیح المسلم، باب القدر، ح:6716

[2] القرآن، انفال:60

[3] بخاری، الجامع الصحیح، باب: التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ، ح:2899۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنو اسلم کے چند لوگوں پر گزر ہوا جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسماعیل علیہ السلام کے بیٹو! تیر اندازی کرو کہ تمہارے بزرگ دادا اسماعیل علیہ السلام بھی تیر انداز تھے۔ ہاں! تیر اندازی کرو، میں بنی فلاں (ابن الاورع رضی اللہ عنہ) کی طرف ہوں۔ بیان کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو (مقابلے میں حصہ لینے والے) دوسرے ایک فریق نے ہاتھ روک لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات پیش آئی، تم لوگوں نے تیر اندازی بند کیوں کر دی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو بھلا ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔"

اسلام میں پانچ وقت کی نماز بھی ورزش کا رنگ رکھتی ہے اور قیام صحت و ثبات میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہے۔ پانچوں وقت باجماعت نماز کے لیے مسجد میں آنا جانا اور نماز کے تمام ارکان کا صحیح طور پر ہدایات کے مطابق ادا کرنا بدن میں چستی پیدا کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾[1]

(ایسے نمازیوں کی بری مذمت کی گئی ہے جو نماز سست اور کاہلوں کی طرح ادا کرتے ہیں)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ منافق آدمی پر سب سے زیادہ بوجھل نمازِ فجر اور عشاء ہوا کرتی ہے۔[2] کیونکہ یہی دو نمازیں ہیں جو سستی اور کاہلی دُور کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔

گھڑ سواری:

آپ ﷺ نے گھڑ سواری کی بھی ترغیب دی، صحیحین میں وارد ہے کہ ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا اور جیتنے والے کو انعام سے نوازا۔

---

1. القرآن، الماعون:4:5

2. بخاری، الجامع الصحیح، باب فضل العشاء فی الجماعۃ، ح:657

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کرائی تھی اور جو گھوڑے تیار شدہ نہیں تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک کرائی تھی۔[1]

تیراکی:

مکہ و مدینہ اور اس کے مضافات میں سمندر اور نہر نہ ہونے کے باوجود آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو تیراکی کی ترغیب دی۔ تیراکی ایک ایسا واحد کھیل ہے جو جسم کی ورزش کے لیے کھیلوں میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ تیراکی سے جسم کے تمام اعضاء کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اعصاب میں بالید گی ہوتی ہے۔[2]

نیزہ بازی:

نیزہ زنی اور بھلا چلانا ایک مستحسن کھیل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ میرے حجرے کے دروزہ پر کھڑے ہوگئے۔ جب کہ کچھ حبشی نیزوں کے ساتھ مسجد کے باہر صحن میں نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر سے چھپارہے تھے اور میں آپ کے کان اور کندھوں کے درمیان حبشیوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی۔[3]

چہل قدمی:

نبی ﷺ ورزش کے طور پر چہل قدمی بھی کیا کرتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی چہل قدمی[4] کے وصف کو بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے زیادہ تیز چہل قدمی کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، ایسا لگتا تھا کہ زمین آپ کے لیے سمیٹ دی گئی ہو۔ اور جب ہم آپ ﷺ کے ہمراہ چلتے تو خوب مشقت اٹھانی پڑتی تھی، جبکہ آپ ﷺ پر چلنے میں مشقت کے اثرات دیکھائی نہیں دیتے تھے۔[5]

---

[1] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجہاد، ح:132

[2] الہندی، شیخ علی متقی ابن حسام الدین، کنز العمال (مکتبہ دار اشاعت، لاہور، پنجاب)، ج، 15، ص106 (یہ کتاب دراصل امام سیوطی کی تین کتب الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور زیادۃ الجامع کا مجموعہ ہے)

[3] ایضاً، کتاب الصلوٰۃ، ح:438

[4] اصل میں فارسی اور عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی آتے سیر و تفریح کرنا اور ہوا خوری کرنا۔

[5] الترمذی، محمد بن عیسیٰ السنن، باب مناقب، ح:1582

دوڑ اور ریس:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما عام طور پر دوڑ لگایا کرتے تھے اور ان میں آپس میں دوڑ کا مقابلہ بھی ہوا کرتا تھا۔ بلال بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام کو دیکھا ہے کہ وہ نشانوں کے درمیان دوڑتے تھے اور بعض بعض سے دل لگی کرتے تھے، ہنستے تھے، ہاں جب رات آتی تو عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔

صفائی:

موجودہ دور میں تیز رفتار زندگی، نت نئی ایجادات اور قدرتی وسائل کے حد سے بڑھے ہوئے استعمال نے ماحول اور فضا دونوں کو آلودہ کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں صفائی اور صحت کے نہ صرف بے شمار مسائل سامنے آرہے ہیں بلکہ مختلف بیماریاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ اسی وجہ سے لوگوں میں صفائی ستھرائی کی اہمیت کا احساس بڑھ گیا ہے، قبل از اسلام ہر مذہب و ملت میں پاکیزگی، طہارت، نہانے دھونے، خوشبو لگانے اور صاف ستھرا لباس پہننے کا رواج تھا۔ ان کی نسبت اصول و ہدایات تھیں لیکن انکا عمومی رنگ تھا۔ اسلام نے حفظانِ صحت کے اصولوں کو بالکل نئے اور مفید اصول و قواعد کے ساتھ ملا کر پیش کیا۔ بالکل ابتدائی زمانہ اسلام میں حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا۔

ارشادِ ربانی ہے۔

﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾[1]

(اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو، اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے دور رکھو)

ہم لوگ اس سے غافل ہیں جب کہ اسلامی نظامِ زندگی میں صفائی ستھرائی کو اہم مقام حاصل ہے۔ اسلام نے انسانوں سے یہی مطالبہ کیا ہے کہ ان کی پوری زندگی پاک وصاف ہونی چاہئے۔

قرآن و حدیث نے طہارت و نظافت پر کتنا زور دیا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے بغیر عبادت کرنے سے روک دیا گیا اور کہا کہ عبادت پاکی کی حالت میں اور پاک جگہ ہی کی جاسکتی ہے۔

اسلام نے صفائی کے جو اصول پیش کئے ہیں ان پر عمل کر کے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے جبکہ ان کی خلاف ورزی کرنے اور ان سے غفلت برتنے کی صورت میں صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے اور انسان کو مختلف بیماریاں گھیر لیتی ہیں۔ اسلام سر سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک انسان کے صاف لباس، گھر، محلہ سب کی صفائی ستھرائی کی تعلیم دیتا ہے۔

---

[1] القرآن، المدثر:5:3

آرام اور سکون:

انسانی جسم کے لیے آرام اور سکون کی بہت اہمیت ہے کیونکہ اگر جسم کو پورا آرام اور سکون نا ملے تو انسان کی صحت خراب ہو سکتی ہے اس لیے اسلام نے اس بارے میں تعلیمات بھی دی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی جن کو میں کبھی نہیں چھوڑتا ہوں۔ 1 چاشت کی دو رکعتیں 2 ہر مہینے میں تین دن کے روزے 3 وتر پڑھ کر سونا۔[1]

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ مجھے خبر نہیں ہوتی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن میں روزہ رکھتے ہو۔ تو عبد اللہ بن عمر نے کہا: ہاں میں ایسا کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: تم ایسا کرتے ہو تو یاد رکھو کہ تمہاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی جسم کمزور ہو جائے گا جبکہ تمہیں خیال رکھنا چاہئے کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی۔ اس لیے روزے رکھو تو وقفہ بھی کرو رات میں قیام کرو تو سویا بھی کرو۔[2]

دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر سونا بہت مفید ہے خاص کر موسم گرما میں رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر قیلولہ فرماتے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سحری کے کھانے سے دن کے روزے میں اور دوپہر کو سو کر تہجد کی نماز میں مدد حاصل کرو۔[3]

اسلام نے ایسی چیزوں کے استعمال سے منع کر دیا جن کی وجہ سے انسانی صحت کو نقصان ہو سکتا ہے۔ جیسے شراب، مردار، خون۔ خون کو اس لیے حرام قرار دیا کیونکہ موجودہ دور میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ خون پینا انسانی صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ یہ بات سائنس نے بھی ثابت کر دی ہے۔ سائنس تحقیق کے مطابق خون دو اہم اجزاء خلیاتی حصے اور آب دموی جس کو پلازمہ کہتے ہیں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پلازمہ کے اندر 91 تا 92 فیصد پانی اور 8 تا 9 فیصد جامد اجزاء موجود ہوتے ہیں۔

---

[1] السجستانی، السنن ابی داؤد، باب الصلاۃ، ح:1428

[2] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب التہجد، ح:1081

[3] ابن ماجہ، السنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، ح:1694

نشہ اور مضر صحت سے پرہیز کرنا:

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دینوں میں سے دین اسلام ہی یہ امتیاز رکھتا ہے کہ اس انے انسانی صحت وثبات کے پیشِ نظر اشیائے خورد نوش کی حلال و حرام یا جائز وناجائز میں تقسیم کر کے نوع انسانی پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ شریعت موسوی میں بھی اس قسم کی تقسیم پائی جاتی ہے۔ اور اس میں بتلایا گیا ہے کہ فلاں چیز کھانا جائز ہے اور فلاں کھانا ناجائز ہے، لیکن اس کی دلیل یا اس کے کھانے یا نہ کھانے کے فوائد یا نقصانات بیان نہیں کیے گئے۔

"حضرت جابرؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے"۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے ایک اور جگہ فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں"۔[2]

"اس طرح حضرت عمرؓ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے"۔[3]

لہٰذا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کوئی بھی چیز جو عقل کو ڈھانپے اور نشہ کرے وہ حرام ہے جسے آج کل بہت سی نشہ آور اشیاء پائی جاتیں ہیں جن کو کچھ لوگ حرام اس لیے تصور نہیں کرتے کہ ان کا ذکر نہیں ہوا صرف شراب کا ذکر ہے۔ ان شیاء میں شراب، ہیروئن، چرس، افیون، نشہ آور دوائیں، ایسے مشروب جن میں نشہ ہو، وہ خمر کی تعریف میں آتی ہیں۔

---

[1] ابن ماجہ، السنن ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، ح:3394

[2] القشیری، الصحیح المسلم، کتاب الاشربۃ، ح:2003

[3] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، ح:5588

تجزیہ:

- صحت سب اہم چیز ہے اور اگر انسان صحت مند نہ تو انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ صحت مند ہی اللہ تعالی کے احکام کو بجالا سکتا ہے۔
- متوازن خوراک انسانی صحت کی نشوونما، بقاحیات اور جسمانی نظام کو درست رکھنے میں مدد دیتی ہے۔
- تکیہ لگانہ کھایا جائے
- کھانا کھاتے وقت اس اصول کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ پیٹ کا ایک حصہ خوراک، ایک حصہ پانی اور ایک حصہ سانس کے لیے بھی خالی رکھنا چاہیے۔
- اسلام ورزش کو جائز قرار دیتا ہے کہ جس سے انسانی صحت برقرار رہے اگر ہم اسلامی عبادات پر غور کریں تو یہ جسمانی ورزش میں شمار ہوتی ہے۔
- آجکل تیز رفتار دور میں ترقی اور نئی ایجادات کی وجہ سے قدرتی وسائل کے بڑھتے ہوئے استعمال نے فضا کو آلودہ کر دیا ہے جو کہ مختلف بیماریوں کا سبب بن رہی ہے
- اسلام نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔
- انسانی جسم کے لیے آرام وسکون بہت ضروری ہے اگر جسم کو آرام وسکون نہ ملے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے
- دوپہر کے وقت قیلولہ کرنا آپ ﷺ کی سنت ہے جو کہ صحت کے لیے مفید ہے۔
- انسانی صحت کے لیے مضر صحت اشیاء بہت نقصان دہ ہیں۔

فصل سوم:

کروناوائرس احتیاطی تدابیر کا تعلیمات اسلام کی روشنی میں جائزہ

دنیا کے تقریبا تمام ممالک اس وقت کوروناوائرس کی زد میں آچکے ہیں۔ کروناوائرس غیر متوقع طور پر بغیر کسی تخصیص کے تمام لوگوں کو لپیٹ میں لیتے ہوئے دنیا میں پھیل گیا ہے۔ یہ وباء دنیا کے مختلف ممالک میں تیزی سے ایک انسان سے دوسرے انسان تک پھیل رہی ہے اور چین سے لیکر امریکہ تک متاثرہ افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے چین نے تو اس وبا پر تقریباً قابو پالیا ہے لیکن دوسرے ملکوں میں اب یہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس لیے 30 جنوری 2020ء کو عالمی ادارہ صحت نے عالمی ایمر جنسی کے اعلان بعد کوروناوائرس کو "پینڈیمک" یعنی عالمی وباء قرار دے دیا ہے۔ عالمی وبا کی صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایک وائرس نیا ہو اور وہ ایک انسان سے دوسرے انسان میں باآسانی منتقل ہو جاتا ہو۔ 2003ء میں سارس وائرس سے 26 ممالک متاثر ہونے کے باوجود ڈبلیو ایچ او نے اسے پینڈیمک قرار نہیں دیا تھا۔ 2009ء میں سوائن فلو کو پینڈیمک قرار دیے جانے کے بعد غیر ضروری خوف وہراس دیکھنے میں آیا اور اب وہی صورت حال بنی ہوئی ہے۔

کوروناوائرس کی احتیاطی تدابیر:

کروناوائرس سے چین سمیت مختلف ممالک میں ہونے والی سینکڑوں ہلاکتوں کے بعد دُنیا بھر میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ کروناوائرس سے قبل انسان اس سے بھی زیادہ شدید قسم کی بیماریوں سے لڑ چکے ہیں۔ چند احتیاطی تدابیر ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ صابن سے بار بار ہاتھ دھوتے رہیں۔ اپنے ہاتھوں کو کم از کم 20 سیکنڈ تک صابن اور پانی سے دھوئیں۔ باقاعدگی سے الکوحل رب یا صابن اور پانی سے ہاتھ صاف کرنے سے ہاتھوں پر جمع ہونے والا وائرس ہٹ جاتا ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنا ہر طرح کی انفیکشن سے بچاؤ میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

2۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ کھانسی اور چھینک کے دوران اپنے منہ اور ناک کو ٹشو سے ڈھک لیں اور پھر اس ٹشو کو کچرے میں پھینک دیں۔ ایسے افراد سے تقریبا تین فٹ دور رہیں جن میں سانس کے امراض جیسے کھانسی اور چھینکوں کی علامات نظر آئیں کیونکہ اس سے ناک یا منہ سے چھوٹے سے قطرے ہوا میں پھیل جاتے ہیں جن میں وائرس موجود ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اس شخص کے زیادہ قریب ہیں تو یہ براہ راست آپ کے سانس کے ذریعے جسم

میں جاسکتے ہیں۔[1] کھانسنے اور چھینکنے کے آداب پر عمل کریں اور دوسروں کو سکھائیں۔ کھانستے اور چھینکتے وقت منہ کو اپنی کہنی سے ڈھانپ لیں۔ اس سے قطرے ہوا میں نہیں پھیلیں گے۔

3۔ کھانا پکانے سے قبل اور بعد میں ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھوئیں۔ کھانا مکمل طور پر پکائیں۔ کچی یا ناقص طریقے سے پکی غذا سے گریز کریں اور پانی ابال کر استعمال کریں۔

4۔ پالتو جانوروں سے دور رہیں اور ان کو چھونے سے گریز کریں۔ گندے ہاتھوں سے منہ، آنکھوں اور ناک کو مت چھوئیں۔ ہم چھونے کے لئے ہاتھوں کا استعمال کرتے ہیں۔ چہرے پر لے جانے سے ہاتھوں پر لگے وائرس کے ذرات کے جسم میں داخل ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

5۔ چونکہ یہ ایک وائرل بیماری ہے اس لیے اور وائرس میں مبتلا افراد اینٹی بائیوٹک ادویات کے استعمال سے گریز کریں۔ اینٹی بائیوٹک ادویات بیکٹریل انفیکشن میں کام دیتی ہیں وائرل انفیکشن میں یہ مزید پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں۔

6۔ مریض کے استعمال شدہ اشیاء پر وائرس کے جراثیم کافی دیر تک موجود ہوتے ہیں اس لئے وائرس میں مبتلا افراد کی استعمال شدہ چیزوں کو استعمال سے بچنا ضروری ہے۔

7۔ اگر کوئی کھانس رہا ہے یا کسی مریض کی تیار داری کر رہا ہے تو پھر اسے ماسک پہننے کی ضرورت ہے ورنہ نہیں۔

8۔ کوروناوائرس کی علامات عام سی ہیں اور اس سے متاثر ہونے والے زیادہ تر افراد صرف چھ روز میں صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ طبیعت خراب ہونے کی صورت میں گھر سے بالکل باہر نہ نکلیں۔ اگر بخار ہو، کھانسی یا سانس لینے میں دشواری تو فوری طبی مدد حاصل کریں۔ پر ہجوم جگہوں پر جانے سے اجتناب ضروری ہے۔

احتیاطی تدابیر:

احتیاطی تدابیر کی دو قسمیں ہیں۔

الف۔ روحانی تدابیر

ب۔ ظاہری تدابیر

[1]- https:www.who.int,health-topics,coronavirus. 23 December, 2021

الف۔ روحانی تدابیر

1۔ نماز سے علاج:

اللہ تعالیٰ نے وباؤں کے علاج کے طور پر توبہ، استغفار، نماز، تلاوت اور دعا کو سبب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلَاةِ﴾[1]

(اور مدد حاصل کرو صبر اور نماز کے ذریعے)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آجانے سے کوئی بھی وائرس نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی سخت اور ناگوار بات پیش آتی تو آپ ﷺ فوراً نماز کے لیے دوڑتے تھے۔ نبی ﷺ کے عمل سے ہمارے لیے یہ راہنمائی نکلتی ہے کہ کورونا وائرس کے حملے کے موقع پر ہم بھی نماز کی طرف دوڑیں اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر اس سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگیں کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

2۔ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا:

اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اللہ سے معافی مانگنا ہر مشکل کا روحانی علاج ہے۔ مصیبت کے وقت استغفار کے بہت سے فوائد و برکات ہیں۔

کثرت سے استغفار کرنے کی قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے کیونکہ استغفار کرنے سے انسان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ دل کی سلامتی و صفائی کا ذریعہ ہے اور غموں اور پریشانیوں کا علاج بھی۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی قوم کو اُس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک ان میں استغفار کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے موجود ہو لہٰذا زیادہ سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں، اور "استغفر اللہ" کا اجتماعی اور انفرادی طور پر ورد کرنا بھی ضروری ہے۔

---

[1] القرآن، البقرۃ:45

3۔وباؤں اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے مسنوں دعائیں اور اذکار کا اہتمام کرنا:

احادیث میں بہت سی دعائیں بیان ہوئی ہیں جو وبا، مصیبت، پریشانی وغیرہ کی حالت میں پڑھنے والی بہترین حفاظتی دعائیں ہیں۔

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ))[1]

"اللہ کے نام سے کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے"

((اللهم إني أعوذ بك من البَرَصِ، والجُنُونِ، والجُذَامِ، وَسَيِّئِ الأسْقَامِ))[2]

"یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہو جنون، جذام، برص اور دسری (مہلک) بیماریوں سے۔"

((اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَأسِ، اشْفِ أنْتَ الشَّافِي،لاَ شَافِيَ إلاَّ أنْتَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقماً))[3]

"اے اللہ! بیماری دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفاء عطاء فرما تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے"

4۔صدقہ دینا اور رفاہ عامہ کے کام کرنا:

اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ اپنا مال خرچ کرنے اور صدقہ و خیرات سے اللہ تعالیٰ بلاؤں کو ٹال دیتا ہے اس سے مصیبتیں رفع ہوتی ہیں اور پریشانیوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی یہ مصیبتوں اور پریشانیوں کے آگے ڈھال ہے، اس کے علاوہ ہر قسم کی بیماریوں کا شافی علاج ہے، بری موت سے حفاظت کرتا ہے اور سب سے بڑی بات کہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو ختم کرنے کا سبب بنتا ہے۔ مشکل حالات میں رفاہ عامہ کے کام کی بہت افادیت ہے۔ حضور ﷺ خاص ضروریات اور مشکلات میں لوگوں کو بطور خاص اس عمل کی طرف متوجہ فرماتے تھے۔

[1]ے السجستانی، السنن ابی داوٗد، بَابُ: مَایَدُعُوبِہِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَی، ح:3869

[2]ے ایضا، باب: باب فی الاستعازۃ، ح:1554

[3]ے القشیری، الصحیح المسلم، باب: استحباب رقیۃ المریض، ح:5707

کروناوائرس کی موجودہ صورت حال میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ دولت مند لوگ غرباء، کم آمدنی والے لوگوں، مزدوروں کی کفالت کریں اور ان کی خوراک، دوائی اور دیگر حفاظتی اشیاء کی فراہمی کو ممکن بنائیں۔

5۔ حضور ﷺ پر درود شریف بھیجنا:

درود شریف نہ صرف گناہوں سے بخشش کا ذریعہ ہے بلکہ درجات کی بلندی اور رحمتوں کے نزول کا باعث بھی، آلام، مصائب و مشکلات کا حل بھی، حاجات کی تکمیل، دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ اور شفاعت نبوی کا وسیلہ بھی ہے، درج ذیل درود شریف کے کلمات کثرت سے پڑھنے سے بیماریوں سے تحفظ کے ساتھ ساتھ دائمی بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔

مشکل حالات میں درود شریف کا اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کر لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔"[1]

مشکل حالات یا بیماری میں اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کی طرف متوجہ ہو جائے تو تمام مصائب مشکلات اور بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔

ب۔ ظاہری احتیاطی تدابیر:

وبائی امراض اور بیماریوں میں روحانی علاج کے ساتھ ساتھ ظاہری احتیاطی تدابیر اور علاج کا اختیار کرنا بھی رسول ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے۔

ا۔ غیر ضروری سفر اور میل میلاپ سے احتراز کرنا:

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں وباء کی صورت میں غیر ضروری سفر کرنے اور گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے سفر کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا ہے۔ لہٰذا خواہ مخواہ کا سفر پسندیدہ نہیں ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ))[2]

---

[1] السجستانی، السنن ابی داؤد، باب ما یقول اذا سمع المؤذن، ح:523

[2] القشیری، الصحیح المسلم، باب السفر قطعة من العذاب، ح:1927،

"سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ آدمی کو اس کی نیند، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے پس جو شخص اپنا مقصد پورا کرلے تو اسے چاہئے کہ جلدی گھر واپس لوٹ آئے۔"

آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق، وبائی امراض میں اگر کوئی ثواب کی خاطر تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اپنے آپ کو گھر میں محدود کرلے تو اسے شہید کی طرح اجر و ثواب ملے گا اگرچہ وہ زندہ رہے۔[1]

ضرورت کے وقت گھر سے باہر جانا ہو تو باہر جانے کی یہ دعا پڑھ کر جائیں: "بسم اللہِ توکّلتُ عَلَی اللہِ لاَ حولَ ولاَ قُوّۃَ الاَّ باللہِ" گھر سے باہر جانا ہو تو مرد باہر نکلیں۔ عورتیں گھر کو وقت دیں۔ گھروں کو صاف ستھرا رکھیں گے تو بیماریوں کے امکانات بھی کم ہوں گے۔

2۔ ہاتھوں کی صفائی کا اہتمام:

بیماریوں اور وباؤں سے بچنے کے لئے اپنے ہاتھوں اور منہ کی حفاظت کریں۔ وباء کے دوران احتیاطاً دوسرے لوگوں کو زبانی سلام کریں اور مصافحہ کرنے سے گریز کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی بہت حفاظت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو کبھی کسی گندی یا ناپاک جگہ پر استعمال نہیں فرمایا۔

حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ سے کتب حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے وضو کا جو طریقہ روایت کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اچھی طرح دھوتے تھے اور تین تین بار دھوتے تھے۔ ہاتھ اور پاؤں کو دھوتے ہوئے انگلیوں کے درمیان والی جگہ کو بھی اچھی طرح دھوتے تھے۔ ہاتھ دھوئے سے متعلق جو ہدایات رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں ان پر عمل کیا جائے اور دن میں کئی بار اچھی طرح ہاتھوں کو دھو لیا جائے تو انسانی صحت اور طہارت کے نقطہ نظر سے اس کے ہاتھ وائرس اور بیکٹیریا سے بالکل محفوظ ہو جاتے ہیں۔

3۔ چہرے، ناک اور منہ کی صفائی:

عمومی طور پر صحت مند رہنے اور وبائی امراض سے بچنے کے لیے منہ اور ناک کی صفائی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان ہی کے ذریعے وائرس جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ وضو میں ان کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ وضو کے دوران منہ اور ناک کے اندر اچھی طرح سے صفائی فرماتے تے۔ غرارہ کرنے اور ناک کی اچھی طرح صفائی کرنے سے انسان کا ناک اور حلق صاف رہتا ہے۔ ساری میل کچیل، وائرسز اور دیگر امراض باہر آجاتے ہیں۔ حضور ﷺ سے نماز کے علاوہ بھی وضو کرنا ثابت ہے اس لیے ہم ان حالات میں نماز کے علاوہ بھی بار بار وضو

---

[1] مسند احمد، مسند الصدیقہ عائشہ، ح:26139

رسکتے ہیں اور بیماروں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ اس طرح مسواک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مستقل سنت ہے اور اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔

بحیثیت مسلمان ان وباؤں سے بچنے کے لیے ظاہری جائز اسباب و تدابیر بھی اختیار کی جائیں۔ ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کریں اور اس کے ساتھ اس حقیقی سبب کی طرف بھی متوجہ ہوں، اور اسی پر توکل کریں، ایسے وقت میں ثابت قدم رہیں، ایک دوسروں کو حوصلہ دیں، بے جا توہم پرستی کا شکار نہ ہوں۔ ان اعمال کے اہتمام سے ان شاء اللہ تعالیٰ کرونا وائرس اور تمام وبائی، روحانی اور جسمانی امراض سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے گا۔

4۔ موجودہ حالات میں مسجد میں نمازیوں کے لیے چند احتیاطی تدابیر:

۱۔ مسجد میں پانی نہ پئیں نہ ہی پلائیں۔ نہ ہی وضو کریں اور نہ واش روم جائیں۔ سب گھر سے کر کے آئیں اور صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ مسجد کی چیزوں کو بلا اشد ضرورت نہ چھوئیں۔

۲۔ نزلہ، زکام، کھانسی، بخار اور سینے کی تکلیف یا کسی اور بڑی بیماری کی صورت میں ان دنوں میں مسجد نہ آنا بہتر ہے۔

۳۔ مسجد میں سے کارپٹ ہٹا کر فرش پر نماز پڑھی جائے اور ہر نماز سے پہلے اور بعد میں فرش کو اچھی طرح سرف سے دھویا جائے۔ مسجد سے سیدھا واپس گھر جائیں اور کسی سے میل میلاپ سے گریز کریں۔

۴۔ چھینک یا کھانسی آجائے تو بازو سامنے لا کر کی جائے۔ اور اگر جماعت سے فارغ ہو گئے ہیں تو مسجد چھوڑ دیں تاکہ کوئی دوسرا مسلمان بھائی شک اور خوف میں مبتلا نہ ہو۔

5۔ پہلے سے بیماریوں میں مبتلا افراد کے لئے احتیاطیں:

کورونا وائرس سے خطرہ سب سے زیادہ اُن افراد کو ہے جو ضعیف ہیں یا جنہیں پہلے سے صحت کے مسائل ہیں یا تمباکو نوشی کے عادی ہیں۔ اس وائرس سے اب تک جتنی اموات ہوئی ہیں ان میں زیادہ تعداد معمر لوگوں، تمباکو نوشی کے عادی افراد کی ہیں جو کے پہلے سے کسی بیماری میں مبتلا تھے۔ جن لوگوں کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور ان کی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے اور وہ لوگ جنہیں پہلے سے صحت کے مسائل ہیں جیسا کہ زیابطیس، ذمہ یا دل کی بیماری ہے انہیں کورونا وائرس کے اثرات اور علامات زیادہ محسوس ہوں گی۔ ایسے مریض کے لیے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ وہ خوف زدہ نہ ہو۔ اس بات کے امکانات زیادہ ہیں کہ اگر آپ کو بخار یا کھانسی ہے تو آپ کو فلو ہو سکتا ہے نہ کہ کورونا وائرس۔ جن لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر، پھیپڑوں کی تکلیف ہے یا جن کی قوت مدافعت کمزور ہے انہیں کورونا

وائرس سے صحت کے دوسرے مسائل یا بیماری لاحق ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو پھیپھڑوں کے انفیکشن اور نمونیا ہونے کا خطرہ عام لوگوں کے مقابلے میں دوگنا ہوتا ہے اس لئے انہیں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ جو لوگ تمباکو نوشی کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں یا اس کا استعمال کم کردیں۔ اٹلی اس وقت کروناوائرس سے شدید متاثر ہے اور اس کی ایک وجہ بہت زیادہ سگریٹ نوشی بھی ہے۔ جن لوگوں کو دوسری بیماریاں ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنی روزمرہ کی ادویات کو جاری رکھیں اور غیر ضروری طور پر گھر سے نہ نکلیں۔

کروناوائرس پر سامی ادیان کا تقابلی جائزہ

عیسائیت کا موقف:

کرونا سے بچاؤ کے لیے سامی ادیان نے جو مؤقف اختیار کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

ڈیجیٹل چرچ کی خدمات:

کرونا کی وجہ سے پوری دنیا میں گرجاگھروں کو تمام تقریبات کے لئے بند کر دیا گیا۔ اور تقریبات نشر کرنے کے لیے live Streaming, ٹی وی اور ریڈیو کا سہارا لیا گیا۔ 9 مارچ 2020 کو پوپ فرانس نے عوامی اجتماعات کو روکنے کے لیے گرجاگھروں سے روزانہ کی بنیاد پر براہ راست نشریات کا آغاز کیا۔

27 مارچ کو پوپ فرانس نے پوری دنیا کی صحت کے لیے دعا کی اور دعائیہ کلمات کے آخر میں پورے روم میں چرچ کی گھنٹیاں اور سائرن بجایا گیا۔

خوراک اور طبی امداد:

کرونا میں گرجاگھروں نے اپنے کھانے پینے کی فیکٹریوں کو جاری رکھا، اور ضرورت مند گھرانوں کو گوشت اور ٹوائلٹ پیپر سے بھرے تھیلے فراہم کیے۔ اور بعض گرجاگھروں نے واشنگٹن کے ہسپتالوں کو 5 ہزار N95 ماسک فراہم کیے۔ کچھ پادریوں نے کرونا کے مریضوں کے لیے چوبیس گھنٹے کال سینٹر پر رہنے کا انتخاب کیا۔

سماجی فاصلہ:

سماجی دوری کو برقرار رکھنے کے لیے اتوار کی عبادت کو آن لائن سٹریم پر منتقل کر دیا گیا۔ بزرگ شہریوں کے لیے یہ ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اتوار کے تہوار میں شرکت کرنے کی بجائے اپنے گھروں میں رہیں۔ کروناوائرس کے پھیلاؤ سے بچاؤ کے لئے بہت سارے چرچوں نے اپنے گرجاگھروں میں لوگوں کییاد دہانی کے لیے دن میں پانچ بار گھنٹی بجائی کہ وہ خدا تعالی کی طرف راغب رہیں۔

روزہ کی دعوت:

4 اپریل 2020 کو چرچ کے صدر رایم نیلسن نے جمعہ کے دن تمام مذاہب کے لوگوں کو روزہ رکھنے کی ہدایت دی اور دعا کرنے کا کہا، تاکہ وبائی امراض پر قابو پایا جاسکے اور لوگوں کی زندگی معمول پر آجائے۔

ویکسین کے بارے میں کیتھولک چرچ اور پوپ کو فرانس کی آراء:

21 اکتوبر کو کیتھولک چرچ نے کرونا کی ویکسین کو قبول کر لیا اور امریکہ بھر میں کیتھولک مذہبی رہنماؤں نے کرونا ویکسین کی حمایت کا اعلان کیا۔ جنوری 2020 کو پوپ فرانسس نے کرونا کی ویکسین کو اخلاقی ذمہ داری قرار دیا۔ لوگوں کی طرف سے کرونا ویکسین کے خلاف بے بنیاد الزامات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ کرونا ویکسین زندگیاں بچانے کے لیے موثر اقدام ہے۔

یہودیت کا موقف:

یہودیت کا کرونا سے بچاؤ کے متعلق موقف مندرجہ ذیل ہے۔

سماجی دوری:

11 مارچ کو اسرائیل نے انفیکشن کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے سماجی دوری اور دیگر قوانین بنائے۔ اجتماعات کی تعداد پہلے سو افراد تک مقرر کی گئی پھر بعد میں تعداد کم کر کے اس کو دس افراد تک محدود کر دیا گیا۔ شرکاء کو ایک دوسرے کے درمیان چھ فٹ کا فاصلہ قائم رکھنے کا کہا گیا۔ 25 مارچ کو تمام افراد کو اپنے گھروں سے باہر نکلنے کے لئے اپنے ناک اور منہ ڈھانپنے کی ہدایت کر دی گئی۔ اور تمام شادیوں کو ملتوی کرنے کی سفارش کی گئی۔

معلوماتی مہم:

حکومت نے وبائی امراض سے متعلق معلومات اور ہدایت کے لیے ایک ویب سائٹ متعارف کرائی جو انگریزی، عربی، فارسی اور دیگر لغات پر مشتمل تھی۔

طبی ردعمل:

دسمبر 2021 میں اسرائیلی وزارت صحت نے کرونا کے علاج کے لیے پی فائزر ویکسین کو لازم قرار دے دیا۔29 مارچ کو حکومت نے اعلان کیا کہ وہ کرونا سے صحتیاب ہونے والے افراد کا پلازما جمع کریں گے، تاکہ انفیکشن سے زیادہ متاثر افراد کا علاج کیا جاسکے۔

سفری پابندیاں:

21 فروری تک اسرائیل نے دنیا کے تمام ممالک کے افراد پر اپنے ملک میں داخلے پر پابندی عائد کر دی۔اور اپنے ملک میں پہنچے ہوئے غیر ملکی افراد کے لیے 14 روز کا آئسولیشن لازمی قرار دے دیا۔

مذہبی اجتماعات پر پابندی:

15 فروری کو مغربی دیوار (جو کہ یہودیوں کے نزدیک مقدس ہے) پر ہزاروں یہودیوں نے وبا کے لیے دعا کی۔ تاہم 25 مارچ کو اسرائیل کے دوراہبوں نے تمام عبادت گاہوں کو بند کرنے اور نماز کی خدمات کو دس گروپوں میں تقسیم کرکے کھلی فضا میں ادا کرنے کا مطالبہ کیااور ہر شخص کے درمیان دو میٹر کا فاصلہ لازمیقرار دیا گیا۔یروشلم میں تمام عبادت گاہوں کو بند کر دیا گیا اور نماز باہر ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ چیف ربی گولڈسٹین نے جنوبی افریقہ کی عبادت گاہوں کو بند کر دیا۔

اسلام کا موقف:

کروناواءرس کے بارے میں اسلام کا موقف مندرجہ ذیل ہے۔

مریض سے متعلق احکامات:

مریض سے فاصلے کو لازمی کر دیا گیا تا کہ ضعیف الاعتقاد شخص کے ذہن میں یہ وہم نہ آجائے کہ وہ مریض کے پاس گیا تھا تو وہ مرض اس کو لاحق ہو گیا ہے۔

توبہ استغفار اور صدقہ:

اللہ تعالی سے کے علاج کے طور پر توبہ استغفار کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ صدقہ دینے، لوگوں کی فلاح کے لیے کام کرنے اور غریب مزدوروں کی مدد کرنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔

سفری پابندی:

غیر ضروری سفر اور میلوں میل آپ سے اعتراض کرنا اور ہجوم والی جگہ پر نہ جایا جائے۔ ملکی سرحدوں کو بند کر دینا چاہیے تا کہ وبا کسی دوسرے علاقے میں نہ پھیل جائے۔ کیونکہ اگر متاثرہ افراد کو آمدورفت کی اجازت دے دی گئی تو دوسرے علاقوں میں یہ وباء پھیلنے کا خطرہ ہے اور عصر حاضر میں سرحدوں کی بندش سے یہ ممکن ہے۔

ہاتھوں، چہرے اور ناک کی صفائی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

منہ کی صفائی کے لیے مسواک کا اہتمام کرنا چاہیے۔

اجتماعی کھانے سے پرہیز:

اجتماعی کھانے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لوگوں میں کوئی مبتلا بہ شخص شریک ہو گیا تو سب لوگوں کے اس بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ کسی کا استعمال شدہ پانی پینے سے بھی گریز کرنا چاہیے یہ بھی وبا کے پھیلنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

عبادت گاہوں کے متعلق علماء کا موقف:

مسجد سے صفوں کو ہٹا دیا گیا اور ہر بندے کے درمیان 6 فٹ کا فیصلہ قائم کر دیا گیا اور تاکید کی گئی کہ جمعہ کے خطبے کو مختصر کر دیا جائے اور مسجد میں داخلہ کے لیے ضروری تھا کہ ہر شخص ماسک اور سینیٹائزر کا استعمال

کرے۔بزرگوں اور بیمار افراد کو گھر میں رہ کر ہی عبادت کرنی چاہیے اور گھروں سے باہر نہیں نکلنا چاہیے ۔اور دوسروں سے معانقہ اور مصافحہ سے گریز کرتے ہوئے زبانی سلام پر اکتفا کرنا چاہیے۔ویکسین کا استعمال ہر فرد کے لئے لازم قرار دیا گیا تھا کہ تا کہ کرونا کے پھیلاؤ کو کم کیا جا سکے۔کرونا وائرس سے بچاؤ کے لئے ماسک کا استعمال کرنا چاہیے تا کہ مبتلا بہ کے منہ سے سانس کے ذریعے نکلنے والے جراثیم دوسرے لوگوں میں منتقل نہ ہو جائے۔

خلاصہ بحث

ابتدائے خلق سے ہی انسان کو وبائی امراض اور موذی بیماریوں کا سامنا رہا ہے۔ وبائی امراج کی شروعات کا حتمی اندازہ لگانا ممکن نہیں لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وبائی امراض انسانی معاشروں میں تکلیف و آزمائش کا باعث رہے ہیں جس کے نتیجے میں بنی نوع انسان کی ایک بڑی تعداد کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ تاریخ انسانی میں اتنا زیادہ جانی نقصان جنگوں اور قدرتی آفات سے نہیں ہوا جتنا وبائی امراض کی وجہ سے ہوا۔ وبائی امراض نے جہاں مختلف ادوار اور مختلف خطوں میں تباہی پھیلائی وہیں ان کے سبب بہت سی سماجی، معاشی و معاشرتی تبدیلیاں بھی رونما ہوئیں جنہوں نے انسانی زندگی کا نظام بری طرح درہم برہم کر دیا اور جن کے اثرات کئی صدیوں تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔ سابقہ امم کے حوالے سے وبائی امراض کی تاریخ کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ الہامی مذاہب کے پیروکاروں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی اور اس کے برگزیدہ پیامبروں کے خلاف جب سرکشی کی انتہاء کی تو یہ امراض ان پر کہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء و آزمائش بن کر نازل ہوئے تو کہیں اس کا قہر و غضب بن کر۔ جس سے فرار نہ اس وقت ممکن ہو سکا اور نہ ہی آج ممکن ہے۔

مقالہ ہذا میں سابقہ کتب مقدسہ میں وبائی امراض سے متعلق تعلیمات پر اجمالاً روشنی ڈالی گئی ہے کہ مبتلا بہ کے لیے کون کون سی تعلیمات تھیں کتب مقدسہ تورات میں مذکور ہے کہ "ایسی ناپاک بیماری میں مبتلا بہ کو پھٹے ہوئے کپڑے پہننے چاہییں، اپنے بالوں کو گندے رہنے دیں۔ اپنے چہرے کے نچلے حصے کو ڈھانپیں اور پکاریں، ناپاک! ناپاک! جب تک ان کو بیماری ہے وہ ناپاک رہتے ہیں۔ انہیں اکیلے رہنا چاہیے۔ انہیں کیمپ سے باہر رہنا چاہیے"۔ ہمیں نئے عہد نامے میں متعدی بیماری سے بچاؤ کے حوالے سے رہنمائی بھی ملتی ہے کہ "جب وہ ایک گاؤں میں داخل ہوا تو دس کوڑھی اس سے ملے، جو کچھ فاصلے پر کھڑے تھے اور اپنی آوازیں بلند کرتے ہوئے کہتے تھے "یسوع، مالک، رحم کریں۔ ہم پر۔" جب اس نے ان کو دیکھا تو ان سے کہا، "جاو اور اپنے آپ کو کاہنوں کو دکھاؤ اور جاتے جاتے پاک صاف ہو گئے۔ احبار کی مذکورہ بلا آیت میں جسمانی جذام کے شکار لوگوں کو کیمپ سے باہر تنہا رہنے اور دوسروں کو "ناپاک، ناپاک" کہہ کر خبردار کرنے کی ضرورت تھی۔ پرانے عہد نامہ میں پائی جانے والی بہت سی دوسری پابندیوں کی طرح تلمود میں جمع کی گئی ربیوں کی تعلیمات نے پابندیوں میں مخصوص تقاضوں کا اضافہ کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں لوگوں کو کوڑھیوں سے کم از کم چار ہاتھ دور رہنے کی ضرورت تھی۔، ایک دلچسپ فاصلہ چونکہ ایک کیوبٹ تقریباً 18 انچ ہے، لازمی علیحدگی کو وہی چھ فٹ بناتا ہے جو سماجی دوری کے اقدامات کے لیے درکار ہے۔ بائبل

میں یہ رہنمائی بھی فراہم کی گئی ہے کہ اگر کوئی "کوڑھی" گھر میں داخل ہوتا ہے جب وہ بند تھا یا اس کے گھریلو سامان کو چھوتا ہے تو ایک فرد کو اپنے کپڑے دھونے کی ضرورت تھی۔

دین اسلام نے سفر، حضر، بیماری، صحت، بہتر زندگی گزارنے کے تمام اصولوں کو بیان کیا ہے۔ جب کسی علاقے میں وباء پھیل جائے تو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس علاقے کی طرف نہ ہی سفر کرنا جائز ہے اور نہ ہی اس علاقے سے بھاگنا جائز ہے۔ وباءزدہ علاقوں میں جانے سے منع کرنے میں مندرجہ ذیل حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

مسلمانوں کے عقیدہ کو تذبذب سے بچانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت دی ہے کہ جس جگہ پر تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو یا جہاں ہلاکت کا اندیشہ ہو وہاں نہ جائے ان سے بچے اور وباءزدہ علاقے میں جانا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح بستی کے رہنے والوں کو وہاں سے نہ نکلنے کی ممانعت میں بھی حکمتیں ہیں۔ امیر لوگ اور پیسے والے لوگ وہاں سے بھاگ جائیں گے تو فقراءاور غریب لوگ بستی میں باقی رہ جائیں گے پھر جو لوگ بیمار ہیں ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اسی طرح جو لوگ وباء سے مر جائیں گے تو ان کے کفن دفن کے لیے بھی کوئی نہیں ہوگا۔ ایک اور حکمت یہ ہے کہ اگر ان افراد میں مرض کے جراثیم سرائیت کر گئے ہیں تو یہ لوگ جب مختلف بستیوں اور جگہوں پر پہنچیں گے تو وہاں جراثیم پھیلیں گے اور اگر اپنی جگہ پر صبر وتوکل کے ساتھ کھڑے رہیں گے تو عین ممکن ہے کہ مرض سے نجات حاصل ہو جائے اور بالفرض اس مرض میں ہی موت مقدر ہوئی تو ان کو صبر وشکر کی وجہ سے شہادت کا درجہ ملے گا۔ وبا کے متعدی ہونے کے بارے میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ کوئی بھی بیماری بذات خود متعدی نہیں ہوتی ہے یہ زمانہ جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ ایک بیماری دوسرے سے منتقل ہو جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عقیدہ کی نفی فرمائی ہے کہ بذات خود کسی بیماری میں یہ طاقت نہیں کہ وہ متعدی ہو جب تک اس میں مشیت الٰہی کار فرمانہ ہو۔

ایک روایت میں آیا ہے:

"کسی بیمار جانور کو صحت مند جانور کے پاس نہ لے کر جاؤ۔"

ایسی روایات جن میں بیماری کے متعدی ہونے کا تذکرہ آیا ہے یہ سب احتیاطی تدابیر کے طور پر ہیں تاکہ بیماری کے اسباب سے بچا جاسکے اس لیے نہیں کہ اس میں بذات خود کوئی تاثیر ہے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کا عقیدہ مضبوط کیا کہ کوئی بیماری بھی اللہ کے اذن کے بغیر متعدی نہیں ہو سکتی اور دوسری طرف آپ ﷺ نے اپنی امت کو بطور احتیاط بیماری والے شخص سے دور رہنے کا حکم دیا۔ لہٰذا احتیاطی تدابیر اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں

ہے اور نہ یہ توکل کے بالکل منافی ہے۔ اسلام کی ترجیحات زندگی کے بارے میں ہیں، جو مسلمانوں پر زور دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے دوران پانچ اہم چیزوں کی حفاظت کریں۔ وہ زندگی کی حفاظت کے لیے، ذہانت کی حفاظت کے لیے، ایمان کی حفاظت کے لیے، سامان کی حفاظت کے لیے اور آخر میں اولاد کی حفاظت کے لیے ہیں۔ "اسلام کے "زندگی کی حفاظت" کے اصول سے مراد ذاتی اور عوامی صحت کی حفاظت ہے۔ ایک وبا ذاتی اور عوامی صحت دونوں کے لیے خطرہ ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس وبا کے خاتمے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں کریں، چاہے وہ محقق ہوں، سائنس دان ہوں، ڈاکٹر ہوں، مائکروبائیولوجسٹ ہوں یا وبائی امراض کے ماہر ہوں، اپنے مذہب، خدا اور پیغمبر محمد ﷺ کی تعلیمات کے مطابق بلا تفریق انسانیت کی حفاظت کریں۔

دور حاضر میں دن بدن پہلے سے کئی گنا زیادہ تیزی سے پھیلتی ہوئی کرونا وائرس کی وباء، اس سے بچاؤ کی تدابیر اور حفاظتی اقدامات سے متعلق قرآن و سنت کی ہدایات سے قارئین کو آگاہی دلانے کا قصد کیا گیا ہے جن پر عمل کرنا ہی نا صرف ہماری بلکہ پوری دنیا کی فلاح و نجات کا ضامن ہے۔

نتائج:

- جس طرح مذہب دیگر معاملاتِ زندگی میں راہنمائی فراہم کرتا ہے اسی طرح امراض کے سلسلے میں بھی ایسی تعلیمات کی وضاحت کرتا ہے جن کو اختیار کر کے ان امراض سے بچاؤ ممکن ہے۔
- وبائی امراض کے ضمن میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس لیے زیر مطالعہ تینوں مذاہب نے اپنے اپنے انداز میں احتیاطی تدابیر کے سلسلے میں ہدایات دی ہیں۔
- مسیحیت مذہب میں حضرت عیسیٰؑ کی مسیحائی اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ آپ نے وبائی امراض سے اپنی قوم کو شفاء دی اور عیسائی مشنریوں نے آپ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے طبی ادارے قائم کیے نیز نرس کا تصور بھی مسیحیت کی تاریخ سے ملتا ہے۔
- سامی ادیان کے تقابل سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی قوتِ مدافعت صحت بخش غذا کے ذریعہ ہی ممکن ہے نیز طہارت انسان کو وبائی امراض سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

سفارشات:

- وباؤں کے علاج کا تذکرہ سنت نبوی ﷺ، طب یونانی اور میڈیکل سائنس میں موجود ہے جس کی تحقیق کر کے مزید تعلیمات کو سامنے لایا جاسکتا ہے۔
- مذہب کے نقطۂ نظر سے دیگر امراض سے متعلق محققین کے لیئے مزید تحقیق کی گنجائش موجود ہے۔

فہرستِ آیات

نمبر شمارہ	آیات مبارکہ	سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
1	وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ-----	البقرة	45	117
2	وَ اِذ قُلنَا ادخُلُوا هذه القرية فَكُلُوا منها حَيثُ ---	البقرة	58	16
3	أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ------	البقرة	266	103
4	حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِوَمَا---	المائدة	3،4	97
5	فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ----	الانعام	99	103
6	وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ---	الانعام	141	100
7	قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى---	الانعام	145	98
8	وَكُلُوا وأشرَبُواوَلَاتُسرِفُوَا-----	الاعراف	31	106
9	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا----	یونس	44	13
10	وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى-----	النحل	68	98
11	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ---	الروم	41	14
12	وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ----	الشوری	30	14
13	وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى---	محمد	15	98
14	وَرَبَّكَ فَكَبِّرْوَثِيَابَكَ فَطَهِّر---	المدثر	3،5	111
15	وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ---	التين	1،3	100
16	فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ--	الماعون	4،5	109

فہرست احادیث

صفحہ	کتاب	احادیث متن	نمبر شمار
89	صحیح بخاری	إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ----	1
94	جامع ترمذی	أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ-----	2
104	سنن ابن ماجہ	الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ،قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ-----	3
119	صحیح مسلم	السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ----	4
118	سنن نسائی	اللهم إني أعوذ بك من البَرَصِ، والجُنُونِ، والجُذَامِ، وَسَيِّئِ الأسْقَامِ----	5
118	صحیح مسلم	اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي،-----	6
104	سنن ابن ماجہ	الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ،وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ-----	7
91	صحیح مسلم	الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْعَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ----	8
99	سنن ابن ماجہ	عَسَلٌ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعْقَةً لُعْقَةً فَأَخَذْتُ لُعْقَتِي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ-----	9
102	جامع ترمذی	عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ-----	10
88	سنن ابی داؤد	فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ----	11
102	صحیح بخاری	فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ--	12
14	سنن ابن ماجہ	لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَاإِلاَّفَشَافِيهِمُ الطَّاعُونُ-----	13
91	صحیح بخاری	لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا -----	14
99	سنن ابن ماجہ	مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلاَثَ غَدَوَاتٍ كُلَّ شَهْرٍلَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلاَءِ---------	15
103	صحیح بخاری	مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ-----	16
99	صحیح بخاری	يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُوَالْعَسَلُ-----	17

اصطلاحات

نمبر شمارہ	اصطلاحات	صفحہ نمبر
1	وباء	2
2	طاعون	2
3	چھوت	3
4	بلیک ڈیتھ	5
5	ہیضہ	7
6	ایڈز	8
7	چیچک	8
8	سارس	9
9	ایبولا	9
10	کرونا	10
11	جارف	11
12	چکن پاکس	20
13	انفلوئنزہ	23
14	تپ دق	23
15	دمہ	23
16	تپ محرقہ	24
17	خسرہ	24
18	زیکاوائرس	25
19	خناق	26
20	کوڑھ	64

فہرست مصادر و مراجع

القرآن الکریم منزل من اللہ تعالیٰ

عربی:

1. الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري،المؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي،المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر،الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)،الطبعة: الأولى، 1422هـ
2. الجامع الكبير - سنن الترمذي، احمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى:279ھ)،(الناشر: دارالغربالإسلامي - بيروت،سنةالنشر: 1998 م،عددالأجزاء:6)۔
3. السنن أبي داود، أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)،المحقق: شعَيبالأرنؤوط - محَمَّدكامِلقرهبللي،الناشر: دارالرسالةالعالمية،الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م۔
4. السنن ابن ماجہ، ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273هـ)، (الناشر: دارالرسالةالعالمية،الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م،عددالأجزاء: 5)۔
5. لسان العرب،علامہ ابن منظور ، (بيروت:دار احياءالتراث العربی ،البعة الاولی ،1988۔1408)،ص:1/189۔
6. بذل الماعون فی فصل الطاعون،حافظ احمدبن علی بن حجر العسقلانی ،مکتبہ:دارالعاصمہ (الرياض)
7. ماروا‌ه الماعون فی اخبارالطاعون ،لامام جلا ل الدين السيوطی،شرح و تحقيق محمد علی البار،مکتبہ دار القاسم(دمشق)

اردو کتب:

1. طب نبوی ﷺ اور اکیسویں صدی، حکیم سیف اللہ سیکھو، نذیر پبلیکیشنز مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور۔
2. معالجات نبوی ﷺ اور جدید سائن، حکیم محمد طارق چغتائی، علم و عرفان پبلشر
3. اسلام کا ہمہ گیر نظام صحت اور فطری طریقہ علاج، اٹامک سائنٹسٹ انجینئر سلطان بشیر محمود ستارہ امتیاز، محدث لائبریری مسلم میڈیکل ریسرچ فارم C-60 نظام الدین روڈ F-8/4 اسلام آباد
4. اسلامی اصول صحت، فضل کریم فارانی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2 کلب روڈ لاہور، مارچ 2003
5. یہودیت، عیسائیت اور اسلام، شیخ احمد دیدات، عبداللہ اکیڈمی، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، 2010
6. مسیحیت کیا ہے، مولانا محمد تقی عثمانی، مکتبہ دار الاشاعت بالمقابل مسافر خانہ کراچی۔
7. کرونا وائرس سے احتیاط اور احادیث نبویہ ﷺ کی رہنمائی، ڈاکٹر حسن مدنی اسسٹنٹ پروفیسر دار العلوم اسلامیہ جامعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔
8. طبِ نبوی ﷺ، امام شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہؒ، مترجم حکیم عزیز الرّحمن اعظمی، مکتبہ محمدیہ (2001)
9. طب نبی ﷺ اور جدید سائنس، ڈاکٹر خالد غزنوی، ناشر الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، مئی 2006
10. کورونا وائرس ایک تجزیاتی مطالعہ، مدنی عبد السلام بن صلاح الدین، دعوت وارشاد و توحید سعودیہ (2020)
11. موجودہ کرونا وائرس اور اس کے شرعی احکام (قرآن و حدیث کی روشنی میں)، مفتی محمد عبد السلام چاٹگامی، مکتبۃ الاتحاد، (2020)
12. کرونا سے کیسے بچا جائے، عامر خاکوانی، 10 جولائی 2021
13. نسیم الریاض فی احکام النوازل والأمر، حافظ ریاض احمد عاقب، دار الکتاب والحکمۃ، احباب کالونی بہادر پور بوسن روڈ ملتان، مئی 2020

14. مریضوں کے حقوق و فرائض اور کرونا کے مریضوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن محسن، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور
15. وباء سے بچاؤ کے لیے دس نصیحتیں، ڈاکٹر عبدالرزاق بن عبدالمحسن، المجلس الاسلامی پاکستان، 6 مئی 2020
16. دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ (لاہور قدیمی کتب خانہ 2007ء)، جلد نمبر 4 صفحہ 645
17. حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ (ناشر افتخار عارف مقدرہ قومی زبان 3-H ستارہ مارکیٹ جی 7 مرکز اسلام آباد) ص: 955

آرٹیکلز

1. کروناوائرس کی وباء علامات احتیاطی تدابیر روک تھام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں) مقالہ نگار محمد سلمان ناصر پی ایچ ڈی سکالر DEP آف اسلامک سٹڈیز انیڈ عریبک گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان APR-Jun 2020)
2. وبائی امراض، تعریف اور ان کے اثرات، محمد ضیاء الحق، محمد ریاض محمود، فکرونظر جلد 57 شمارہ 3
3. وبائی امراض کیوں آتے ہیں؟ انور غازی، 15 مارچ 2020
4. عالمی آفت وبائی امراض اور اسلامی تعلیمات (مقالہ نگار: مفتی رفیق احمد بالاکوٹی) سنڈے میگزین روزنامہ جنگ (March 29, 2020
5. کروناوائرس اور حفظان صحت کے اسلامی اصول (مقالہ نگار: ڈاکٹر حافظ محمد ثانی) سنڈے میگزین روزنامہ جنگ 19 اپریل 2020
6. وبائی امراض اور اسلامی تعلیمات (مقالہ نگار عبدالرشید طلحٰہ نعمانی) بدھ 06 مئی 2020
7. وبائی امراض سے تحفظ (مقالہ نگار سعدیہ ادریس) June 07,2020 سنڈے میگزین جنگ
8. وبائی امراض اور نبوی ﷺ تعلیمات (مقالہ نگار: مفتی منیب الرحمن) 4 فروری 2020
9. وبائیں: اسلامی تاریخ کے مختلف مراحل میں (ڈاکٹر علی صلابی)، 13 اپریل 2020
10. حفظان صحت کی اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں، (عبدالواحد حلیمی جون پوری)، 5 اپریل 2020

Books

1. Epidemic and Pendamics: Their Impacts on Human History, J.N Hays, Santa Barbara, Calif, ABC, CLIO, C 2005
2. Column Encyclopedia of Religion and Ethics Vol 1 Page 581
3. Encyclopedia of Bartanica, Vol 13 Page 105
   (انسائیکلو پیڈیا آف بریٹا نیکا ، جلد نمبر13 صفحہ نمبر105)

Articles

1. Lorigan ET Al Jews Christians Muslim A Comparative Introduction to Monotheists Religions, upper saddle river: Prentice Hall, 1998 PP.7-12
2. ETB Investment Report 15 Nov 2021-2020
3. Loss of working Hours to equal 195m full time Jobs Un agency Warns 7 April 2020
4. Crona Virus Lockdown Tornment an Army of Poor Migrant Working China The New York Times 23 Feb 2020
5. Fred Federal Reserve Bank of St Louts 1 jan 1939 Revised 5 Mrch 2021
6. G 20 GDP Growth First Quarter 2020 OECD 11 June 2020
7. The health of Nations: infectious diseases environmental change & their effect on national security & development Cambridge
8. HIV,AIDS and the changing landscape of war in Africa international security 27 (2) 159-77
9. Disease, Ecology & National security in the Era of Globalization Cambridge
10. The Economics impact of Ebola & sub Africa update estimate for 2015 working paper 93721
11. Diseases ecology & national security in the era of globalization Cambridge
12. Initial costs of Ebola treatment centers in us emerging infectious disease 22 (2) :350
13. Pandemic Risk Background papers for world development report 2014
14. Evaluating the Economics consequence of Avian Influenza working papers 47417 World Bank Washington DC 2009.
15. The financial impact of controlling a respiratory virus outbreak in a teaching Hospital: lesson learned from sars Canadian general of public health 96(1): 52-54
16. Mortality Risk and usual in the aftermath of the Medical Black death “Plos one 9 (5)

17. The next pandemic: Hospital response emergency medical report 36 (26) :1-16
18. Zika Virus: What you need to know. Medically reviewed by Daniel Murrell, M.D. – Written by Lori Smith, MSN, BSN, WHNP-BC on July 31, 2017
19. Ebola: What you need to know. Medically reviewed by Jill Seladi-Schulman, Ph.D, --- Written by Hannah Nichols on May 23, 2017
20. What's to know about yellow fever? Medically reciewed By Timothy J. Legg, PhD, PsyD- Written by Yvette Brazier on May 17, 2017
21. Richman DD, Whitley RJ, Hay den FG, eds. Clinical virology, 4th edn. Washington: ASM Press, 2016
22. What you need to know about chickenpox, Medically reviewed by Angelica Balingit, MD—Written by Yvette Brazier – Updated on Auguest 24, 2021
23. Geographic ,Dependence on the origin of 2009 influenza, AH1N1
24. The Emergency of Ebola as a global Health of security threat from lesson learned to coordinated & mutilated global infection Dis 2014
25. Martin M. Kaplan "Serological survey in animals of type A influenza in relation on the 157 Pendemic" Buyll world Health organ. 20, No 2-3 (1959) 465-488
26. Brief history of pandemic (pandemic through out history) Damir huremovic USA 2019.
27. Hays, Epidemics and Pandemics,9-22
28. brief history of pandemic (pandemic through out history)Damir huremovic USA 2019.
29. brief history of pandemic (pandemic through out history)Damir huremovic USA 2019.
30. 20of the worst epidemics & pandemic in history by own Jarus November 15, 2021

Website :

1. United Nation www.unwto.org,tourisam-covid-19-accessed-27-aug-2020.
2. www.bbc.com,futureartical,covid19-impect-of-corona-virus-on-the-environment-20-sep-2020.
3. https:www.bbc.com,news,business.
4. https:www.who.int,health-topics,coronavirus.
5. https:www.bbc.com,urdu,science
6. https://www.dawnnews.tv/news/1119175
7. https://mimirbook.com/ur/ccac44ce3bf